e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

اودھ نامہ
روزنامہ LUCKNOW
avadhnama

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵) شمارہ نمبر(۳۲۶) لکھنؤ، بروز جمعہ ۲۸-اگست ۲۰۲۶ء، مطابق ۱۴-ربیع الاول-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 326 Friday , August 28 2026 Pages -8

دھلی فسادات: اطہر خان کی یو اے پی اے ضمانت کی درخواست پر دھلی پولیس کو نوٹس

نئی دہلی(ایجنسی): سپریم کورٹ نے شمال مشرقی دہلی میں فروری 2020 کے فسادات کے پیچھے بڑی سازش سے متعلق یو اے پی اے کے تحت درج ایک مقدمے میں اطہر خان کی ضمانت کی درخواست پر دہلی پولیس سے جواب طلب کیا ہے۔اس معاملے کی سماعت جسٹس اروند کمار اور جسٹس وپل ایم پنچولی پر مشتمل بنچ نے کی۔جسٹس کمار کی سربراہی والی بنچ نے خان کی اپیل پر پولیس کو نوٹس جاری کیا جس میں دہلی ہائی کورٹ کے 7 جولائی کے فیصلے کو چیلنج کیا گیا تھا جس میں انہیں ضمانت سے انکار کیا گیا تھا۔بنچ نے نوٹس کا حکم دیا اور آٹھ ہفتوں کے بعد معاملہ درج کیا۔ہائی کورٹ نے ٹرائل کورٹ کے 29 جنوری کے حکم کے خلاف اطہر کی اپیل کو یہ کہتے ہوئے مسترد کردیا کہ وہ فسادات کی ہلاکتوں کے اصل سازش کاروں میں سے ایک تھا نہ کہ محض مقامی آپریٹر۔اطہر کے وکیل نے اس بنیاد پر ضمانت کی درخواست کی کہ وہ مقامی سہولت کار ہے اور چھ سال سے زیر حراست ہے۔

ہفتے کے روز ازبکستان اور کرغزستان کے چار روزہ دورے پر جائیں گے پی ایم مودی

نئی دہلی، 27 اگست (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی ہفتے کے روز ازبکستان اور کرغزستان کے چار روزہ دورے پر جائیں گے جہاں وہ بشکیک میں 26 ویں شنگھائی تعاون تنظیم (ایس سی او) کے سربراہ اجلاس میں شرکت کریں گے۔وزارتِ خارجہ میں سکریٹری (مغرب) سبی جارج نے جمعرات کے روز یہاں ایک پریس کانفرنس میں وزیر اعظم کے دورے کے بارے میں معلومات دیں۔انہوں نے کہا کہ مسٹر مودی 29 اور 30 اگست کو ازبکستان میں نیز 31 اگست سے یکم ستمبر تک کرغز جمہوریہ میں رہیں گے۔انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم ازبکستان کے صدر شوکت میرضیایف کی دعوت پر تاشقند جائیں گے اور یہ اس ملک کا ان کا چوتھا دورہ ہوگا۔وہ اس سے پہلے 2015، 2016 اور 2022 میں ازبکستان گئے تھے۔ازبکستان کے صدر 2018 میں ہندوستان آئے تھے اور 2019 میں انہوں نے وائبرنٹ گجرات کانفرنس میں حصہ لیا تھا۔

نیویارک میں بھاگوت کے پروگرام کے منتظم کا ایکس اکاؤنٹ معطل

واشنگٹن (ایجنسی)امریکہ میں جمعرات کو امریکن ہندو فار انگیجمنٹ اینڈ ڈائیلاگ فورم یعنی AHEAD کا ایکس اکاؤنٹ معطل کردیا گیا ہے۔یہ کارروائی راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے سربراہ موہن بھاگوت کے 29 اگست کو نیویارک کے میڈیسن اسکوائر گارڈن میں ہونے والے 'یونیورسل ون نیس سیلیبریشن' پروگرام کو لے کر جاری تنازع کے درمیان ہوئی ہے۔ AHEAD اس پروگرام کے منتظمین میں شامل ہے۔ایک اور منتظم ہندو امریکن فاؤنڈیشن (HAF) نے سکیورٹی ایڈوائزری جاری کی ہے۔HAF نے پروگرام میں شرکت کرنے والے لوگوں سے محتاط رہنے، سرگرمیوں پر نظر رکھنے اور کسی بھی طرح کے تصادم سے بچنے کی اپیل کی ہے۔تنظیم نے کہا ہے کہ کچھ لوگ پروگرام کو منسوخ کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔دراصل بھاگوت کے پروگرام کی نیویارک کے میئر زوہران ممدانی سمیت کئی تنظیموں نے مخالفت کی ہے۔HAF نے الزام عائد کیا ہے کہ ہندو امریکیوں کو نشانہ بنانے والے کچھ کارکن پروگرام کو منسوخ کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ HAF کی ایڈوائزری میں کسی دہشت گردیا پرتشدد خطرے کی تصدیق نہیں کی گئی ہے۔HAF نے پروگرام کے دوران کسی بھی مشتبہ سرگرمی کی اطلاع سکیورٹی حکام یا ایجنسیوں کو دینے کا مشورہ دیا ہے۔

اعلان تعطیل

رکشابندھن کی تمام اہل وطن کو مبارکباد۔اس موقع پر ۲۸ اگست کو اودھ نامہ دفتر بند رہے گا ۔لہٰذا اگلا شمارہ ۳۰ اگست کو شائع ہوگا۔

(ادارہ)

جَنک فوڈ کے پیکٹ پر وارننگ لیبل کا معاملہ

سپریم کورٹ کا سخت موقف، مرکز کو 2 ہفتے کا الٹی میٹم

عدالت عظمیٰ نے واضح طور پر کہا کہ ''لوگوں کی صحت سے کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جاسکتا، اگر مرکز خود اس سمت میں قدم اٹھاتا ہے تو اچھی بات ہے، ورنہ عدالت آئندہ کے لیے ضروری ہدایات جاری کرے گی

نئی دہلی۔(ایجنسی) سپریم کورٹ نے بچوں اور بڑوں میں موٹاپا کہ بڑھتے مسائل کے درمیان جنک فوڈ کے پیکٹ پر سامنے کی جانب وارننگ لیبل لگانے کے معاملے میں مرکزی حکومت کو 2 ہفتے کا وقت دیا ہے۔عدالت نے واضح طور پر کہا کہ لوگوں کی صحت سے کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جاسکتا۔بنچ نے کہا کہ اگر مرکز خود اس سمت میں قدم اٹھاتا ہے تو اچھی بات ہے، ورنہ عدالت آئندہ کے لیے ضروری ہدایات جاری کرے گی۔

واضح رہے کہ مذکورہ معاملہ غیر سرکاری تنظیم '3 ایس اینڈ آور ہیلتھ سوسائٹی' کی جانب سے داخل مفاد عامہ کی عرضی سے متعلق ہے۔سماعت کے دوران عدالت نے زیادہ نمک، چینی، سیچوریٹڈ فیٹ اور کیلوری والی غذائی اشیاء سے صحت کو ہونے والے نقصان کا بھی ذکر کیا۔عدالت کا کہنا ہے کہ لوگوں کو صحت بخش متبادل منتخب کرنے میں مدد کرنے کے لیے غذائی مصنوعات پر واضح غذائی معلومات فراہم کرنا ضروری ہے۔

فراہم کردہ اعداد وشمار کے مطابق بچوں اور بڑوں میں موٹاپے کا مسئلہ گزشتہ 20 سالوں میں 5 گنا تک بڑھ گیا ہے۔ 2000 سے 2022 کے درمیان اسکول جانے والے بچوں اور نوعمروں میں موٹاپے کی شرح 2 فیصد سے بڑھ کر 10 فیصد ہوگئی۔اسی بڑھتے ہوئے مسائل کے درمیان جنک فوڈ کے پیکٹ پر سامنے کی جانب وارننگ لیبل لگانے کا معاملہ سپریم کورٹ پہنچا ہے۔عرضی گزار کے وکیل راجیو شنکر دویدی نے عدالت میں کہا کہ سپریم کورٹ کی ہدایات کو کئی سال گزر چکے ہیں لیکن اب تک حکومت نے اس سمت میں کچھ نہیں کیا۔ان کے مطابق جنک فوڈ کے استعمال سے لوگوں کی صحت بگڑ رہی ہے۔

سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے مرکز کے ان دلائل سے بھی اتفاق نہیں کیا، جن میں کہا گیا تھا کہ بین الاقوامی معیارات خاص طور پر ترقی یافتہ ممالک کے معیارات کے برابر ہونا ممکن نہیں ہے۔عدالت نے سوال اٹھایا کہ ''اس دلیل کے مطابق تو کیا ہندوستان کو ایک غیر ترقی یافت ملک بنے رہنا چاہیے۔'' جسٹس جے بی پاردی والا نے کہا کہ یہی وہ سوال ہے جسے بنچ مرکزی حکومت کے غور کے لیے پیش کر رہا ہے۔جسٹس جے بی پاردی والا اور جسٹس کے ونود چندرن کی بنچ نے اپنے حکم میں غذائی تحفظ کے مسئلے کو آئین کی دفعہ 21 کے تحت دی گئی زندگی کے حق سے جوڑا ہے۔سپریم کورٹ کا یہ حکم ایسے وقت میں آیا ہے جب حکومت جنک فوڈ مصنوعات کے پیکٹ کے سامنے وارننگ لیبل لگانے حق میں نظر نہیں آرہی ہے۔عدالت نے کہا کہ زیادہ نمک، چینی، سیچوریٹڈ فیٹ اور کیلوری والی غذائی اشیاء صحت کے لیے خطرہ پیدا کرسکتی ہیں۔ایسے میں صارفین کو صحت بخش متبادل منتخب کرنے میں مدد دینے کے لیے واضح غذائی معلومات درج کرنا ضروری ہے۔قابل ذکر ہے کہ اقتصادی سروے 26-2025 کے مطابق ہندوستان کی الٹرا پروسیسڈ فوڈ مارکیٹ میں 2009 سے 2023 کے درمیان 150 فیصد سے زیادہ کا اضافہ ہوا ہے۔اسی مدت میں موٹاپے میں مبینہ طور پر 5 گنا تک اضافہ دیکھا گیا ہے۔ایسے میں جنک فوڈ کی پیکیجنگ پر وارننگ اور غذائی معلومات کو لے کر سپریم کورٹ کی سختی کو اہم قرار دیا جارہا ہے۔

اب جہیز کے مقدمات کا جلد ہوگا نمٹارا، اہم ہدایات جاری

نئی دہلی۔(ایجنسی) جہیز کے لیے ہراسانی اور جہیز کی وجہ سے ہونے والی اموات کے مقدمات کا اب جلد نمٹارا ہوگا۔سپریم کورٹ نے ملک کی نچلی عدالتوں کو جہیز سے متعلق معاملات کی تیز سماعت کرنے کا حکم جاری کردیا ہے۔عدالت نے یہاں تک کہا ہے کہ اگر ملزم کا وکیل بار بار سماعت ٹالنے کی کوشش کرتا ہے تو کسی دوسرے وکیل کو 'امیکس کیوری' مقرر کرکے کارروائی کو آگے بڑھایا جائے۔یہ حکم جسٹس سنجے کرول اور جسٹس آگسٹین جارج مسیح کی بنچ نے دیا ہے۔ججوں نے کہا ہے کہ آئی پی سی کی دفعہ 304-بی (جہیز معاملے میں موت) اور 498-اے (جہیز ہراسانی) کے معاملوں کو اہمیت دی جانی چاہیے۔واضح رہے کہ یہ دونوں دفعہ اب نئے قانون 'بی این ایس' میں دفعہ 80 اور 85 بن چکی ہیں۔سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ ''اس طرح کے مقدموں میں چارج شیٹ جمع ہونے کے بعد 60 سے 90 دنوں کے اندر الزام طے کیا جانا چاہیے۔الزام طے ہونے کے فوراً بعد گواہوں کے بیان درج کرنے کا عمل شروع ہونا چاہیے۔اگر ممکن ہو تو بغیر رکاوٹ کے روزانہ سماعت کی جائے۔

نیپال سرحد سے 18 کلومیٹر اوپر ایک اور جھیل کے پھٹنے کا خطرہ

چین نے سیلاب کی وارننگ جاری کی، اب تک 389 لاشیں برآمد

کٹھمنڈو(ایجنسی)نیپال میں بھیانک سیلاب سے ہونے والی تباہی کے درمیان اب ایک اور بڑی قدرتی جھیل کے ٹوٹنے کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔ چین کی وزارتِ آبی وسائل کے مطابق دریاؤں کے سنگم کے قریب بننے والی اس جھیل میں پانی تیزی سے بڑھ رہا ہے اور آئندہ 72 گھنٹے انتہائی اہم ہیں۔چین نے خبردار کیا ہے کہ نیپال میں چھوچن کھولا اور پورے پوسانگپو دریاؤں کے سنگم کے قریب بننے والی ایک بڑی بیریئر جھیل کے پھٹنے کا خطرہ بہت زیادہ ہے۔یہ انتباہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب چین-نیپال سرحد پر تباہ کن مٹی کے تودے کے بعد بڑے پیمانے پر امدادی کارروائیاں جاری ہیں۔چین کی وزارت آبی وسائل کے مطابق جمعرات کی صبح تک بیریئر جھیل میں اندازاً 20 لاکھ مکعب میٹر پانی جمع ہوچکا تھا اور پانی جھیل سے باہر بھی بہہ رہا ہے۔

بدھ کے روز آنے والے شدید سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ سے بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی ہے۔نیپال پولیس کے مطابق جمعرات کی رات تک 389 لاشیں برآمد کی جاچکی ہیں۔چتوان میں سب سے زیادہ 137 لاشیں برآمد ہوئی ہیں۔مشرقی نول پراسی میں 87، دھادنگ میں 33، گورکھا میں 32، نواکوٹ اور تنہو میں 28، 28، مغربی نول پراسی میں 27 اور رسوا میں 17 لاشیں ملی ہیں۔سیلاب سے متاثرہ علاقوں سے 466 زخمیوں کو بحفاظت نکالا جاچکا ہے۔

نیپال سیاحتی بورڈ نے جمعرات کی دوپہر 12 بجے تک حاصل اعداد وشمار کے مطابق جو جانکاری شیئر کی ہے، اس میں بتایا گیا ہے کہ نیپال کے 127 مقامی سیاحوں سے رابطہ نہیں ہو پا رہا ہے۔رسووا ضلع میں اچانک آئے اس سیلاب میں امریکہ کے بھی 65 سیاح لاپتہ ہیں۔دیگر ممالک کے سیاحوں کی بات کی جائے تو یوکرین کے 53، ملیشیا کے 51، آسٹریلیا کے 35 اور برطانیہ کے 33 سیاحوں سے بھی رابطہ نہیں ہو پا رہا ہے۔کناڈا کے 25 سیاح بھی اس فہرست میں شامل ہیں جو رابطے میں نہیں ہیں۔

ایک ویڈیو کلپ میں ایک چار منزلہ عمارت کو بپھرے ہوئے پانی میں بہتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے، جبکہ ایک اور ویڈیو میں رسوا ضلع میں ایک کار تیز رفتار سیلابی پانی میں تیرتی ہوئی نظر آئی۔ایک اور ویڈیو کلپ میں پانی کے شدید دباؤ اور طاقت کی وجہ سے ایک طویل پل دو ٹکڑوں میں ٹوٹتا ہوا دکھائی دیا۔دیگر ویڈیو کلپس میں طاقتور لہروں کو پلوں سے ٹکراتے ہوئے دیکھا گیا، جس کے بعد وہ منہدم ہو کر بہہ گئے۔دھادنگ ضلع سے سامنے آنے والی ایک ویڈیو میں دکھایا گیا کہ سیلابی پانی ایک پل سے ٹکرایا، جس کے بعد وہ ڈھانچہ گر گیا اور پانی کے ساتھ بہہ گیا۔ایک اور ویڈیو میں مٹیالا پانی تیزی سے ایک پل کو اپنے گھیرے میں لیتا اور تقریباً 30 سیکنڈ میں اسے بہا کر لے جاتا ہوا دکھائی دیا۔

سیلاب کے بعد 290 ہندوستانی لاپتہ، 84 کو بچایا گیا

نئی دہلی، 27 اگست (یو این آئی) نیپال میں تباہ کن سیلاب سے ہونے والی تباہی کے بعد 290 ہندوستانی شہریوں سے رابطہ نہیں ہو پا رہا ہے۔ان میں تریشولی-1 توانائی منصوبے پر کام کرنے والے ہندوستانی شہری بھی شامل ہیں۔وزارت خارجہ کے ترجمان نے بتایا کہ تریشولی-1 منصوبے میں کام کرنے والے 73 ہندوستانی شہریوں میں سے 63 کو بچالیا گیا ہے، جبکہ تمل ناڈو کے 21 افراد کو بھی محفوظ نکال لیا گیا ہے۔حکومت نیپال کے حکام کے ذریعے دیگر لاپتہ ہندوستانیوں تک پہنچنے کی کوشش کررہی ہے۔ترجمان کے مطابق لاپتہ افراد میں تمل ناڈو کے 37 اور 49 ہندوستانیوں کے دو الگ الگ گروپ، مغربی بنگال کے 32 افراد، کیرالہ کے 33 افراد اور مختلف ریاستوں کے 61 دیگر افراد شامل ہیں۔مواصلاتی نظام متاثر ہونے کے باعث کئی علاقوں میں موجود لوگوں سے رابطہ کرنے میں دشواری پیش آرہی ہے۔

بنگلورو نیشنل لاء اسکول کا جلسہ تقسیم اسناد منسوخ

چیف جسٹس سوریہ کانت کی بطور مہمان خصوصی کی مخالفت

طلبہ نے احتجاج کیا، ایک ماہ میں چوتھے ادارے کی تقریب متاثر

بنگلور(ایجنسی) چیف جسٹس سوریہ کانت کو مہمان خصوصی بنائے جانے کی مخالفت کے درمیان جمعرات کو بنگلورو نیشنل لا اسکول (NLSIU) نے 12 ستمبر کو ہونے والی اپنی جلسہ تقسیم اسناد تقریب منسوخ کردی۔یہاں کے طلبہ اور سابق طلبہ چیف جسٹس کو مہمان خصوصی بنائے جانے کی مخالفت کر رہے تھے۔یونیورسٹی نے 27 اگست کو یہ اطلاع دی، تاہم نوٹس میں طلبہ کے احتجاج کا ذکر نہیں ہے۔گزشتہ ایک ماہ میں یہ چوتھا ادارہ ہے، جہاں چیف جسٹس کی مخالفت کے بعد جلسہ تقسیم اسناد تقریب یا تو منسوخ کردی گئی یا اس کے مہمان خصوصی کو تبدیل کردیا گیا۔بنگلورو کے NLSIU کے 700 سے زیادہ موجودہ اور سابق طلبہ نے چیف جسٹس سوریہ کانت اور بار کونسل آف انڈیا (BCI) کے چیئرمین منن کمار مشرا کو جلسہ تقسیم اسناد تقریب میں مدعو کیے جانے پر اعتراض کیا تھا۔احتجاج کرنے والوں میں 574 موجودہ طلبہ اور 128 سابق طلبہ شامل تھے۔انہوں نے بار کونسل آف انڈیا (BCI) سے، NALSAR، حیدرآباد کے طلبہ اور اساتذہ سے غیر مشروط معافی مانگنے کا مطالبہ بھی کیا تھا۔

'کاکروچ جنتا پارٹی' کے مظاہرے کے بعد چیف جسٹس سوریہ کانت کی مخالفت لا یونیورسٹیوں میں شروع ہوئی تھی۔اس کی شروعات NALSAR حیدرآباد سے ہوئی۔یہاں تقریباً 1,400 طلبہ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔تقریباً 450 طلبہ نے یونیورسٹی انتظامیہ کو خط لکھ کر چیف جسٹس کو مہمان خصوصی بنانے کی دعوت واپس لینے کا مطالبہ کیا تھا۔تقریب کی تاریخ طے نہیں ہوئی تھی۔NALSAR حیدرآباد کے طلبہ نے چیف جسٹس سوریہ کانت کو مہمان خصوصی بنائے جانے کی مخالفت کی۔

یوپی کے 75 اضلاع میں اسٹارٹ اپ ایکو سسٹم تیار کرنے کا ہدف

یوپی میں اسٹارٹ اپس کی نئی شناخت، تعداد 24 ہزار سے تجاوز، وزیر اعلیٰ نے پروگرام سے خطاب کیا

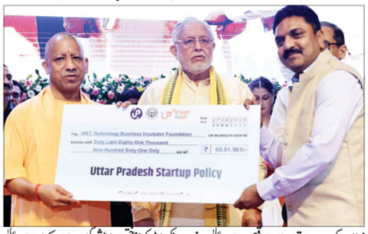

لکھنؤ۔اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ بہتر امن وامان، مضبوط انفراسٹرکچر، سرمایہ کاری کے لیے سازگار ماحول اور نوجوان ہنر کو مواقع فراہم کرنے والی پالیسیوں کے نتیجے میں، اتر پردیش آج اسٹارٹ اپس اور اختراع کے میدان میں ایک نئی شناخت قائم کر رہا ہے۔2017 سے پہلے ریاست میں صرف 120 اسٹارٹ اپ تھے۔آج، وزیر اعظم نریندر مودی کے وژن اور ڈبل انجن والی حکومت کی پالیسیوں کے نتیجے میں، ریاست میں 24000 سے زیادہ اسٹارٹ اپس ہیں، جن میں آٹھ ایک تنگاوالا بھی شامل ہیں۔اتر پردیش، جو کہ 2017 سے پہلے ملک میں سب سے نیچے کی تینوں میں تھا، اب سب سے اوپر کی تین معیشتوں میں سے ایک بن گیا ہے۔یہ ایک نیا اتر پردیش ہے، جو پیچھے ہٹنے والا نہیں ہے اور ملک کی سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی معیشتوں میں سے ایک کے طور پر اپنی پوزیشن مضبوط کر رہا ہے۔

وزیر اعلیٰ آج یہاں لوک بھون میں اتر پردیش اسٹارٹ اپ ایکو سسٹم سے متعلق ایک پروگرام سے خطاب کر رہے تھے۔اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے اسٹارٹ اپ پالیسی کے تحت 107 اسٹارٹ اپس کو 42.3 کروڑ روپے اور 09 انکیوبیٹرز کو 1.79 کروڑ روپے سے زائد کی مراعات تقسیم کیں۔وزیر اعلیٰ نے اتر پردیش اسٹارٹ اپ پالیسی-2026 کا کتابچہ بھی جاری کیا اور اتر پردیش اسٹارٹ اپ مشن پورٹل کا آغاز کیا۔وزیر اعلیٰ نے مختلف صنعت کاروں کو تعریفی سرٹیفکیٹس اور لیٹرز آف اٹینٹ اور 12 نئے انکیوبیٹرز کو شناختی اسناد پیش کیں۔اس کے بعد وزیر اعلیٰ نے یوپی اسٹارٹ اپ فنڈ سے تعاون یافتہ بھارت انوویٹرس اور اے آئی ایف کے ساتھ بات چیت کی۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج یہ پروگرام اتر پردیش کے نوجوانوں کو کئی طرح کی نئی سہولیات اور مواقع فراہم کرنے کے لیے منعقد کیا گیا ہے۔اسٹارٹ اپس کے لیے ترغیبی فنڈز، انکیوبیٹرز کے لیے ترغیبات، اور یوپی اسٹارٹ اپ مشن، اور ریاست میں یو-ہب کی حوصلہ افزائی کے لیے ہر کوئی یہاں جمع ہوا ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 2014 سے پہلے پورے ملک میں صرف 500 اسٹارٹ اپ تھے اور آج ان کی تعداد 250000 سے تجاوز کر چکی ہے۔ہندوستان کا ابھرتا ہوا اسٹارٹ اپ ماحولیاتی نظام نوجوانوں کے خوابوں کو ہوا دے رہا ہے۔اسی طرح، اتر پردیش میں، وزیر اعظم کے ویژن کے مطابق، ڈبل انجن والی حکومت نے اسٹارٹ اپس کے لیے سازگار ماحول بنایا ہے، جس کے نتیجے میں 24000 سے زیادہ اسٹارٹ اپس سامنے آئے ہیں۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اتر پردیش میں ملک میں سب سے زیادہ آبادی اور سب سے زیادہ نوجوان افرادی قوت ہے۔25 کروڑ کی آبادی ہمارے لیے چیلنج نہیں بلکہ ڈیموگرافک ڈیویڈنڈ ہے۔اگر مہارت کی ترقی کے ساتھ مل کر، یہ ریاست کی سب سے بڑی طاقت بن سکتی ہے۔آج، اتر پردیش میں دنیا کی سب سے کم عمر افرادی قوت ہے؛ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس ہنر اور توانائی کے لیے ایک مناسب پلیٹ فارم مہیا کرے۔

کانپور میں تربیتی طیارہ گر کر تباہ

پائلٹ اور شریک پائلٹ کی موت، گنگا بیراج کے قریب پیش آیا حادثہ

کانپور(ایجنسی)اتر پردیش کے کانپور میں ایک تربیتی طیارہ گر کر تباہ ہوگیا ہے۔اس حادثہ میں پائلٹ اور شریک پائلٹ کی موت ہوگئی ہے۔موصولہ خبر کے مطابق گنگا بیراج کے قریب نتھاپوروا گاؤں میں یہ حادثہ پیش آیا۔بتایا جارہا ہے کہ ٹوئن انجن ٹریننگ ایئرکرافٹ حادثے کا شکار ہونے کے بعد ایک کھیت میں گرا۔اس واقعہ کی وجہ سے علاقے میں افراتفری کا ماحول پیدا ہوگیا۔حادثے کے بعد موقع پر مقامی باشندے جمع ہوگئے اور فوری طور پر اس کی خبر انتظامیہ کو دی گئی۔اطلاع کے مطابق پائلٹ سچن بھاٹیا گجرات کے رہنے والے ہیں، جب کہ شریک پائلٹ ابھیشیک کا تعلق کرناٹک سے ہے۔حادثہ تقریباً 11.50 بجے پیش آیا۔حادثے کے بعد پولیس اور راحت رسانی ٹیم فوراً موقع پر پہنچ گئی اور ریسکیو آپریشن شروع کردیا۔ایئرکرافٹ کے حادثہ کا شکار ہونے کی وجوہات کا فی الحال پتہ نہیں چل سکا ہے۔یہ تصویر بھی صاف نہیں ہے کہ طیارہ میں پائلٹ اور شریک پائلٹ کے علاوہ بھی کوئی سوار تھا یا نہیں۔پولیس اور متعلقہ افسران جائے حادثہ پر پہنچ گئے ہیں اور تفتیش جاری ہے۔کانپور کے پولیس کمشنر رگھوبیر لال نے بتایا کہ گوال ٹولی علاقے کے نتھاپوروا گاؤں کے باہری حصے میں ایک چھوٹا طیارہ حادثے کا شکار ہوا ہے۔اس طیارہ نے گرگ ایوی ایشن ٹریننگ سینٹر سے تقریباً 11.30 بجے پرواز بھرا تھا۔طیارہ 4 سیٹوں والا اور 2 انجن والا 'ٹیکنم ایئرکرافٹ' تھا، جو تقریباً 11.50 بجے حادثہ کا شکار ہوا۔اس میں ٹرینر (انسٹرکٹر) سچن بھاٹیا اور ٹرینی ابھیشیک پجاری کی موت ہوئی ہے۔پولیس نے جائے وقوع کو گھیر کر کارروائی شروع کردی ہے۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ حادثے کی اطلاع 'ڈی جی سی اے' کو دی گئی ہے۔طیارے کی تکنیکی جانچ اور دیگر تفصیلی جانچ ڈی جی سی اے کی ٹیم ہی کرے گی۔

حد بندی پر کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے پھر وزیر اعظم مودی کو لکھا خط

آل پارٹی میٹنگ بلانے کا مطالبہ

نئی دہلی(ایجنسی) کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے حد بندی کے معاملے کو لے کر وزیر اعظم نریندر مودی کو ایک بار پھر خط لکھا ہے۔کانگریس صدر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر خط کی کاپی شیئر کرتے ہوئے لکھا کہ ''میں نے وزیر اعظم مودی کو حد بندی، پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کے اختتام میں تاخیر، اور گزشتہ شام مرکزی وزیر برائے پارلیمانی امور کی جانب سے ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں بتائے گئے ممکنہ خصوصی اجلاس کے بارے میں خط لکھا ہے۔'' کھڑگے نے خط میں لکھا کہ ''میں نے گزشتہ بار آپ کو 16 جولائی کو خط لکھ کر درخواست کی تھی کہ حد بندی کے لیے حکومت کی تجاویز پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے آل پارٹی میٹنگ بلائی جائے۔میں نے یہ بھی درخواست کی تھی کہ پارلیمنٹ کے کسی خصوصی اجلاس میں ان تجاویز کو پیش کرنے سے پہلے، تمام سیاسی پارٹیوں کو ان کا تفصیل سے مطالعہ کرنے کے لیے کافی وقت دیا جائے۔میں اب اس درخواست کو دہرانے کے لیے لکھ رہا ہوں کیونکہ مرکزی وزیر برائے پارلیمانی امور نے کل رات ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں عوامی طور پر کہا ہے کہ پارلیمنٹ کا ایسا خصوصی اجلاس بلایا جاسکتا ہے۔شاید اسی وجہ سے مانسون اجلاس کے اختتام میں مسلسل تاخیر ہو رہی ہے۔'' وزیر اعظم نریندر مودی کو لکھے گئے خط میں ملکارجن کھڑگے نے کانگریس کا موقف واضح کرتے ہوئے 3 مطالبات رکھے۔پہلا مطالبہ یہ ہے کہ آئندہ 25 سال تک لوک سبھا کی موجودہ رکن کی تعداد 543 برقرار رکھی جائے۔دوسرا یہ کہ آئندہ 25 سال تک لوک سبھا میں ریاستوں کے مطابق موجودہ نمائندگی یعنی سیٹوں کی تعداد برقرار رکھی جائے۔تیسرا مطالبہ یہ ہے کہ 2029 کے لوک سبھا انتخاب سے خواتین کے لیے ایک تہائی ریزرویشن نافذ کیا جائے۔ملکارجن کھڑگے نے وزیر اعظم نریندر مودی سے اپیل کی کہ مرکزی وزیر برائے پارلیمانی امور کے اشارے کے مطابق آگے بڑھنے سے پہلے میں آپ سے اپنی سابقہ درخواست ایک بار پھر دہرانا چاہتا ہوں کہ ''حد بندی سے متعلق حکومت کے ذہن میں موجود تمام تجاویز پر بات چیت کے لیے تمام پارٹیوں کا ایک اجلاس بلایا جائے۔تمام سیاسی پارٹیوں اور ریاستی حکومتوں کو ایسی تجاویز کا مطالعہ کرنے کے لیے کافی وقت دیا جائے۔''

سبھاش چندرا قرض معاملہ: راہل گاندھی کا مودی حکومت پر حملہ

'چنندہ متروں کے لیے بینک کا پیسہ نجی ملکیت'

نئی دہلی(ایجنسی): لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس کے سینئر لیڈر راہل گاندھی نے زی گروپ کے بانی سبھاش چندرا کے ذاتی دیوالیہ پن کے معاملے میں نیشنل کمپنی لاٹریبونل یعنی این سی ایل ٹی کی جانب سے منظور کیے گئے ادائیگی منصوبے کو لے کر مودی حکومت پر سخت حملہ کیا ہے۔انہوں نے الزام لگایا کہ ملک میں عام لوگوں اور چندارب پتیوں کے لیے الگ الگ نظام قائم کیے گئے ہیں۔راہل گاندھی نے جمعرات کو ایکس پر کی گئی اپنی پوسٹ میں این سی ایل ٹی کو طنزیہ انداز میں 'نیتا- کمپنی لوٹ ٹریبونل' قرار دیا۔انہوں نے کہا کہ اگر کوئی کسان 50 ہزار روپے ادا نہ کر پائے تو اس کی زمین نیلام ہوجاتی ہے، جبکہ کوئی تنخواہ دار شخص ایک قسط ادا نہ کرسکے تو بینک کے اہلکار اس کے گھر پہنچ جاتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ غریب طلبہ کو تعلیم کے لیے قرض تک نہیں ملتا۔راہل گاندھی نے اپنی پوسٹ میں کہا کہ چنندہ متروں (منتخب دوستوں) کے لیے بینک کا پیسہ نجی ملکیت کی طرح ہے، کتنا بھی نکالو اور جو مرضی چکاؤ۔انہوں نے الزام لگایا کہ مودی حکومت نے ملک میں دو نظام بنا رکھے ہیں، ایک چندارب پتیوں کے لیے اور دوسرا باقی سب کے لیے۔راہل گاندھی کا یہ حملہ این سی ایل ٹی کی جانب سے سبھاش چندرا کے ذاتی دیوالیہ پن کے معاملے میں پیش کیے گئے ادائیگی منصوبے کو منظوری دیے جانے کے بعد سامنے آیا ہے۔اس منصوبے کے تحت قرض دہندگان کے تقریباً 22 ہزار 6 کروڑ روپے کے تسلیم شدہ دعووں کے مقابلے میں صرف 5.6 کروڑ روپے ادا کیے جائیں گے۔اس طرح قرض دہندگان کو تقریباً 97.99 فیصد رقم سے محروم ہونا پڑے گا۔این سی ایل ٹی نے یہ منصوبہ قرض دہندگان کی 81.80 فیصد ووٹنگ حمایت کے بعد منظور کیا۔ٹریبونل کے تیسرے رکن نیلیش شرما نے اختلافی فیصلے کو ختم کرتے ہوئے منصوبے کی منظوری دی۔اس سے قبل این سی ایل ٹی کے دو رکنی بینچ میں اس معاملے پر اختلاف رائے سامنے آیا تھا، جس کے بعد تیسرے رکن کو فیصلہ کرنے کے لیے مقرر کیا گیا تھا۔کئی بڑے قرض دہندگان نے منصوبے کی مخالفت کی تھی۔ ایل آئی سی ہاؤسنگ فنانس کی قیادت میں قرض دہندگان نے موقف اختیار کیا تھا کہ اتنی کم رقم کی وصولی والا منصوبہ ناقابل عمل اور قانون کے خلاف ہے۔

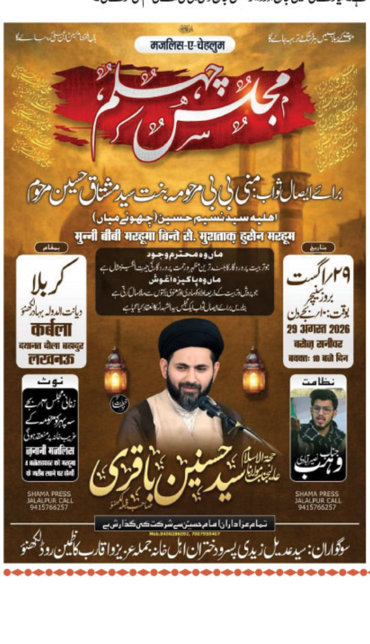

ایران کا امریکی پابندیوں کے خلاف اقوام متحدہ سے تحقیقات کا مطالبہ

پابندیوں سے خوراک، ادویات اور بنیادی سہولیات متاثر، ایرانی وزارت خارجہ عراقچی نے ان اقدامات کو "اقتصادی دہشت گردی" قرار دیا

تہران، (یو این آئی) ایران نے اقوام متحدہ سے امریکی پابندیوں کے انسانی اور انسانی حقوق پر مرتب ہونے والے اثرات کی تحقیقات کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ تہران نے واشنگٹن پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ ایسی "یک طرفہ اقتصادی پابندیاں" استعمال کر رہا ہے جو عام شہریوں کو نقصان پہنچاتی اور بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کرتی ہیں۔ اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوتریس، سلامتی کونسل کے صدر اور رکن ممالک کو ارسال کیے گئے خط میں ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے اقوام متحدہ سے حالیہ امریکی اقدامات کے اثرات کا جائزہ لینے اور اس بارے میں رپورٹ پیش کرنے کی اپیل کی۔

ایرانی وزارت خارجہ کی جانب سے جاری کیے گئے خط میں عراقچی نے واشنگٹن کی پابندیوں کی مہم کو "ریاستی اور اقتصادی دہشت گردی کا عمل" قرار دیا اور امریکہ پر تہران کے خلاف غیر قانونی، یک طرفہ اور جبری اقدامات کرنے کا الزام عائد کیا۔ عراقچی نے کہا، "پابندیاں جان بوجھ کر عام شہریوں کو نقصان پہنچاتی ہیں، کیونکہ ان کے نتیجے میں خوراک، ادویات، طبی آلات، توانائی اور دیگر ضروری اشیا تک رسائی محدود ہو جاتی ہے۔" ان کے مطابق اس سے زندگی، صحت، خوراک اور مناسب معیارِ زندگی سمیت بنیادی حقوق متاثر ہوتے ہیں۔ انہوں نے اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا کہ وہ پابندیوں کے نتیجے میں خوراک، ادویات، صحت کی سہولیات، توانائی، نقل و حمل، انسانی امداد اور دیگر بنیادی ضروریات تک رسائی پر پڑنے والے اثرات کا جائزہ لے۔ عراقچی نے سلامتی کونسل اور اقوام متحدہ کے رکن ممالک سے یہ بھی اپیل کی کہ وہ یک طرفہ جبری اقدامات اور ثانوی پابندیوں کی مذمت کریں۔ انہوں نے حکومتوں پر زور دیا کہ وہ ان پابندیوں کو تسلیم یا نافذ نہ کریں جن کا مقصد ممالک کو ایران کے ساتھ قانونی اقتصادی اور تجارتی تعلقات تبدیل کرنے پر مجبور کرنا ہے۔ انہوں نے واشنگٹن سے یہ بھی مطالبہ کیا کہ وہ تیسرے ممالک اور کمپنیوں پر تہران کے ساتھ اقتصادی تعلقات محدود کرنے کے لیے دباؤ ڈالنا بند کرے اور پابندیوں سے ہونے والے نقصانات کے ازالے کے لیے معاوضہ ادا کرے۔

یہ اپیل ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب امریکی محکمہ خزانہ نے ایران کے خلاف "آپریشن اکنامک آؤٹ کاسٹ" کے تحت پابندیوں کی مہم مزید تیز کر دی ہے۔ ان پابندیوں میں ہوا بازی، بحری جہاز رانی، ٹیکنالوجی، سونے اور ڈیجیٹل اثاثوں سمیت مختلف شعبوں کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ واشنگٹن کا کہنا ہے کہ اس کے اقدامات ایرانی حکومت اور اس کی حمایت کرنے والے اداروں کے خلاف ہیں، تاہم تہران کا مؤقف ہے کہ ان پابندیوں کے نتائج بالآخر عام ایرانی شہریوں کو بھگتنا پڑتے ہیں۔ یہ سفارتی کشمکش آبنائے ہرمز کے حوالے سے جاری وسیع تر تنازع کے ساتھ ساتھ چل رہی ہے۔ یہ دنیا کا ایک اہم توانائی کا راستہ ہے، جہاں ایران کے خلاف امریکہ اور اسرائیل کی جنگ شروع ہونے سے قبل دنیا کے تقریباً پانچواں حصہ تیل اور مائع قدرتی گیس کی ترسیل ہوتی تھی۔

ایران کا اصرار ہے کہ امریکہ کی جانب سے جون میں کیے گئے مفاہمتی معاہدے کے تحت اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے تک آبنائے ہرمز کو مکمل طور پر دوبارہ نہیں کھولا جائے گا۔ ان ذمہ داریوں میں پابندیاں اٹھانا اور منجمد ایرانی اثاثے جاری کرنا بھی شامل ہے۔ دوسری جانب واشنگٹن کا مطالبہ ہے کہ آبنائے ہرمز کو بین الاقوامی بحری راستے کے طور پر کھلا رکھا جائے۔ تنازع کے بعد سے آبنائے ہرمز سے گزرنے والی تیل کی ترسیل میں نمایاں کمی آئی ہے۔ پیر کو تقریباً 50 لاکھ بیرل یومیہ تیل آبنائے سے گزرا، جبکہ تنازع سے قبل یہ مقدار تقریباً 2 کروڑ بیرل یومیہ تھی۔ قطری وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ شیخ محمد بن عبدالرحمن آل ثانی جمعرات کو تہران میں ہونے والے مذاکرات کے دوران آبنائے ہرمز پر بھی بات کریں گے، جس میں 28 فروری سے پہلے کی صورتحال بحال کرنے کی ضرورت بھی شامل ہے۔ یہ دورہ عمان کے وزیر خارجہ بدر البوسعیدی کی عراقچی کے ساتھ تہران میں ملاقات کے دو روز بعد ہو رہا ہے۔ ان مذاکرات کے بعد ایران کے نائب وزیر خارجہ کاظم غریب آبادی نے کہا تھا کہ تہران اور مسقط نے آبنائے ہرمز سے گزرنے کے لیے ایک عارضی متبادل بحری راستے پر اتفاق کیا ہے۔ تاہم غریب آبادی نے کہا کہ واشنگٹن کی جانب سے جون کے معاہدے کے تحت اپنی ذمہ داریاں پوری کیے جانے تک آبنائے ہرمز کو مکمل طور پر دوبارہ نہیں کھولا جائے گا۔ پاکستان کے آرمی چیف جنرل عاصم منیر نے بھی رواں ہفتے سفارتی تعطل ختم کرنے کی کوشش میں تہران کا دورہ کیا تھا۔ اسلام آباد کے مطابق ان مذاکرات میں "نمایاں پیش رفت" ہوئی ہے۔

قطر کی ایران کے ساتھ آبنائے ہرمز کے ذریعے عارضی بحری راہ داری کے قیام کے مجوزہ فریم ورک پر بات چیت

تہران (ایجنسی) قطری وزارت خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ وزیر خارجہ شیخ محمد بن عبدالرحمن آل ثانی نے تہران کے کے دوران ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی کے ساتھ مجوزہ مرحلہ وار دائرہ کار پر تبادلہ خیال کیا۔ اس میں آبنائے ہرمز کے ذریعے ایک مشترکہ عارضی بحری راہ داری کا قیام اور آبنائے کو بارودی سرنگوں سے پاک کرنے کے مشترکہ منصوبے پر عمل درآمد شامل ہے۔ وزارت نے آج جمعرات کے روز ایک بیان میں بتایا کہ دونوں وزراء نے خطے کی تازہ ترین صورت حال، تناؤ کو کم کرنے اور بات چیت کے لیے سازگار حالات پیدا کرنے سے متعلق سفارتی کوششوں پر بھی بات چیت کی۔ اسی طرح بات چیت کا محور علاقائی امن واستحکام کو فروغ دینے کے طریقوں پر رہا۔ قطری وزیر نے ملاقات کے دوران پڑوسی ممالک کی خودمختاری اور جہاز رانی کی آزادی کے احترام کی اہمیت پر زور دیا... اور بات چیت کے ذریعے اختلافات سے نمٹنے اور تناؤ کو کم کرنے کے لیے سفارتی کوششیں جاری رکھنے کی تاکید کی۔

ایرانی وزیر خارجہ نے قطر کی ریاست کے لیے اپنے ملک کی قدردانی کا اظہار کرتے ہوئے تناؤ کو کم کرنے اور بات چیت کے راستے کی حمایت کے لیے اس کی مسلسل سفارتی کوششوں کو سراہا۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب تہران اور واشنگٹن کے درمیان نقطہ نظر کو قریب لانے اور تناؤ کو کم کرنے کے لیے پاکستانی، قطری اور عمانی سفارتی کوششیں جاری ہیں۔ عمانی وزیر خارجہ بدر البوسعیدی نے بھی چند روز قبل آبنائے ہرمز کے معاملے پر بات چیت کے لیے ایرانی دارالحکومت کا دورہ کیا تھا۔ ایرانی پاسداران انقلاب نے بدھ کو اعلان کیا کہ ایران اور عمان نے آبی راہ داری کی تقسیم اور اس کی آمدنی کے طریقہ کار پر اتفاق کر لیا ہے۔ تاہم بعد میں ایک سینئر ایرانی ذریعے نے تصدیق کی کہ دونوں ممالک ابھی تک معاہدے کی تفصیلات پر کام کر رہے ہیں۔ روئٹرز نیوز ایجنسی کے مطابق ایرانی ذریعے نے کہا کہ "آبنائے ہرمز کے حوالے سے عمان کے ساتھ کوئی حتمی معاہدہ طے نہیں پایا ہے" اور معاہدے کی تفصیلات پر بات چیت جاری ہے۔ ایرانی و امریکی فریقوں کے درمیان جون میں طے پانے والی مفاہمت کی یاد داشت متعدد اسباب کی بنا پر ناکام ہو گئی تھی، جن میں ہرمز کے بارے میں اختلافات بھی شامل تھے۔ واضح رہے کہ 28 فروری کو جنگ چھڑنے سے پہلے دنیا کی تیل کی سپلائی کا پانچواں حصہ اس آبنائے سے گزرتا تھا۔ چنانچہ واشنگٹن نے جولائی میں ایرانی سرزمین پر دوبارہ متعدد حملے کیے۔ بعد میں جنگی کارروائیاں کافی حد تک تھم گئیں، جبکہ واشنگٹن نے اقتصادی دباؤ کو مزید بڑھانا شروع کر دیا۔ اس نے ایران کو اس کے تجارتی شراکت داروں سے الگ تھلگ کرنے کے مقصد سے مزید پابندیوں کا اعلان کیا۔

غزہ امن کونسل کے اعلیٰ نمائندے نکولائے ملاڈینوف کا دعویٰ

حماس کا اسلحہ سپرد کرنے اور حکومت سے دستبردار ہونے کا اعلان

غزہ، (یو این آئی) غزہ امن کونسل کے اعلیٰ نمائندے نکولائے ملاڈینوف نے اعلان کیا ہے کہ فلسطینی مزاحمتی گروپ حماس اور غزہ میں موجود دیگر مسلح گروپ اپنے ہتھیار ڈالنے اور تمام شہری و سیکیورٹی اختیارات اقوام متحدہ کی تسلیم شدہ عبوری انتظامیہ کو منتقل کرنے پر راضی ہو گئے ہیں۔ کونسل کی جانب سے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر بدھ کے روز جاری کیے گئے ایک بیان کے مطابق، ملاڈینوف نے یہ بات امریکی حمایت یافتہ غزہ امن منصوبے کے نفاذ کے حوالے سے اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل کے بریفنگ اجلاس کے دوران کہی۔ ملاڈینوف نے کہا، "حماس اور غزہ کے مسلح گروپوں نے پہلی بار اپنے ہتھیار ڈالنے اور شہری و سیکیورٹی سمیت تمام انتظامی اختیارات اقوام متحدہ کی تسلیم شدہ عبوری انتظامیہ کو منتقل کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ یہ اقدام "غزہ میں فلسطینیوں کے حالاتِ زندگی کو مستقل اور نمایاں طور پر بہتر بنا سکتا ہے اور اسرائیلیوں کے لیے پائیدار سیکیورٹی فراہم کر سکتا ہے۔" جولائی کے آخر میں 15 نکاتی روڈ میپ کا اعلان کرنے والی امن کونسل کا منصوبہ حماس اور دیگر مسلح گروپوں کو غیر مسلح کرنے، غزہ کی انتظامیہ کو ایک قومی کمیٹی کے سپرد کرنے اور خطے سے اسرائیل کے مرحلہ وار انخلا کی پیش گوئی کرتا ہے۔

اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو نے اس ماہ کے شروع میں اس منصوبے کو مسترد کر دیا تھا اور یہ دلیل دی تھی کہ کسی بھی انخلا سے پہلے حماس کو مکمل طور پر غیر مسلح کیا جانا چاہیے۔ دوسری طرف، حماس نے کہا ہے کہ وہ ثالثوں اور امن کونسل کے ساتھ طے پانے والے معاہدوں پر قائم ہے اور اس نے روڈ میپ پر عمل درآمد کے لیے اسرائیل پر بین الاقوامی دباؤ ڈالنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ملاڈینوف نے یہ بتاتے ہوئے کہ روڈ میپ کا مقصد غزہ سے ہر قسم کے ہتھیاروں کا خاتمہ ہے، کہا، "اس میں کوئی مبہم علاقے یا ایسی کوئی کیٹیگری نہیں ہے جسے باہر رکھا گیا ہو۔ بتایا گیا ہے کہ اس عمل میں بھاری ہتھیار، پیداواری تنصیبات، گولہ بارود کے ڈپو، سرنگیں، ذاتی آتشیں اسلحہ اور گروپوں کے قبضے میں موجود تمام عناصر شامل ہیں۔ منصوبے کے مطابق، غزہ نیشنل گورننس کمیٹی واحد ادارہ ہوگا جس کے پاس ہتھیار رکھنے، ذخیرہ کرنے اور انہیں کنٹرول کرنے کا اختیار ہوگا۔ ملاڈینوف نے واضح کیا کہ اسرائیل کا انخلا تصدیق شدہ تخفیفِ اسلحہ کے بعد مرحلہ وار ہوگا، اور انہوں نے کہا، "یہ عمل باہمی اور ترتیب وار آگے بڑھے گا، ہر اگلا قدم پچھلے قدم کی کامیابی سے تکمیل پر منحصر ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ اس منصوبے پر عمل درآمد "کسی چیز پر بھروسہ نہ کرو، ہر چیز کی تصدیق کرو" کے اصول کے تحت کیا جائے گا۔

بنگلہ دیش نے مکہ دفاعی معاہدے میں شمولیت کی دعوت ملنے پر مثبت غور کا عندیہ دیا

ڈھاکہ، (یو این آئی) بنگلہ دیش نے کہا ہے کہ اگر سعودی عرب، ترکی اور پاکستان کی جانب سے حال ہی میں طے پانے والے مکہ دفاعی معاہدے میں شمولیت کی باضابطہ دعوت دی جاتی ہے تو وہ اس پر مثبت انداز میں غور کرے گا۔ بنگلہ دیش کے وزیر خارجہ خلیل الرحمٰن نے جمعرات کو 13 ویں پارلیمنٹ کے تیسرے اجلاس کے دوران آزاد رکن پارلیمنٹ رومین فرحانہ کے ایک سوال کے جواب میں یہ بات کہی۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت بنگلہ دیش کی شمولیت کا معاملہ زیر بحث نہیں ہے۔ خلیل الرحمٰن نے کہا، "یہ رکن ممالک کی نیت پر منحصر ہے۔ اگر وہ بنگلہ دیش کو اس معاہدے میں شامل کرنے میں دلچسپی ظاہر کرتے ہیں تو حکومت اس معاملے پر مثبت انداز میں غور کرے گی۔"

وزیر خارجہ نے کہا کہ بنگلہ دیش اس معاہدے کو مثبت نظر سے دیکھتا ہے، تاہم شمولیت کا سوال ابھی اس لیے پیدا نہیں ہوا کیونکہ اسے شامل کرنے کے حوالے سے کوئی باضابطہ تجویز موصول نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا، "یہ معاہدہ تین ممالک کے درمیان طے پایا ہے۔ ہم اسے مثبت نظر سے دیکھ رہے ہیں۔ اس میں شامل ہونے یا نہ ہونے کا معاملہ ابھی پیدا نہیں ہوا، کیونکہ یہ معاہدے کے رکن ممالک کی نیت پر منحصر ہے۔ اگر وہ بنگلہ دیش کو شامل کرنے کی خواہش ظاہر کرتے ہیں تو ہم یقیناً اس پر مثبت غور کریں گے۔ خلیل الرحمٰن نے کہا کہ باضابطہ دعوت موصول ہونے سے قبل معاہدے میں شمولیت کے فوائد اور نقصانات کا جائزہ لینا قبل از وقت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ دعوت ملنے کی صورت میں حکومت تمام متعلقہ پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلہ کرے گی۔ انہوں نے یہ بھی عندیہ دیا کہ مزید ممالک کی شمولیت کی صورت میں یہ معاہدہ مستقبل میں زیادہ وسیع کردار ادا کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا، اگر اس معاہدے کو وسعت دی جاتی ہے تو یہ دنیا بھر کی مسلم برادری کے لیے ایک باہمی دفاعی انتظام بن سکتا ہے۔ یہ مسلم خاندان کا داخلی معاملہ ہے، اس لیے دوسروں کو اس پر تشویش کی کوئی وجہ نہیں ہونی چاہیے۔

سعودی عرب میں شدید بارشوں اور سیلاب کا خطرہ، مکہ سمیت کئی علاقوں میں ریڈ الرٹ

جدہ: (ایجنسی) سعودی عرب کے کئی علاقوں میں شدید بارش، گرج چمک کے ساتھ طوفان اور اچانک سیلاب کے خدشے کے پیش نظر ریڈ الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ سعودی عرب کے قومی مرکز برائے موسمیات (این سی ایم) کے مطابق مکہ مکرمہ اور عسیر سمیت متعدد علاقوں میں موسمی صورتحال خطرناک رخ اختیار کر سکتی ہے۔ این سی ایم کی جانب سے مکہ مکرمہ ریجن کے میسان اور اس کے گرد و نواح کے لیے شدید بارش کا ریڈ الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ عسیر ریجن میں بھی الحجاردہ، رجال المع اور ملحقہ علاقوں کے لیے ریڈ وارننگ نافذ کی گئی ہے۔ حکام نے ان علاقوں میں شدید بارش کے ساتھ گرج چمک، تیز ہواؤں اور اچانک سیلاب کے امکانات سے خبردار کیا ہے۔

جازان کے ابو عریش، احد المسارحہ اور آس پاس کے علاقوں کے لیے درمیانی درجے کی بارش کا اورنج الرٹ جاری کیا گیا، جبکہ عسیر کے ابہا اور ملحقہ علاقوں میں دھند کے باعث بھی اورنج الرٹ نافذ کیا گیا ہے۔ جازان کے الدرب، عسیر کے البرک اور مکہ مکرمہ ریجن کے مقدس دارالحکومت کے لیے ہلکی بارش کا یلو الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ قومی مرکز برائے موسمیات کی روزانہ پیش گوئی کے مطابق جازان، عسیر، الباحہ، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بعض حصوں میں درمیانے سے شدید درجے کے گرج چمک والے طوفان متوقع ہیں۔ ان کے ساتھ ژالہ باری، تیز ہوائیں اور اچانک سیلاب آنے کا امکان بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ راجدھانی ریاض میں جزوی طور پر ابر آلود موسم کے ساتھ گرد و غبار کی پیش گوئی کی گئی ہے، جبکہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں گرج چمک کے ساتھ بارش، تیز ہواؤں اور اڑتی ہوئی گرد کا امکان ہے۔ جدہ میں گرج والے بادل، تیز ہوائیں اور گرد و غبار متوقع ہیں، جبکہ دمام میں دھند اور جزوی طور پر ابر آلود موسم رہنے کی توقع ہے۔ ابہا اور الباحہ میں درمیانے سے شدید گرج چمک والے طوفان اور تیز ہوائیں چلنے کا امکان ہے، جبکہ تبوک میں موسم صاف رہنے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ بریدہ میں جزوی ابر آلود موسم اور گرد و غبار، حائل میں گرج والے بادل اور تیز ہوائیں، جبکہ جازان میں گرج چمک کے ساتھ بارش، تیز ہواؤں اور گرد و غبار کی توقع ہے۔ نجران میں بارش برسانے والے گرج چمک والے بادل، تیز ہواؤں اور گرد و غبار کی پیش گوئی کی گئی ہے۔

یو ایس ایس روزویلٹ سے مغربی ایشیا میں یو ایس ایس واشنگٹن کی جگہ لینے کی توقع، 7 ماہ کی تعیناتی ہوگی

واشنگٹن، (یو این آئی) امریکی بحریہ کے حکام کے مطابق امریکی طیارہ بردار بحری جہاز یو ایس ایس تھیوڈور روزویلٹ اور اس پر تعینات تقریباً 5,000 بحری اہلکاروں کو آئندہ چند ہفتوں میں کم از کم سات ماہ کے لیے مغربی ایشیا میں تعینات کیے جانے کی توقع ہے۔ بحریہ کے ماسٹر چیف پیٹی آفیسر جان پیرمین نے کہا کہ جہاز کا کمانڈنگ آفیسر عملے کو اس سے بھی طویل تعیناتی کے لیے تیار کر رہا ہے۔ پیرمین نے یو ایس این آئی نیوز کے حوالے سے کہا، "انہیں معلوم ہے کہ وہ سات ماہ سے زیادہ عرصے تک وہاں رہیں گے۔ ان کے کمانڈنگ آفیسر نے انہیں آٹھ ماہ کو مدنظر رکھتے ہوئے منصوبہ بندی کرنے کو کہا ہے۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب امریکی بحریہ کو یو ایس ایس ابراہام لنکن کے خطے میں حالیہ مشن کے اثرات کا سامنا ہے۔ اس مشن کے دوران طیارہ بردار جہاز نے بغیر کسی بندرگاہ پر رکے 250 سے زائد دن سمندر میں گزارے۔ اس غیر معمولی طور پر طویل تعیناتی نے بحری اہلکاروں کی ذہنی صحت کے حوالے سے تشویش پیدا کر دی تھی۔ اطلاعات کے مطابق کم از کم ایک اہلکار سمندر میں جا گرا، جبکہ ایک لاکھ ٹن وزنی جہاز پر رسد میں کمی کے خدشات بھی سامنے آئے۔

مقبوضہ مغربی کنارے میں 84 فلسطینی اسکول انہدام کے خطرے میں

ایریا سی میں فلسطینیوں کے لیے ایسے اجازت نامے حاصل کرنا تقریباً ناممکن ہے، جو اسرائیلی انتظامی اور فوجی کنٹرول میں ہے، 15 ستمبر کو انہدام کے خلاف درخواست پر سماعت

رام اللہ، (یو این آئی) جنوبی مقبوضہ مغربی کنارے کے علاقے مسافر یطا میں فرح، محمد اور جواد نئے تعلیمی سال کی تیاری کر رہے ہیں۔ 17، 8 اور 7 سالہ یہ بچے شَعَب البُطم گاؤں میں واقع شَعَب البُطم اسکول میں زیر تعلیم ہیں، تاہم جس عمارت میں وہ واپس جائیں گے، وہاں اب دو انتظامی کمرے اور ایک اسٹور روم موجود نہیں ہوں گے، کیونکہ 4 اگست کو اسرائیلی فورسز نے انہیں منہدم کر دیا تھا۔ اقوام متحدہ کے مطابق اسرائیل نے ان عمارتوں کے انہدام کا جواز یہ پیش کیا کہ وہ اسرائیلی حکام کی جانب سے جاری کردہ تعمیراتی اجازت نامے کے بغیر تعمیر کی گئی تھیں۔ مقبوضہ مغربی کنارے کے ایریا سی میں فلسطینیوں کے لیے ایسے اجازت نامے حاصل کرنا تقریباً ناممکن ہے، جو اسرائیلی انتظامی اور فوجی کنٹرول میں ہے۔ اسکول کا باقی حصہ بھی محفوظ نہیں ہے۔ اسے بھی انہدام کا خطرہ لاحق ہے اور اس معاملے پر 15 ستمبر کو عدالت میں سماعت مقرر ہے۔ اس صورتحال کے باعث بچوں کی تعلیم کا مستقبل غیر یقینی ہو گیا ہے۔ انہیں خدشہ ہے کہ وہ گاؤں کا واحد اسکول مکمل طور پر کھو دیں گے اور اسرائیلی فورسز کے ساتھ مزید تصادم کا سامنا کرنا پڑے گا۔ مسلسل خوف ستمبر کے آغاز میں تعلیمی سال کا شروع ہونا عام طور پر تعلیم کی طرف واپسی کی علامت ہوتا ہے، لیکن شَعَب البُطم میں اس بار جوش کے ساتھ تشویش بھی شامل ہو گئی ہے۔ فرح نے الجزیرہ کو بتایا کہ یہی واحد اسکول ہے جہاں اس نے اب تک تعلیم حاصل کی ہے اور اسے خوف ہے کہ اب کیا ہوگا۔ محمد نے بھی اپنے خوف کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اسے خدشہ ہے کہ اسرائیلی فورسز "جو کچھ اسکول کا باقی رہ گیا ہے اسے بھی منہدم کرنے واپس آئیں گی۔" جواد نے اسکول کو تباہ شدہ حالت میں دیکھ کر افسوس کا اظہار کیا اور امید ظاہر کی کہ یہ دوبارہ "پہلے جیسا" ہو جائے گا۔ مسافر یطا کی مقامی کونسل کے سربراہ نضال یونس کے مطابق یہ خدشات پورے علاقے میں تعلیم کو درپیش ایک وسیع تر خطرے کی عکاسی کرتے ہیں۔ ان کے بقول، مسافر یطا میں برسوں سے اسرائیلی حکام اور آبادکاروں کی جانب سے اسکولوں کو نشانہ بنایا جاتا رہا ہے۔ مسافر یطا کو 1980 کی دہائی میں اسرائیل نے بند فوجی فائرنگ زون کا حصہ قرار دیا تھا، جسے مقامی فلسطینیوں کو علاقہ چھوڑنے پر مجبور کرنے کی بار بار کی جانے والی کوششوں کے جواز کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ یونس نے الجزیرہ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا، "یہ قبضے کے حکام کی جانب سے غیر معمولی شدت اختیار کرتی پالیسی کے درمیان ہر تعلیمی سال کے آغاز پر دوبارہ ہونے والا امتحان ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ اس سال اسکولوں کو منہدم کرنے کی پالیسی میں سختی اور آبادکاروں کے بڑھتے ہوئے تشدد کے ماحول میں تعلیمی سال شروع ہو رہا ہے۔ یونس کے مطابق یہ تشدد بچوں کی روزمرہ زندگی میں بھی ان کا پیچھا کرتا ہے اور اسکول جانے والے طلبہ، کلاس روم میں موجود طلبہ اور حتیٰ کہ گھروں کے اندر موجود بچوں کو بھی نشانہ بناتا ہے۔ ان کے مطابق مسافر یطا کے وسیع علاقے میں موجود تمام سات اسکولوں کو اب انہدام کا خطرہ لاحق ہے۔ انہوں نے کہا، "ہم نہیں جانتے کہ یہ اسکول تعلیمی سال کے اختتام تک قائم رہیں گے یا نہیں، اگلا تعلیمی سال شروع ہونے تک ان کا موجود ہونا تو دور کی بات ہے۔" تاہم انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ مقامی فلسطینی "درد اور [اسرائیلی] بربریت کے باوجود" اپنے علاقوں میں رہیں گے۔ آبادکاروں کا تشدد کارکن اور استاد طارق حشلین نے کہا کہ انہدام کے خدشات اور اسرائیلی آبادکاروں کی چوکیوں میں مسلسل توسیع نے مقامی آبادی میں عدم تحفظ کے احساس کو مزید گہرا کر دیا ہے۔ حشلین نے الجزیرہ کو بتایا کہ "قبضے کے حکام عموماً مکینوں یا اسکول انتظامیہ کو پہلے سے نہیں بتاتے کہ بلڈوزر کب پہنچیں گے۔" انہوں نے بتایا کہ گزشتہ تعلیمی سال اردن ویلی کے راس عین العوجا اسکول پر آبادکاروں نے دھاوا بول دیا تھا اور عملے اور طلبہ کو تشدد کا نشانہ بنایا تھا۔ ان کے مطابق اس حملے اور اسکول کے انہدام سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ "اسکول اب حملوں سے محفوظ نہیں رہے۔"

الجزائر کے جنگلات میں آگ، 12 افراد ہلاک

الجیرس، (یو این آئی) الجزائر میں جنگلاتی آگ کے نتیجے میں کم از کم 12 افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ الجزائر کے وزیر داخلہ سعید سیود نے بدھ کو رات دیر گئے جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ شمالی افریقہ کو اپنی لپیٹ میں لینے والی گرمی کی شدید لہر کے باعث الجزائر کے مختلف صوبوں کے جنگلات آگ کی زد میں آ گئے ہیں۔ آگ کے نتیجے میں اس وقت تک کم از کم 12 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

الجزائر کی شہری دفاعی سروسز نے بدھ کے روز جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ ملک بھر میں 154 مقامات پر آگ بھڑک رہی ہے۔ صرف صوبے بجایہ کے ہیں 36 مقامات آگ کی لپیٹ میں تھے جن میں سے 18 پر قابو پا لیا گیا ہے۔ فائر فائٹر ملک بھر میں کم از کم 69 مقامات پر آگ بجھانے کی کارروائیوں میں مصروف ہیں۔ بجایہ کے علاقے تین سال قبل بھی شدید آگ کی لپیٹ میں آ گئے تھے جس نے وسیع جنگلاتی و زرعی اراضی کو جلا کر خاکستر کر دیا تھا۔ شدید آگ کے نتیجے میں 30 افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ واضح رہے کہ الجزائر میں موسم گرما کے دوران جنگلات میں آگ لگنے کے واقعات ایک معمول کی بات ہیں لیکن موسمیاتی تبدیلیوں نے حالیہ برسوں میں ملک میں جنگلاتی آگ کی شدت اور سنگینی میں اضافہ کر دیا ہے۔ عالمی موسمیاتی تنظیم (ڈبلیو ایم او) کے مطابق شمالی افریقہ میں شدید گرمی اب عام ہوتی جا رہی ہے۔ تنظیم نے کہا ہے کہ شمالی افریقہ نے 1991 سے 2025 کے درمیان افریقہ کے چھ ذیلی خطوں میں فی دہائی 0.43 ڈگری سیلسیس کے حساب سے درجہ حرارت میں تیز ترین اضافہ ریکارڈ کیا ہے۔

امریکی حملے ایرانی نظام کو گرا نہیں سکے، نیتن یاہو نے اسرائیل کو شدید نقصان پہنچایا: کلنٹن

واشنگٹن (ایجنسی) سابق امریکی وزیر خارجہ ہلیری کلنٹن نے خبردار کیا ہے کہ ایران پر امریکی حملے اعلیٰ ایرانی قیادت کو نشانہ بنانے میں کامیاب رہے، تاہم وہ تہران میں نظام حکومت گرانے یا وہ نتائج حاصل کرنے میں ناکام رہے، جن کا وعدہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ سے کیا گیا تھا۔ انہوں نے چین اور بھارت کے ذریعے ایران پر اقتصادی اور سفارتی دباؤ بڑھانے پر زور دیا۔ کلنٹن نے پیر 24 اگست 2026 کو نیویارک کے شہر ایسٹ ہیمپٹن میں گلڈ ہال میں کونسل آن فارن ریلیشنز کے صدر مائیکل فرومن کے ساتھ ایک طویل گفتگو کے دوران کہا کہ امریکی انٹیلی جنس ادارے اعلیٰ ایرانی رہنماؤں کے ٹھکانوں کا تعین کرنے میں کامیاب رہے، جن میں ایران کے رہبر اور مذہبی، عسکری و سیاسی شاخوں کے قائدین شامل تھے۔

ان کے مطابق امریکی حملوں نے بڑی حد تک ان کی زندگیاں ختم کر دیں۔ تاہم کلنٹن نے زور دیا کہ اعلیٰ قیادت کو قتل کرنے سے ایرانی نظام حکومت کا خاتمہ نہیں ہوا اور نہ ہی وہ متوقع اثر حاصل ہوا جو صدر ٹرمپ اور ان کے اہم مشیروں کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ انہوں نے اس کی وجہ ایران کے نظامِ اقتدار کی نوعیت کو قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایرانی تاریخ اور فوج و پاسدارانِ انقلاب کے طریقۂ کار کو سمجھنے سے واضح ہوتا ہے کہ ملک میں حقیقی طاقت فوجی ادارے کے پاس مرکوز ہے، جبکہ ان کے تجزیے کے مطابق مذہبی رہنما زیادہ تر علامتی حیثیت رکھتے ہیں۔ کلنٹن نے مزید کہا کہ ایرانی فوجی ادارہ ملک کی معیشت چلانے میں بھی بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ ان کے بقول یہ سمجھنا کہ صرف ایرانی قیادت کو ختم کرنے سے تہران ہتھیار ڈال دے گا، ایک تزویراتی غلط اندازہ ہے۔ انہوں نے تقریباً ایک دہائی تک جاری رہنے والی ایران عراق جنگ کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ یہ اس بات کی مثال ہے کہ ایرانی نظام کس طرح طویل عرصے تک برقرار رہ سکتا ہے اور بڑے پیمانے پر نقصانات برداشت کرنے کے باوجود اس کا خاتمہ ضروری نہیں ہوتا۔ کلنٹن نے ایران کے ساتھ محاذ آرائی کے دوران امریکی گولہ بارود کے ذخیرے میں کمی کے نتائج سے بھی خبردار کیا۔ انہوں نے کہا: ہم نے ایران میں اپنے بہت سے گولہ بارود کے ذخائر ضائع کیے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ امریکہ نے خلیجی اتحادیوں کو بھی بڑی مقدار میں اسلحہ اور گولہ بارود فراہم کیا، جسے انہوں نے اپنے دفاع کے لیے استعمال کیا۔

بچوں کے لیے رات 12 بجے سے صبح 6 بجے تک بند رہے گا انسٹاگرام اور فیس بک

واشنگٹن (ایجنسی) 'میٹا' پر بچوں کو سوشل میڈیا کی لت لگانے کا سنگین الزام عائد کیا جاتا رہا ہے۔ اس معاملہ میں میٹا کو مقدمہ کا بھی سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ تازہ ترین اطلاع کے مطابق امریکہ میں بچوں اور نوعمروں کی حفاظت سے متعلق ایک بڑے مقدمے کو ختم کرنے کے لیے میٹا نے ایک سمجھوتہ کیا ہے۔ میٹا اس معاملے میں تقریباً 17 ارب ڈالر ادا کرے گی اور بچوں کے لیے اپنی ایپس میں کئی بڑی تبدیلیاں کرے گی۔ ان میں فیس بک اور انسٹاگرام پر ملا کر دن میں 2 گھنٹے کی ڈیفالٹ حد اور رات 12 بجے سے صبح 6 بجے تک استعمال پر پابندی شامل ہے۔ دراصل امریکہ کی کئی ریاستوں کے اٹارنی جنرل نے 2023 میں میٹا پر مقدمہ کیا تھا۔ الزام تھا کہ کمپنی نے فیس بک اور انسٹاگرام میں ایسے فیچر بنائے ہیں، جن سے بچوں اور نوعمروں کے ذریعہ ان ایپس کا استعمال ضرورت سے زیادہ بڑھتا ہے۔

مقدمہ کا سامنا کر رہے میٹا کا اہم فیصلہ

ریاستوں کا کہنا تھا کہ اس سے بچوں کی ذہنی اور جسمانی صحت کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ کمپنی پر لوگوں اور والدین کو ان خطرات کے بارے میں گمراہ کرنے کا بھی الزام لگا۔ اس معاملے کی سماعت اگست 2026 میں کیلیفورنیا کی وفاقی عدالت میں شروع ہوئی تھی۔ سمجھوتہ ہونے کے بعد اب یہ مقدمہ ٹرائل کے طور پر آگے نہیں چلے گا، تاہم حتمی منظوری عدالت کو دینی ہے۔ اس رقم کو لے کر الگ الگ اعداد و شمار سامنے آئے ہیں۔ کیلیفورنیا کے اٹارنی جنرل کے مطابق سمجھوتے میں ریاستوں کو 17 ارب ڈالر تک مل سکتے ہیں۔ میٹا نے اپنے بیان میں کل ادائیگی تقریباً 18 ارب ڈالر بتائی ہے۔ غیر ملکی میڈیا نے سمجھوتے کی زیادہ سے زیادہ رقم تقریباً 16.68 ارب ڈالر بتائی ہے۔ اس رقم کا بڑا حصہ طے شدہ ہے، جبکہ تقریباً 5 ارب ڈالر سے زیادہ حصہ کچھ شرائط پر منحصر ہے۔ یہ اضافی رقم تبھی جاری ہوگی جب یوٹیوب اور ٹک ٹاک بھی بچوں کے لیے اسی طرح کے حفاظتی اقدامات کریں اور طے شدہ رقم ادا کریں۔ میٹا نے کہا ہے کہ وہ اس سمجھوتے کے لیے 2026 کی تیسری سہ ماہی میں تقریباً 10 ارب ڈالر کا قانونی خرچ درج کرے گی۔

بہرحال، فیس بک اور انسٹاگرام میں سب سے بڑا بدلاؤ 18 سال سے کم عمر صارفین کے لیے ہوگا۔ ان کے لیے دن میں 2 گھنٹے کی حد طے کی جائے گی۔ یعنی فیس بک اور انسٹاگرام کو ملا کر روزانہ 2 گھنٹے کی ڈیفالٹ حد ہوگی۔ اسے ہٹانے کے لیے والدین کی اجازت ضروری ہوگی۔ دونوں ایپس پر گزارا گیا وقت اسی مجموعی حد میں شمار ہوگا۔ ایک بڑی تبدیلی یہ کی جائے گی کہ رات میں ایپس بند رہیں گی۔ دی گئی جانکاری کے مطابق رات 12 بجے سے صبح 6 بجے تک نوعمر فیس بک اور انسٹاگرام کا استعمال نہیں کر سکیں گے۔

اجے رائے کا یوگی حکومت پر حملہ

ذاتی الزامات کے بجائے عوامی مسائل پر توجہ دینے کا مشورہ

’اشتہارات نہیں، زمین پر کام سے ملے گا مسائل کا جواب‘؛ مذہبی و ذات پات پر مبنی بیانات پر بھی اٹھائے سوال

لکھنؤ۔ پردیش کانگریس صدر اجے رائے نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو خط لکھ کر مذہبی اور ذات پات پر مبنی اشتعال انگیز بیانات کے ذریعے ریاست کا ماحول خراب کرنے کا الزام لگایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام نے مسلسل دوسری بار آپ کو اقتدار عوام کے مسائل حل کرنے کے لیے دیا ہے، نہ کہ سیاسی مخالفین پر ذاتی الزامات لگانے کے لیے۔ وزیر اعلیٰ کو لکھے کھلے خط میں جناب رائے نے وزیر اعلیٰ کو جھوٹے اور غیر مصدقہ بیانات دینا بند کر کے وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے ریاست کے مسائل پر توجہ دینے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ذاتی الزامات کی سیاست کرنی ہے تو عہدے کے وقار کے لیے استعفیٰ دینا بہتر ہوگا۔ جناب رائے نے کہا کہ زعفرانی لباس پہننے سے سنت کا طرز عمل ثابت نہیں ہوتا۔ اگر ویراغیہ ہی آپ کا راستہ ہے تو سیاست چھوڑ کر مٹھ واپس لوٹنا اور حقیقی معنوں میں پوجا پاٹھ اور عوامی خدمت کرنا آپ اور ریاست دونوں کے لیے بہتر ہوگا۔ جناب رائے نے گزشتہ دنوں ایودھیا میں درشن کے بعد مچھلی کی دعوت اڑانے اور مافیا کے سامنے تھر تھر کانپنے کے وزیر اعلیٰ کے الزام پر کہا کہ میں نے آپ کو چیلنج کیا تھا کہ میرے مچھلی کھانے کی کوئی مصدقہ تصویر یا ویڈیو ہو تو عوام کے سامنے لائیں، میں سیاست سے سنیاس لے لوں گا۔ لیکن چیلنج کے 5 دن بعد بھی آپ کا کوئی جواب نہیں آیا۔ جناب رائے نے لکھا کہ آپ کی جماعت اور مادر تنظیم کی سیاست کا طریقہ عوام دیکھ رہی ہے۔ الزام لگاؤ اور ثبوت مانگنے پر خاموش ہو جاؤ۔ مافیا سے ڈرنے کے سوال پر انہوں نے کہا کہ بھائی مرحوم اودھیش رائے کے قتل کے بعد کسی مافیا کے سامنے سر نہیں جھکایا۔

32 سال تک انصاف کے لیے عدالتوں میں لڑا اور اس دوران اپریل 2021 اور ستمبر 2025 میں میری سکیورٹی ہٹائی گئی۔ اس لیے مافیا سے ڈرنے کا الزام صرف جھوٹ ہی نہیں بلکہ انصاف کی طویل لڑائی کی بھی توہین ہے۔ جناب رائے نے کہا کہ میرا سیدھا سوال ہے کہ آپ مسلسل اتنے اشتعال انگیز اور ذاتی بیانات کس بنیاد پر دیتے رہے ہیں۔ جناب رائے نے کہا کہ 2007 میں لوک سبھا میں اپنی سکیورٹی کو لے کر آپ جذباتی ہوئے تھے اور حکومت سے انصاف کا مطالبہ کیا تھا۔ ریاست میں بی جے پی حکومت بننے کے بعد اپنے خلاف زیر التوا مقدمات واپس لینے کا حکم بھی آپ کی حکومت میں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کے سامنے مچھلی کی دعوت سے کہیں بڑا سوال بگڑتی ہوئی قانون کی صورت حال، تھانوں میں پولیس کی لاپروائی، خواتین، بچیوں اور کمزور طبقات پر مظالم، بے روزگاری، مہنگائی، کسانوں اور نوجوانوں کی پریشانی اور بجلی کے نظام، سڑکوں کی تعمیر وغیرہ میں انتظامی بدعنوانی ہے۔ دلت، پسماندہ اور اقلیتوں سمیت بڑی تعداد میں لوگ ناانصافی کی شکایت کر رہے ہیں۔ ان سوالات کے جواب اشتہارات سے نہیں بلکہ زمین پر کام سے ملیں گے۔ گورنر سے بھی کچھ مشورہ لیجیے اور تہواروں پر چینی، دالوں، تیلوں اور غذائی اشیا کی قیمتیں کم رہیں، اس پر زیادہ توجہ دیجیے۔

کانگریس رہنماؤں نے ریاستی عوام کو رکشا بندھن کی مبارکباد دی

اجے رائے، پرمود تیواری اور آرادھنا مشرا مونا نے خواتین کے احترام اور تحفظ کا عہد لینے کی اپیل کی

لکھنؤ۔ کانگریس کے ریاستی صدر اجے رائے، سینئر رہنما پرمود تیواری اور قانون ساز پارٹی کی رہنما آرادھنا مشرا مونا نے ریاستی عوام کو رکشا بندھن کے تہوار پر دلی مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کی ہیں۔ اجے رائے نے اپنے پیغام میں کہا کہ رکشا بندھن کا تہوار بھائی بہن کی اٹوٹ محبت، اعتماد اور پیار کا تہوار ہے۔ یہ ہمارے خاندانی اور سماجی رشتوں کو مضبوط بنانے کے ساتھ ایک دوسرے کے تئیں احترام، تعاون اور تحفظ کے جذبے کو بھی مزید گہرا کرتا ہے۔ جناب رائے نے کہا کہ رکشا بندھن کا مقدس جذبہ ہمیں خواتین کے احترام، تحفظ اور مساوی حقوق کے تئیں اپنی ذمہ داری نبھانے کی ترغیب دیتا ہے۔ ہمیں عہد کرنا چاہیے کہ معاشرے میں ہر بہن اور بیٹی کو محفوظ، باوقار اور مساوی مواقع والا ماحول فراہم ہو۔ جناب رائے نے ریاستی عوام کی خوشی، خوشحالی اور فلاح کی خواہش کرتے ہوئے کہا کہ رکشا بندھن سب کی زندگی میں محبت، ہم آہنگی اور باہمی بھائی چارہ لے کر آئے۔ راجیہ سبھا رکن پارلیمنٹ پرمود تیواری اور قانون ساز پارٹی کی رہنما آرادھنا مشرا مونا نے اپنے مبارکبادی پیغام میں کہا کہ اس مقدس تہوار رکشا بندھن پر بہنیں اپنے بھائی کی کلائی پر راکھی باندھ کر ان کی لمبی عمر، خوشی، خوش بختی اور روشن مستقبل کی دعا کرتی ہیں۔ وہیں بھائی اپنی بہن کی ہر مشکل گھڑی میں حفاظت کرنے کا وعدہ کرتا ہے، جس سے اس تہوار کی اہمیت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ دونوں رہنماؤں نے رکشا بندھن کے تہوار پر ریاستی عوام کو ایک بار پھر دلی مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کرتے ہوئے ان کے روشن مستقبل کی دعا کی ہے۔

خواتین نے اکھلیش یادو کو باندھی راکھی

بی جے پی چاہتی تو جے پی این آئی سی کا کام مکمل ہو سکتا تھا: اکھلیش

لکھنؤ: 27 اگست (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے لکھنؤ میں پارٹی دفتر میں منعقدہ رکشا بندھن پروگرام میں حصہ لیا۔ لوہیا آڈیٹوریم میں سینکڑوں خواتین نے انہیں راکھی باندھ کر رکھشا بندھن کی مبارکباد دی۔ اکھلیش یادو نے بھی خواتین کو شگن (تحائف) والے لفافے دے کر مبارکباد دی۔ پروگرام کے بعد منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں اکھلیش یادو نے گومتی نگر میں واقع جے پرکاش نارائن انٹرنیشنل سنٹر (جے پی این آئی سی) کو ایک پرائیویٹ کمپنی کو لیز پر دینے کے فیصلے پر بی جے پی حکومت کی تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی سوشلسٹ نظریہ کے راستے پر آگے بڑھے گی۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی نے اپنے قیام کے وقت جے پرکاش نارائن کی تصویر لگائی تھی۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر بی جے پی حکومت واقعی چاہتی تو جے پی این آئی سی عمارت کا نامکمل کام مکمل ہو سکتا تھا۔ عمارت عوامی فنڈز سے تعمیر کی گئی تھی، اور ٹھیکیدار کو پوری ادائیگی کی گئی تھی۔ اس کے باوجود مرکز کا کام ادھورا رہا۔ صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو اور مین پوری سے ایس پی ایم پی ڈمپل یادو نے خواتین کے قومی یوم مساوات کے موقع پر مشترکہ پریس کانفرنس میں استری سمان سمردھی یوجنا کا اعلان کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ اس کے تحت اگر سماج وادی پارٹی کی حکومت بنتی ہے تو آدھی آبادی کو مکمل آزادی حاصل ہوگی۔ ان کی حفاظت پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ غریب خواتین کو سالانہ 40,000 روپے دیے جائیں گے۔ طالبات کو انٹرمیڈیٹ پاس کرنے کے بعد لیپ ٹاپ اور سائیکلیں دی جائیں گی۔ خواتین سرکاری بسوں میں مفت سفر کریں گی۔ طالبات کے لیے میٹرو کا سفر مفت ہوگا۔ سابق وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بی جے پی حکومت کے دوران بند تمام 26,000 پرائمری اسکولوں کو دوبارہ کھولا جائے گا۔ سرکاری سکولوں کی فیسیں معاف اور پرائیویٹ سکولوں میں نصف کر دی جائیں گی۔ نیوٹریشن مشن اسکیم دوبارہ شروع کی جائے گی۔ آنگن واڑی مراکز کی تزئین و آرائش کی جائے گی۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ استری سمان سمردھی یوجنا نصف آبادی کی مکمل آزادی کا عہد ہے۔

نیپال سیلاب کے بعد یوپی کے سرحدی اضلاع میں الرٹ

لکھنؤ: 27 اگست (پی این ایس) پڑوسی ملک نیپال میں تباہ کن سیلاب کی صورتحال کے پیش نظر وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی ہدایات پر اتر پردیش حکومت نے پوری ریاست میں الرٹ جاری کر دیا ہے اور سرحدی اضلاع کی انتظامیہ کو چوبیس گھنٹے نگرانی رکھنے کی ہدایت دی ہے۔ لکھنؤ میں ریلیف کمشنر کے دفتر نے 24 گھنٹے نگرانی شروع کر دی ہے۔ اس مقصد کے لیے اہلکاروں کی ایک خصوصی ٹیم تعینات کی گئی ہے، جو زمینی صورتحال پر نظر رکھے گی اور نیپال میں پھنسے لوگوں اور ان کے اہل خانہ کو ریاست کے ٹول فری ہیلپ لائن نمبر 1070 کے ذریعے مدد فراہم کرے گی۔ اتر پردیش کے ریلیف کمشنر رشی کیش بھاسکر یشودو نے تیاریوں کے بارے میں بتایا کہ اب تک ہیلپ لائن نمبر 1070 پر 10 ایسی کالیں موصول ہوئی ہیں، جن میں لوگوں نے نیپال گئے اپنے اہل خانہ سے رابطہ منقطع ہونے کی اطلاع دی ہے۔ انہوں نے اے این آئی سے کہا، ’’فی الحال اتر پردیش کے سرحدی اضلاع کو کسی فوری خطرے کی اطلاع نہیں ہے، لیکن صورتحال پر گہری نظر رکھی جا رہی ہے۔ یہ واقعہ چین سے متصل نیپال کی شمالی سرحد پر پیش آیا۔ وہاں سے نشیبی علاقوں کی طرف آنے والے سیلابی پانی سے خطرے کا اندیشہ تھا۔ تاہم گزشتہ رات سے صورتحال کی نگرانی کے دوران پانی کی سطح اس خطرناک حد تک نہیں پہنچی، جس کا پہلے خدشہ ظاہر کیا گیا تھا۔ نیپال میں بچاؤ کی کارروائیاں سرگرمی سے جاری ہیں اور حکومت ہند بھی امداد اور ریسکیو آپریشن میں تعاون کر رہی ہے۔‘‘ یشودو نے کہا، ’’جولائی میں کشی نگر، مہاراج گنج اور دیوریا اضلاع میں ہم نے 2 لاکھ کیوسک پانی کے بہاؤ کا سامنا کیا تھا، لیکن اس وقت بھی یہاں سیلاب کی صورتحال سنگین نہیں ہوئی تھی۔ اس وقت والمیکی بیراج سے تقریباً ایک لاکھ کیوسک پانی بہہ رہا ہے، جس سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔‘‘ ریاستی انتظامیہ سرحدی اضلاع، خاص طور پر مہاراج گنج اور کشی نگر میں گنڈک اور نارائنی ندیوں کی سطح آب پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہے، تاکہ پانی کی سطح بڑھنے کی صورت میں فوری احتیاطی اقدامات کیے جا سکیں۔ یشودو نے کہا کہ تینوں سرحدی اضلاع کو ہائی الرٹ پر رکھا گیا ہے۔ ’’نیپال میں پیش آنے والے سانحے کے پیش نظر تینوں سرحدی اضلاع ہائی الرٹ پر ہیں۔ ہم نے رات بھر پانی کی سطح اور بیراجوں کی صورتحال کی مسلسل نگرانی کی۔ ساتھ ہی نیپال کی جانب موجود بیراجوں اور پشتوں کے بارے میں بھی مسلسل معلومات حاصل کی جاتی رہیں۔ فی الحال سیلاب کا کوئی فوری خطرہ نہیں ہے۔ اگر سیلابی پانی آتا بھی ہے تو اضلاع میں انتظامی تیاریاں مکمل ہیں اور شہریوں کو کسی دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔‘‘ دریں اثنا، دہرادون میں گورکھالی سدھار سبھا کے صدر پدم تھاپا نے نیپال میں پیش آنے والے سانحے پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان اور نیپال کے درمیان گہرے ثقافتی اور خاندانی تعلقات ہیں اور وہ متاثرہ لوگوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں۔ تھاپا نے کہا، ’’یہ ہندوستان کے لیے بھی ایک انتہائی افسوسناک واقعہ ہے، کیونکہ ہمارے نیپال کے ساتھ بہت گہرے تعلقات ہیں۔ ہمارے درمیان روٹی-بیٹی کا رشتہ ہے۔ ہم کئی معاملات میں ایک دوسرے سے گہرائی سے جڑے ہوئے ہیں اور ہندوستان و نیپال کے تعلقات قدیم زمانے سے قائم ہیں۔ پہاڑوں سے اچانک آنے والے اس بڑے سیلاب کے باعث اتراکھنڈ اور پورے ہندوستان میں رہنے والی گورکھا برادری شدید تشویش میں ہے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ اس وقت امداد اور متاثرین کی باز آبادکاری کو ترجیح دی جانی چاہیے۔ ان کے مطابق وزیر اعظم نریندر مودی پہلے ہی نیپال کی قیادت سے بات کر چکے ہیں تاکہ صورتحال کا جائزہ لیا جا سکے اور امداد میں تال میل قائم کیا جا سکے۔

میلادِ رسول اکرمؐ اور ولادتِ امام جعفر صادقؑ کی خوشی میں 30 اگست کو جشنِ نور

لکھنؤ۔ رسولِ اکرم حضرت محمد مصطفیٰؐ اور چھٹے امام حضرت جعفر صادقؑ کی ولادت کی خوشی میں ٹھاکر گنج کے مصاحب گنج واقع کمیدان کی بغیہ میں امام بارہ بہشتِ زہرا میں 30 اگست کو جشنِ نور منعقد ہوگا۔ عثمان حسین کی جانب سے صبح 10:30 بجے تلاوتِ کلام پاک سے شروع ہونے والے جشن سے مولانا جاوید عباس مصطفوی خطاب کریں گے۔ جشن میں شعرا اپنے کلام بارگاہِ رسالتؐ اور امامت میں پیش کریں گے۔

سنتِ نبویؐ سے وابستگی اور جاہلی رسموں سے اجتناب وقت کی اہم ضرورت: مولانا جہانگیر عالم قاسمی

آل انڈیا مسلم انٹلیکچول سوسائٹی کے زیر اہتمام بارہ روزہ درس سیرت النبیؐ کامیابی کے ساتھ اختتام

مقرر علماء، نے ڈاکٹر عمار انیس نگرامی اور سوسائٹی کی درس سیرتِ نبویؐ مہم کو تاریخی و قابلِ تقلید اقدام قرار دیا

لکھنؤ۔ آل انڈیا مسلم انٹلکچول سوسائٹی کے زیر اہتمام مسجد ابراہیمی آغا میر لکھنؤ میں یکم ربیع الاول تا 12 ربیع الاول (15 اگست تا 26 اگست 2026ء) بارہ روزہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پروگرام نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ اختتام پذیر ہوا، جس میں ملک کے ممتاز علماء و دانشوروں نے مختلف موضوعات پر خطابات پیش کیے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے گوناگوں پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ 15 اگست (1 ربیع الاول) کو پہلے روز مولانا سلمان صدیقی ندوی نے عرب میں دورِ جاہلیت کے حالات کا تفصیلی تعارف پیش کیا اور بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت نے تاریکیوں میں ڈوبے ہوئے معاشرے کو روشنی عطا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن اور ابتدائی زندگی کے اہم واقعات بھی بیان کیے گئے۔ 16 اگست (2 ربیع الاول) کو ڈاکٹر محمد ادریس ندوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک نسب نامہ کا تفصیلی تذکرہ کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندانی پس منظر اور گھریلو زندگی کے روشن پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے خاندان کے حقوق اور حسنِ معاشرت پر بھی روشنی ڈالی۔ تیسرے روز 17 اگست (3 ربیع الاول) کو مولانا جہانگیر عالم قاسمی نے نبوت کے ابتدائی دور اور دعوتِ اسلام کے آغاز پر گفتگو کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمت، صبر اور استقامت کے ذریعے دعوتی جدوجہد کے مختلف مراحل کو واضح کیا۔ جلسے کے چوتھے روز 18 اگست (4 ربیع الاول) کو مولانا زکی نور عظیم نے دعوتِ اسلام کی راہ میں پیش آنے والی مشکلات و مصائب کا تذکرہ کیا اور ربیع الاول سے متعلق مشہور واقعات کی حقیقت کو دلائل کے ساتھ بیان کیا۔ ساتھ ہی صبر و استقامت کے عملی اسباق بھی پیش کیے۔ 19 اگست (5 ربیع الاول) کو پانچویں روز مولانا ڈاکٹر محمد فرمان ندوی نے عام الحزن کے المناک واقعات پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت خدیجہؓ اور حضرت ابوطالب کی وفات، سفرِ طائف اور ان کٹھن حالات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عزم و حوصلے کا بیان کیا۔ 20 اگست (6 ربیع الاول) کو چھٹے روز مولانا سید امین حسنی انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل حیاتِ مبارکہ کے مختلف گوشوں پر جامع خطاب فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت، اخلاق، قیادت اور معاشرتی خدمات کو اجاگر کیا۔ ساتویں روز 21 اگست (7 ربیع الاول) کو مولانا سید عنایت اللہ ندوی نے صلح حدیبیہ کو رحمت، حکمت اور امن کا عظیم نمونہ قرار دیا۔ نیز بادشاہوں کو ارسال کردہ دعوتی خطوط، اسلام کی عالمی اشاعت اور مختلف ممالک تک دینِ اسلام کے پہنچنے کی تاریخ پر روشنی ڈالی۔ 22 اگست (8 ربیع الاول) کو آٹھویں روز ڈاکٹر محمد ادریس ندوی نے ’اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم دین کی اصل روح‘ پر قرآن و حدیث کی روشنی میں بتایا کہ کامیابی اور نجات کا راستہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں مضمر ہے۔ پروگرام کے نویں روز یعنی 23 اگست (9 ربیع الاول) کو مولانا افضل المنان نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق و صفات کا تذکرہ کیا اور قرآن کریم کی متعدد آیات کی روشنی میں معاشرتی اصلاح، کردار سازی اور موبائل کے منفی استعمال سے بچنے کی تلقین کی۔ دسویں روز 24 اگست (10 ربیع الاول) کو مولانا سید عمار حسنی ندوی نے بعثت سے قبل عرب معاشرے کے حالات اور بعثتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہونے والی عظیم اصلاحی تبدیلیوں کو بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انقلابی دعوت اور انسانی فلاح کے پیغام کو اجاگر کیا۔ 25 اگست (11 ربیع الاول) کو گیارہویں روز مولانا سلمان صدیقی ندوی نے اخلاقِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور وصالِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تفصیلی خطاب فرمایا۔ حسنِ اخلاق کی اہمیت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق پوری انسانیت کے لیے بہترین نمونہ ہے۔ جلسے کے آخری روز 26 اگست (12 ربیع الاول) کو مولانا جہانگیر عالم قاسمی نے اختتامی نشست میں پورے بارہ روزہ پروگرام کے اہم نکات کا جامع خلاصہ پیش کیا۔ سنت و جاہلیت کے فرق، پڑوسیوں کے حقوق، صلہ رحمی اور اسلامی معاشرت کے بنیادی اصولوں پر خصوصی گفتگو کی۔ اس موقع پر آل انڈیا مسلم انٹلکچول سوسائٹی کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر عمار انیس نگرامی نے علماء کرام، معاونین، منتظمین اور تمام حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ان کے تعاون اور بھرپور شرکت کے بغیر یہ پروگرام اپنی کامیابی تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔ انہوں نے بالخصوص حافظ محمد آزاد اور ان کی ٹیم کی کاوشوں کو سراہا جن سے اس جلسے کا کامیاب انعقاد ممکن ہو سکا۔

گلیمر کا بیوٹی مارکیٹ میں تیزی سے قدم مضبوط

دیگنگنا سوریاونشی کے برانڈ نے 500 سے زائد اسٹورز تک بڑھائی رسائی، آن لائن اور آف لائن دونوں پلیٹ فارم پر توجہ

لکھنؤ۔ Glamour، جو کہ ہندوستانی کاسمیٹکس مارکیٹ میں ایک حالیہ داخل ہے، نے اپنے آغاز سے ہی اپنے ڈسٹری بیوشن نیٹ ورک کو بڑھانے پر توجہ مرکوز کی ہے۔ اداکارہ اور کاروباری شخصیت دیگنگنا سوریاونشی کے اشتراک سے قائم کردہ، بیوٹی برانڈ نے آن لائن دستیابی کے ساتھ ملک بھر میں 500 سے زیادہ بیوٹی اسٹورز، کاسمیٹک شاپس، اور بیوٹی شورومز تک اپنی موجودگی کو بڑھایا ہے۔ کسی بھی نئے صارف برانڈ کے لیے، پروڈکٹ کے آغاز کے ساتھ ساتھ آسان دستیابی بھی بہت ضروری ہے۔ گلیمر نے آن لائن اور آف لائن دونوں جگہ اپنی موجودگی قائم کر کے صارفین تک پہنچنے کی حکمت عملی اپنائی ہے۔ اس سے صارفین آن لائن مصنوعات خرید سکتے ہیں اور انہیں اپنی سہولت کے مطابق قریبی اسٹورز سے منتخب کر سکتے ہیں۔ گلیمر کو دیگنگنا سوریاونشی، عقیل احمد، پونم دودھیج، اور وجے لکشمی شرما نے مشترکہ طور پر قائم کیا ہے۔ چاروں شریک بانی برانڈ کی ترقی، تقسیم اور طویل مدتی توسیع پر فعال طور پر کام کر رہے ہیں۔ Glamirc کی مصنوعات میں لپ اسٹک، آئی لائنر، کاجل، نیل پالش، اور سنڈور سمیت متعدد کاسمیٹکس شامل ہیں۔ یہ برانڈ جدید ہندوستانی خواتین کی ابھرتی ہوئی ترجیحات کو ذہن میں رکھتے ہوئے روزمرہ کے استعمال اور مختلف مواقع کے لیے اختیارات فراہم کرنے پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ دگنگنا خوبصورتی کی دنیا میں کوئی اجنبی نہیں ہے۔ اس کے اداکاری کے کیریئر کے دوران میک اپ، فیشن، کیمروں کے ساتھ کام کرنے اور مختلف شکلیں بنانے کے اس کے سالوں کا تجربہ اب اس کے کاروباری سفر میں جھلکتا ہے۔ اپنے اداکاری کے کیریئر کو جاری رکھتے ہوئے، وہ Glamirc کی تخلیق اور ترقی میں بھی فعال کردار ادا کر رہی ہیں۔

بہو پر بیٹے کے دودھ میں زہر ملانے کا الزام، ہسپتال میں داخل

ملزم بہو اور اس کے عاشق کے خلاف شکایت کر کے کارروائی کا مطالبہ کیا

بلندشہر 27 اگست (پریس ریلیز) کوتوالی نگر علاقہ میں رہنے والے ایک شخص نے اپنی بہو پر بیٹے کے دودھ میں زہر ملانے کا الزام لگایا ہے۔ اپنی شکایت میں متاثرہ نے بتایا کہ 12 سال قبل اس نے اپنے بیٹے کی شادی گوتم بدھ نگر ضلع کے ایک قصبے کی رہنے والی لڑکی سے کی تھی، اس کے تین بچے ہیں۔ متاثرہ شخص کا الزام ہے کہ اس کی بہو کا ایک نوجوان سے معاشقہ چل رہا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ پچھلے ایک سال سے اس کے بیٹے کو پریشان کر رہی ہے۔ تنگ آ کر بیٹے نے عدالت میں طلاق کا مقدمہ دائر کر دیا۔ اس نے بتایا کہ بہو کا عاشق دبنگ قسم کا ہے، مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہونے کے باوجود ان پر دباؤ بنا کر بہو کو ان کے گھر پر ہی رکھا ہوا ہے۔ منگل کی رات ان کے بیٹے کی اپنی بیوی سے کسی بات پر کہا سنی ہو گئی تھی۔ اس نے الزام لگایا کہ بہو نے اس کے بیٹے کے دودھ میں زہر ملا دیا۔ دودھ پینے کے بعد بیٹے کی طبیعت بگڑ گئی۔ اسے علاج کے لیے ضلع اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ جب وہ اسپتال پہنچا تو بہو غائب تھی۔ اس نے الزام لگایا کہ اس کی بہو ان کے بیٹے کو جان سے مارنا چاہتی ہے۔ اس کے علاوہ بہو کا عاشق بھی ان کے بیٹے کو قتل کرنے کے فراق میں ہے۔ متاثرہ نے ملزم بہو اور اس کے عاشق کے خلاف شکایت کر کے کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ تھانہ انچارج نے بتایا کہ پولیس تفتیش کر رہی ہے اور تحقیقات کی بنیاد پر مزید کارروائی کی جائے گی۔

بلندشہر میں ڈیزل کی 10 اور پٹرول کی 15 سال پرانی گاڑیوں پر کارروائی

بلندشہر 27 اگست (پریس ریلیز) جمعرات کو بلندشہر میں ٹرانسپورٹ ڈپارٹمنٹ نے پانچ ڈیزل گاڑیوں کے خلاف کارروائی کی جو اپنی 10 سال کی عمر سے تجاوز کر گئی تھیں۔ ان گاڑیوں میں دو اسکول بسیں بھی شامل ہیں۔ مہم کے دوران ضبط کی گئی گاڑیوں کو وہیکل اسکریپنگ کی مجاز سہولیات کے ذریعے اسکریپ کرایا گیا ہے۔ محکمہ ٹرانسپورٹ کے مطابق یہ تمام ڈیزل گاڑیاں 10 سال کی میعاد ختم ہونے کے بعد بھی سڑکوں پر چل رہی تھیں۔ چیکنگ کے دوران ان گاڑیوں کو ضبط کر لیا گیا اور بعد ازاں ضابطوں کے مطابق اسکریپنگ کے لیے مجاز اسکریپنگ سینٹر بھیج کر ختم کرا دیا گیا ہے۔ محکمہ نے کارروائی میں ملوث دو اسکول بسوں کے بارے میں خاص طور پر تشویش کا اظہار کیا۔ حکام کے مطابق ایسی گاڑیوں کو ان کی 10 سال کی عمر سے زیادہ چلانے سے بچوں کی حفاظت کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ اے آر ٹی او نیتو شرما نے گاڑیوں کے مالکان کو خبردار کیا ہے کہ وہ فوری طور پر ایسی ڈیزل گاڑیوں کو چلانا بند کر دیں جو اپنی 10 سال کی عمر سے تجاوز کر چکی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر چیکنگ کے دوران زائد عمر کی گاڑیاں پائی گئیں تو ضابطے کے مطابق ضبط اور سکریپ کرنے کی کارروائی کی جائے گی۔ محکمہ ٹرانسپورٹ نے بتایا کہ غیر مجاز گاڑیوں اور عمر کی مقررہ حد پوری کرنے والوں کے خلاف یہ مہم مستقبل میں بھی جاری رہے گی۔

پی ایم کسان سمان ندھی یوجنا میں کروڑوں کا گھوٹالہ، جانچ کر رہی ہے پولس

پرتاپ گڑھ: 27 اگست (پی این ایس) ضلع میں پی ایم کسان سمان ندھی یوجنا میں کروڑوں روپے کے گھوٹالہ کا پردہ فاش ہوا ہے۔ پولیس نے 4.45 لاکھ لوگوں کے خلاف ایف آئی آر درج کر کے کارروائی شروع کی ہے۔ سال 2019-2020 کے دوران، جعلی دستاویزات کا استعمال کرتے ہوئے پی ایم کسان سمان ندھی یوجنا میں براہ راست داخلے کے ذریعے بڑی تعداد میں رجسٹریشن کیے گئے۔ محکمہ زراعت نے کسانوں سے کاغذات مانگنے شروع کیے تو فراڈ بے نقاب ہو گیا۔ دہلی میں ایگریکلچر ڈائریکٹوریٹ، سنٹرل ویجیلنس کمیشن اور محکمہ پولیس کی الگ الگ تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی کہ 4.45 لاکھ کسانوں نے دھوکہ دہی کی درخواستیں جمع کرائی ہیں، جن میں دیگر اضلاع کے کسان بھی شامل ہیں۔ حال ہی میں، صرف کنڈا تحصیل میں تقریباً 4,45,865 کسانوں نے رجسٹریشن کرایا ہے۔ جب تصدیق کی گئی تو پتہ چلا کہ ان کا نہ تو کوئی اکاؤنٹ ہے اور نہ ہی آدھار کارڈ۔ جب ان افراد کا سراغ لگایا گیا تو ان میں سے 380,000 کو حذف کر دیا گیا۔ باقی 66,000 رجسٹریشنز کو ڈیلیٹ نہیں کیا گیا ہے۔ ڈپٹی ایگریکلچر ڈائریکٹر اشونی سنگھ کے مطابق، پردھان منتری کسان سمان ندھی (PM-KISAN) کی تیسری قسط جولائی میں جاری کی گئی تھی۔ پرتاپ گڑھ میں کل 518,000 کسان ہیں، جن میں سے 300,000 کے پاس کسان کارڈ ہے، جب کہ 218,000 کے پاس نہیں ہے۔ اگر پی ایم کسان سمان ندھی مل رہی ہے تو کسانوں کی شناخت کیوں نہیں ہے؟ ان معاملات سے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی ہدایات پر مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور تحقیقات جاری ہے۔ پرتاپ گڑھ کے ایس پی دیپک بھوکر نے بتایا کہ ڈپٹی ایگریکلچر ڈائریکٹر نے پرتاپ گڑھ سائبر کرائم پولیس اسٹیشن کو اطلاع دی ہے کہ اہل نہ ہونے کے باوجود کچھ فائدہ اٹھانے والوں نے پی ایم-کسان اسکیم کے تحت فنڈز حاصل کیے ہیں۔ سائبر کرائم ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سائبر پولیس اسٹیشن میں لاگ ان کرنے کے لیے استعمال ہونے والی آئی ڈی کی چھان بین کی جا رہی ہے۔ معاملے کی تحقیقات کے لیے ٹیم تشکیل دی جائے گی۔ شواہد سامنے آنے پر کارروائی کی جائے گی۔

اودھ نامہ

صبح نو بہار آنے کو ہے

اپنے یوگا پروگرام اور اپنی دیسی مصنوعات (طبی اور غیر طبی) کے دم پر عالمی شہرتیں اور اتھاہ دولت بٹورنے والے بابا رام دیو جنھیں موجودہ حکومت کا بہت قریبی سمجھا جاتا جاتا رہا ہے یا سمجھا جاتا ہے نیز یہ کہ انھیں وزیراعظم کے بہت قریبی وں میں شمار کیا جاتا رہا ہے۔انھوں نے حال ہی میں مودی حکومت کے تحت چلنے والے ہندوستان کے موجودہ حالات پر کڑی تنقید کی ہے۔رام دیو بابا نے اپنے حالیہ ریمارکس میں کہا کہ ملک بھر میں "ہنگامہ" (افراتفری) ہے،جس نے اسکولوں میں اساتذہ،بجلی، پانی، بیت الخلا اور نصابی کتب کی کمی کی طرف اشارہ کیا۔انہوں نے امتحانات میں دھوکہ دہی اور پیپر لیک ہونے اور سرکاری ملازمتوں کے انتخاب میں مبینہ طور پر بڑے پیمانے پر بدعنوانی پر بھی تشویش کا اظہار کیا۔

باباجی کا یہ تبصرہ لال قلعہ سے وزیراعظم نریندر مودی کے یوم آزادی کے خطاب کے فوراً بعد آیا جس میں مودی نے اپنے ناقدین پر حملہ کیا، انہیں "دماغی نکسل" (ذہنی دہشت گرد) کہا، اپنی حکومت کی کامیابیوں پر روشنی ڈالی اور ہندوستان کے 2047 تک ایک خوشحال ملک بننے کی بات کہی۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ معاشی ترقی نے عام ہندوستانیوں کو کس حد تک فائدہ پہنچایا ہے، ہندوستان کی انسانی ترقی کے اشاریہ کی درجہ بندی اور دولت کی عدم مساوات پر تشویش کی طرف اشارہ کیا ہے۔ان کا استدلال ہے کہ حکومت جی ڈی پی کی نمو اور دیگر اقتصادی کامیابیوں کو نمایاں کرتی ہے،لیکن یہ سوال باقی رہتا ہے کہ اصل میں اس ترقی کے فوائد کون حاصل کر رہا ہے۔

حالیہ واقعات اور تبدیلیوں سے انداز ہوتا ہے کہ ہندوستان کا سیاسی ماحول بدل رہا ہے،نوجوانوں میں روزگار، بے روزگاری، بڑھتی ہوئی قیمتوں،تعلیم،صحت کی دیکھ بھال اور زندگی کے حالات پر تشویش بڑھ رہی ہے۔اس میں دہلی میں نوجوانوں کے حالیہ مظاہرے سب سے نمایاں ہیں، جہاں مظاہرین کو ذات پات اور مذہبی تقسیم سے اوپر اٹھ کر روزگار اور بہتر مواقع کا مطالبہ کرنے کے طور پر بیان کیا گیا تھا۔ بڑھتا ہوا عوامی عدم اطمینان مودی حکومت کو 12 سال اقتدار میں رہنے کے بعد پہلی بار کسی حد تک بیک فٹ پر کھیلنے پر مجبور کر دیا ہے۔ان کا یہ بھی استدلال ہے کہ ابھرتی ہوئی اپوزیشن صرف سیاسی جماعتوں کی طرف سے نہیں بلکہ عام شہریوں کی طرف سے بڑھ رہی ہے جو اپنی روزمرہ کی زندگی میں بہتری کا مطالبہ کر رہے ہیں۔اس پس منظر میں، رام دیو کی تنقید کو سیاسی جذبات کو بدلنے کے ممکنہ اشارے کے طور پر دیکھا جانا چاہئے،جس میں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ سیاسی ماحول کے بدلتے ہی مودی حکومت کے سابق حامی اپنی پوزیشنیں بدل رہے ہیں۔

وزیراعظم کا دماغی نکسل والا بیان بھی عجیب وغریب ہے۔اور ایک بار اہل علم و دانش کو یہ سوچنے پر مجبور کرتا ہے کہ واقعی مرکز میں جملہ تراشنے والے ماہرین زیادہ اور کام کرنے والے کم ہیں۔کیا عجیب نہیں لگتا کہ جمہوریت میں جب جب جس نے سوالات کئے اسے دیر سویر بھگتنا ہی پڑا ہے، اس کی صورت خواہ کچھ بھی رہی ہو۔میڈیا والوں پر بھی ایک قسم کا خوف چھایا ہوا جس کی وجہ سے میڈیا کا ایک بڑا طبقہ چاٹوکار ہو کر رہ گیا ہے۔معاشی ترقی کے دعوؤں کے باوجود 193 ممالک کے سروے میں ہندوستان 130 ویں نمبر پر ہے۔کہا جارہا ہے کہ مودی حکومت میں گھریلو مجموعی پیداوار بھی متاثر ہوئی ہے۔ہندوستان کی آبادی میں 80 فیصد ہندو ہیں اور بی جے پی اُن کی نمائندگی کا دعویٰ کرتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ انتخابات کے وقت ایسے ایسے بیانات دیئے جاتے ہیں جن پر قانونی کاروائی ہوسکتی ہے لیکن الیکشن کمیشن اپنی آنکھیں مونڈے بیٹھا رہتا ہے جب کہ اپوزین کے لیڈروں کو نوٹس پر نوٹس جاری کئے جاتے ہیں،جبکہ ہمارا آئین صاف کہتا ہے کہ انتخابات میں دھرم یا مذہب کو استعمال نہیں کیا جاسکتا ہے لیکن ایسا کیا جاتا ہے تاکہ ہندو خوش ہوں اور ان کا ووٹ ان کی طرف جائے اور ہندوستان چاہے جہاں چلا جائے۔یہ سلسلہ گذشتہ کئی برسوں سے جاری ہے۔ پر مرتبہ کوئی نہ کوئی مدعا اس کے ہاتھ لگ ہی جاتا ہے۔

لیکن دہلی میں طلبہ کے مظاہرے کے بعد سے جو فضا بنی ہے اور جسے بھانپتے ہوئے ہی مرکز نے وزیر تعلیم کا استعفیٰ لے لیا/ حیرت بھی ہوئی کہ اتنی جلدی کیسے ہار مان لی وگرنہ کوشش تو کی گئی تھی کہ مظاہرین کو غدار اور دیگر طرح طرح کے الزامات سے نواز کر ان کے خلاف ہوا بنائی جائے لیکن جلد ہی احساس ہوگیا کہ جتنی دیر کی جائے گی اتنا ہی نقصان ہونے کے امکانات ہیں سو ہتھیار ڈال دئے گئے،لیکن اس کے بعد بھی مظاہرین کو پریشان کئے جانے کا سلسلہ جاری ہے،جس کی جانچ کے لئے سپریم کورٹ نے ایک کمیٹی بھی تشکیل دے دی ہے اور دیکھئے جانچ کمیٹی کے پٹارے سے کیا برآمد کیا جاتا ہے،اور کس طرح یہ ثابت کیا جائے گا کہ احتجاج غلط تھا اور احتجاج کرنے والے غلط تھے،ان کے مطالبات غلط تھے، کیونکہ مرکز میں حکومت ایک ایسی پارٹی کی ہے جو کبھی غلط ہو ہی نہیں سکتی۔اور اس کے خلاف کبھی احتجاج نہیں کیا جاسکتا، لیکن یہ سب کل کی باتیں تھیں۔اور کل کی باتیں کریں گے کل والے،/کل کی باتیں کریں گے کل والے/ وجد!! تم آج ہی کی بات کرو۔۔اور آج کی بات یہ ہے کہ ملک کی سیاسی ہوا تبدیل ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔ملک کے نوجوان فرقہ پرستی اور ذات پات سے ابھر کر روزگار کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ان پر لاٹھیاں برسائی گئیں آنسو گیس کے گولے چھوڑے گئے اور پیلیٹ گن کا استعمال کیا گیا۔ایسا لگتا ہے کہ اب مذہب کی افیون کا نشہ ان پر سے اتر گیا ہے اور اگر واقعی ایسا ہوا تو وہ ہوگا جو کسی نے کہا تھا کہ ہم دیکھیں گے۔

پروفیسر عتیق احمد فاروقی

دماغی نکسلی کی گونج اور جمہوریت کی آزمائش

مکالمہ، محروم طبقات کے حقوق اور جمہوری اعتماد کی بحالی ہی نکسلی مسئلے کا پائیدار حل

گزشتہ 15 اگست 2026 کو ملک کے یوم آزادی کے جلسے میں لال قلعے کی فصیل سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم نریندر مودی نے ایک نیا فقرہ بولا، "دماغی نکسلی"۔انہوں نے اس کی وضاحت بھی کی۔ان کا کہنا تھا کہ'ملک نے جنگلوں میں ہتھیار اٹھانے والے نکسلیوں کے خلاف ایک بڑی کامیابی حاصل کی ہے،لیکن 'دماغی نکسلیوں' کی ذہنیت سے ملک کو آزاد کرنے اور انہیں پہچان کر الگ تھلگ کرنے کی ضرورت ہے۔'لال قلعے سے وزیراعظم کا قوم کے نام پیغام ملک ہی نہیں، بلکہ دنیا کا ایک بڑا حصہ بڑی توجہ اور سنجیدگی کے ساتھ سنتا ہے۔

1947 سے شروع ہوئی یہ روایت محض ایک فرض کی ادائیگی نہیں ہے۔دراصل یہ خطاب اقتدار کے کام کاج سے جڑے تینوں ادوار کا ایک ایماندار حساب کتاب ہوتا ہے۔اس میں ماضی کی حصولیابیاں، آنے والے دنوں میں شروع ہونے والے عوامی فلاح و بہبود کے کام اور مستقبل کے رنگین خواب،تینوں پہلو کھل کر سامنے آتے ہیں۔ایسے موقع پر "دماغی نکسلی" کا نیا فقرہ نہ صرف فکری مخالفین کے تئیں غیر رواداری کو ظاہر کرتا ہے، بلکہ ملک اور دنیا کے سامنے نظام کی اس ناکامی کو بھی ظاہر کرتا ہے کہ ہم 79 برس میں بھی اس ملک کے بنیادی مسائل، یعنی پانی، جنگل اور زمین، کو حل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ اس سے یہ پیغام بھی ملتا ہے کہ اقتدار پر قابض لوگ مخالفین کی اظہارِ رائے کی آزادی پر پابندی لگانے کا ارادہ رکھتے ہیں،جس کے چلتے نکسلی فکر دوبارہ پنپنے لگی ہے۔

اپنے جائز مطالبات کو حزبِ اقتدار سے منوانے کا جمہوری طریقہ یہی ہے کہ پُرامن احتجاجی مظاہرہ کیا جائے یا مذاکرات کے لیے دونوں فریق آمنے سامنے میز پر بیٹھیں،ایک دوسرے کی شکایتوں کو غور اور صبر کے ساتھ سنیں اور عملی حل نکالیں۔ ایسا نہ ہونے پر استحصال زدہ طبقے کے آخری راستے کے طور پر تشدد کی راہ اختیار کرنے کی دلیل دی جاتی ہے۔کیا آج ایسے حالات ہیں؟ ایسا تو نہیں لگتا۔ پھر اپنے آپ کو بیدار، ذمے دار اور خبردار ظاہر کرنے کے چکر میں تشدد کی بات کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اور کیا یہ بھی ایک عجیب بات نہیں کہ "دماغی نکسلیوں" کو ملک کے مین اسٹریم میں لانے کے بجائے انہیں پہچاننے اور الگ تھلگ کرنے کی بات کہی گئی ہے؟

نکسلی ازم کو سمجھنے کے لیے ہمیں تاریخ کے ان اوراق کو دوبارہ پلٹنا ہوگا جن میں لکھا ہے کہ یہ کیسے شروع ہوا تھا اور کیوں ختم ہوا؟۔گزشتہ صدی کی 60 اور 70 کی دہائیاں نوجوانوں کے کھڑے ہونے کا دور تھیں۔ ہندی پٹی اپنی زبان، ہندی، کے سوال پر سڑکوں پر آ جاتی ہے۔ دراصل زبان کی یہ تحریک میکالے کی اس تعلیمی پالیسی کی مخالفت بھی تھی، جو ہندوستان میں عوامی بہبود کے بجائے اقتدار کی گرفت مضبوط رکھنے کے لیے ذہنوں کی تشکیل کر رہی تھی۔ انگریزی محض ایک زبان نہ رہ کر حکم اور اقتدار کی زبان بن گئی تھی اور ملک کی دیگر زبانوں کے ساتھ نوکرانی کا سا سلوک کیا جارہا تھا۔

نعرہ لگ رہا تھا: "گاندھی،لوہیا کی ابھیلاشا– چلے دیش میں دیسی بھاشا۔" جنوبی ہندوستان ہندی زبان تھوپے جانے کے خلاف آواز بلند کرتا ہے۔ اگرچہ جنوب کی یہ مخالفت لاعلمی کے سبب ابھری تھی، شمالی ہندوستان کی زبان کی تحریک کا مقصد ملک کی کسی زبان کو دبا کر اس پر تھوپنے کا نہیں تھا، بلکہ اس کے پس پشت سہ لسانی فارمولے کا تصور سامنے رکھا گیا تھا۔

اسی دوران مغربی بنگال کے ضلع دارجلنگ کے اس شمالی حصے میں، جسے نکسلباری کہتے ہیں، زمین کی تقسیم کے سوال پر تشدد ہوتا ہے۔ یہ 1967 کا واقعہ ہے۔ یہ مسلح بغاوت محض غربت کے خلاف نہیں، عدمِ مساوات کے خلاف بھی تھی۔ مشکل سے چند زمینداروں کے پاس پوری زمین تھی، جس پر آبادی کا بڑا حصہ بٹائی دار یا بے زمین مزدور بننے پر مجبور تھا۔ اس عدمِ مساوات کے خلاف جب کسانوں اور مزدوروں نے حکومت سے شکایت کی تو ان کی آواز نہیں سنی گئی۔ کمیونسٹوں کو ایک موقع مل گیا کہ اس مسئلے کو گاندھی کے راستے کے بجائے مارکسی، پُرتشدد انقلاب کے ذریعے حل کرنے کی راہ اختیار کی جائے۔ چنانچہ انہوں نے اعلان کر دیا کہ اب ان کے پاس تشدد کے سوا کوئی راستہ نہیں بچا۔

کل ڈیڑھ ہزار کے لگ بھگ لوگوں کی اس بستی نکسلباری سے دو اہم رہنما، چارو مجومدار اور کانو سانیال، نمایاں ہو کر سامنے آئے۔ کانو سانیال کی قیادت میں کسانوں کی مسلح تحریک نے زور پکڑا، جبکہ چارو مجومدار نے اسے نظریاتی بنیاد فراہم کی۔ کانو سانیال کی قیادت میں زمینداروں کے ساتھ ہونے والی جھڑپوں کے بعد پولیس نے کارروائی کی۔ 25 مئی 1967 کو نکسلباری کے علاقے میں پولیس فائرنگ کے نتیجے میں درجنوں خواتین و مرد مارے گئے۔ اس واقعے نے تحریک کو مزید بھڑکا دیا اور بنگال میں پہلی نکسلی تحریک نے زور پکڑ لیا۔ جس مسئلے کو حل کرنے میں صوبے کی اس وقت کی حکومت ناکام رہی، مرکزی حکومتوں نے بعد میں مسلسل اس کا حل تلاش کیا۔ نکسلی تشدد سے لڑنے اور مکالمے، دونوں راستے کھولنے کی کوشش کی گئی۔ دھیرے دھیرے نکسلیوں کی پُرتشدد تحریک قابو میں آئی، گو کہ اس تشدد سے دونوں فریقوں کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ نکسلباری کی ابتدائی مسلح بغاوت چند ماہ میں دبا دی گئی، لیکن اس کے نظریاتی اثرات ملک کے مختلف حصوں میں پھیلتے چلے گئے۔

آج جانے انجانے نوجوانوں کی تحریکوں اور ایک ساری نسل کو بدنام کرنے کی غرض سے انہیں "دماغی نکسلی" قرار دیا جا رہا ہے۔ مخالفین کا خیال ہے کہ موجودہ این ڈی اے حکومت کے دورِ اقتدار میں جتنی بھی عوامی تحریکیں ہوئیں، ان میں شروع ہی سے مکالمے کے خلاف رویہ اپنایا جاتا رہا ہے۔ بس ان کو ایک نام دے دیا گیا ہے۔ اتنا ہی نہیں، تحریک چلانے والوں کو پست کرنے کے لیے اذیت، جیل اور پولیس کی بے رحمی کا سہارا بھی لیا گیا ہے۔ اس میں کچھ مبالغہ بھی ہوسکتا ہے۔ تحریک چلانے والوں کے ساتھ زیادتی ہوئی تھی، لیکن ساری زیادتیوں میں سیاسی قیادت کا براہِ راست کردار نہیں ہوتا۔ دراصل پولیس اور سلامتی کے اہلکار اپنے حاکموں کو خوش کرنے کے لیے بعض اوقات حد سے تجاوز بھی کرتے ہیں۔

ہاں، یہ سچ ہے کہ ہر حکومت مخالف شخص، دانشور یا حزبِ اختلاف کے لیڈر کو "دماغی نکسلی" نہیں کہنا چاہیے۔ جمہوریت میں حکومت کی تنقید شہریوں کا اختیار ہے۔ اس لیے "دماغی نکسلی" کے فقرے کا استعمال بھی سنجیدہ، مدلل اور واضح حوالے سے ہونا چاہیے۔ محض سیاسی عدمِ اتفاق کو نکسلی قرار دینا جمہوری نظام کو کمزور کرے گا۔

نکسلی ازم ایک حقیقت ہے اور اس کو روکنے کے لیے سلامتی اہلکاروں اور بے گناہ شہریوں کی شہادت کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ دوسری طرف نکسلیوں کے جو جائز مطالبات ہیں، ان پر حکومت کو سنجیدگی سے دھیان دینا ہوگا اور ان کے ساتھ جو ناانصافیاں ہوئی ہیں، ان کی بھرپائی کرنا ہوگی۔ کسی شخص کو صرف اس لیے نکسلی نہیں کہا جاسکتا کہ وہ قبائلیوں اور محروموں کے حقوق کی آواز اٹھاتا ہے یا انسانی حقوق کی بات کرتا ہے۔ جمہوریت میں ان سبھی مدعوں پر کھل کر بحث ہونی چاہیے۔ لیکن اگر کوئی شخص جمہوری نظام کو پامال کرنے والی پُرتشدد نظامِ فکر کو فکری طور پر جائز ٹھہراتا ہے یا جمہوری اداروں کی جگہ پُرتشدد انقلاب کو حل بتاتا ہے تو معاشرے کو اس فکر پر سوال اٹھانے کا بھرپور اختیار ہے۔

نکسلیوں کے خلاف حتمی فتح محض جنگلوں میں سلامتی دستوں کی کارروائی سے نہیں ہوگی۔ یہ تب پوری ہوگی جب نکسلیوں سے متاثرہ علاقوں کا بچہ تعلیم پائے گا، نوجوان روزگار حاصل کرے گا، قبائلی وقار کے ساتھ آگے بڑھیں گے اور جمہوریت پر ان کا اعتماد مضبوط ہوگا۔ "دماغی نکسلی" کی بحث بھی اسی وسیع تر حوالے سے ہونی چاہیے۔

9161484863

قیصر محمود عراقی

"ہمارا پیغام محبت اور امن کا پیغام ہے، اس لیے گولی کی بجائے بولی کا کلچر اپنائیں"

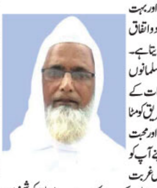

دنیا میں بہت سے مذاہب ہیں اور بہت سی قومیں آباد ہیں، لیکن آپس میں اتحاد و اتفاق اور محبت کی تعلیم سب سے زیادہ اسلام دیتا ہے۔ اسلام کی یہ خوبی ایک ایسی خوبی ہے کہ مسلمانوں کو اس پر فخر کرنا چاہیے اور اس کی تعلیمات کے مطابق اپنے اختلافات کو ختم کر کے، تفریق کو مٹا کر، ایک خدا کا بندہ بن کر میل جول اور محبت سے زندگی گزارنا چاہیے۔ کوئی امیر اپنے آپ کو دولت کی وجہ سے اونچا نہ سمجھے، کوئی مفلس غربت کی وجہ سے اپنے آپ کو کمزور اور ذلیل خیال نہ کرے بلکہ اپنے آپ کو ایک خدا کا بندہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی سمجھے اور دین کی پابندی کر کے خدا کے یہاں اپنا مقام بلند کرنے کی کوشش کرے۔ ایک دوسرے کی مدد کرے اور مصیبت میں کام آنے کا جذبہ اپنے اندر پیدا کرے۔

اسلام کی تاریخ کا ہر واقعہ اتحاد و اتفاق کی مثال پیش کرتا ہے اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس اتحاد و اتفاق ہی کی برکت سے عرب کے گندے ماحول میں اسلام پھیلا اور مسلمانوں نے عزت حاصل کی، بڑی طاقتوں کا مقابلہ کیا اور ہمیشہ کامیاب ہوئے۔ اتحاد سے جو قوت حاصل ہوتی ہے اس کو اس مثال سے سمجھا جاسکتا ہے کہ جب بہت سے تنکوں کو ایک جگہ باندھ کر جھاڑو بنا دیا جاتا ہے تو وہ جھاڑو پورے مکان کو کوڑے وغیرہ سے صاف کر دیتا ہے، لیکن اگر ان تنکوں کو علیحدہ کر کے مکان صاف کرنے کی کوشش کی جائے تو مکان کبھی صاف نہیں ہو سکتا بلکہ ہر ایک تنکا ٹوٹ کر یا پھر ہوا میں اڑ کر ختم ہو جائے گا۔ بالکل اسی طرح مسلمان اتحاد و اتفاق کے ساتھ آپس میں ایک ہو کر بڑی قوت بن جاتے ہیں اور اپنے عظیم مکان یعنی اسلام کو دشمنوں سے بچا لیتے ہیں، لیکن اگر ان میں اختلاف پیدا ہو جائے اور وہ ایک دوسرے سے علیحدہ اور دور ہو جائیں تو خود ختم ہو جاتے ہیں اور دشمن کی نذر ہو جاتے ہیں۔

زمینی حقائق یہ بتلاتے ہیں کہ جب تک اسلامی دستور العمل عملاً نافذ رہا تب تک تو یہ دنیا امن کا گہوارہ تھی، اور جب خدا تعالیٰ کے آفاقی احکامات کے بجائے انسانوں کی تدبیر پر، اصول پر جہانبانی کی بنیاد رکھی گئی، تو بے معنی، لاقانونیت، فتنے، معاصی، خودسری، خودغرضی اور دیگر شیطانی محرکات نے جنم لیا۔ نتیجہ آج انسان اتحاد کے بجائے اختلافات و افتراق کی دوزخ میں جل رہا ہے۔ غور فرمائیں کہ جس دین کی یہ تعلیم ہو اور جس دین کے داعی کا اسوۂ حسنہ ایسا مبارک ہو، اس دین کے پیروکار آج کس خلفشار کا شکار ہیں؟ اس کا شیرازہ کس حد تک منتشر ہو چکا ہے؟ آج عرب و عجم کی تفریقات پھر پیدا ہو چکی ہیں۔ آج نسل و زبان کے فتنے کی آگ پوری طرح بھڑک چکی ہے۔ مسلمانوں کے ہاتھ مسلمان کے خون سے رنگین ہیں، مسلمان کی آبرو مسلمان کے ہاتھوں محفوظ نہیں ہے۔ مسلکی عصبیت جب سے عود آئی ہے، ایک اللہ، ایک رسول اور ایک کتاب پر ایمان لانے والی امت مسلکی خانوں میں بٹ چکی ہے اور اس قدر بٹ چکی ہے کہ آج مسلمان مسلمان کا دشمن بنا ہوا ہے اور ایک دوسرے کی جان و مال کا دشمن بن گیا ہے، خوفِ خدا ان کے دلوں سے ختم ہو چکا ہے۔

قارئینِ حضرات! جب تک مسلمانوں میں اخوتِ اسلامی کا عظیم جذبہ تھا، مسلمانوں میں الفت و محبت پائی جاتی تھی، ہر جگہ، ہر مقام پر مسلمانوں کی مثال دی جاتی تھی۔ لیکن جب مسلمان مسلکی جال میں پھنس کر اسلام اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے دور ہوتے گئے تو اپنے اپنے نفس کے غلام بنتے گئے اور برباد ہوتے گئے اور آج بھی ہو رہے ہیں۔ نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ اب تو مسلک کے نام پر بھائی بھائی کی جان کا دشمن ہو گیا ہے، ایک دوسرے کو دیکھنا گوارا نہیں۔ مسلکی منافرت قوم کے لیے ناسور بن چکی ہے اور یہ اس قدر آگ کی طرح پھیلتی جا رہی ہے کہ اب تک سینکڑوں قیمتی جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ مذہبی سطح پر مسلک کے نام پر فرقہ وارانہ قتل و غارت کے خاتمے کے لیے کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی جا رہی ہے بلکہ صرف مذمتی بیانات اور نمائشی اقدامات پر اکتفا کیا جا رہا ہے۔ جبکہ اس معاملے میں علماء و مشائخ اور پوری مسلم قوم کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے تھا۔

مسلکی اختلافات کو بندوق اور بارود سے نہیں بلکہ دلائل اور استدلال کے ہتھیار سے حل کی جائے۔ تمام مسالک کے نظریات کا مقابلہ طاقت کی بجائے نظریات سے کرنے کی روش اختیار کی جائے۔ مسلمانوں کو اپنے رویوں میں برداشت، رواداری، امن پسندی اور نرمی پیدا کرنا ہوگی۔ اس لیے تمام مذہبی جماعتیں امن کے ایجنڈے پر متحد ہو جائیں اور تمام مکاتبِ فکر کے علماء و رہنما ایک پلیٹ فارم پر آئیں اور ضابطہ اخلاق طے کریں اور میثاقِ امن پر دستخط کریں۔ اگر اسی طرح عقائد کا اختلاف دلائل سے بڑھ کر تشدد کا رنگ اختیار کرتا رہا تو امت پارہ پارہ ہو جائے گی۔ لہٰذا ہمیں اپنے پُرتشدد رویوں اور انتہاپسندانہ سوچوں کو چھوڑنا ہوگا کیونکہ اس وقت ہمارا ملک بارود کا ڈھیر اور آتش فشاں بن چکا ہے۔ اس وقت ہمارے علماء و مشائخ نے اپنی ذمہ داریاں پوری نہ کیں تو مستقبل میں پچھتانے کے سوا کچھ نہیں ہو سکے گا کیونکہ اسلام دشمن قوتیں ہمارے انتشار سے فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ ایسے میں یہ وقت آپس میں لڑنے کا نہیں بلکہ مشترکہ دشمن کے خلاف متحد ہونے کا ہے۔ آخر مسلک کے نام پر بے گناہ لوگوں کے گلے کاٹنا کون سا اسلام ہے اور کون سی شریعت ہے؟

علماء کو چاہیے کہ توڑنے نہیں جوڑنے کا کام کریں۔ علماء نے ہوش کے اگر ناخن نہ لیے تو کچھ بھی باقی نہیں بچے گا اور علماء کی مجرمانہ غفلت سے پوری قوم مسلم کسی بڑے سانحے سے دوچار ہو سکتی ہے۔ اس وقت ہر مسلمان کو کڑواہٹ نہیں، مسکراہٹ اور نفرتوں کی نہیں محبتوں کی ضرورت ہے۔ اس لیے ہر مسلک اور مکتبِ فکر کے علماء کو چاہیے کہ وہ نفرت کی ہر علامت، ہر شکل اور ہر کوشش کو مٹائیں اور اپنے اپنے منبر و محراب سے امن کا پیغام عام کریں۔

ہمارا پیغام محبت اور امن کا پیغام ہے اور اس کے اصول ہی ہمارا اسلحہ ہے۔ تمام مکاتبِ فکر گولی کی بجائے بولی کا کلچر اپنائیں۔ تمام مکاتبِ فکر کے لوگ زندہ رہیں اور زندہ رہنے دینے کی روش اختیار کریں کیونکہ اس وقت ہمیں اپنی قوم میں امن، محبت، رواداری، بھائی چارے اور بین المسالک ہم آہنگی کی فضا پیدا کرنا انتہائی ضروری ہے۔ کیونکہ اس وقت امت کا جو حال ہے اور جس طرح امت مسلک کے نام پر منتشر ہے، بالخصوص ہمارے علمائے کرام ایک دوسرے مسلک سے نالاں ہیں اور ان کی مسلکی انتہاپسندی کے بڑھتے رجحانات سے پوری قوم تشویش میں مبتلا ہے۔

موبائل:6291697668

مولانا قاری اسحاق گورا

حجاب: ایک لفظ، کئی معنی

حجاب! بظاہر ایک مختصر سا لفظ، مگر اپنے اندر معانی کی ایک پوری دنیا سمیٹے ہوئے ہے۔ حجاب کہا جائے تو صرف ایک کپڑا ذہن میں نہیں آتا، بلکہ حیا، وقار، عزت، حرمت، حفاظت، شناخت اور اطاعت جیسے کئی مفاہیم ایک ساتھ سامنے آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حجاب کو محض لباس کا مسئلہ سمجھ لینا اس کے حقیقی مفہوم کو محدود کر دینا ہے۔

الہ آباد ہائی کورٹ کے حالیہ فیصلے کے بعد اسکول میں حجاب پہننے کا مسئلہ ایک مرتبہ پھر زیر بحث ہے۔ ایک مسلمان طالبہ نے اسکول یونیفارم کے ساتھ سر پر اسکارف پہننے کی اجازت طلب کی، تاہم عدالت نے اسکول کے مقررہ ڈریس کوڈ، یکسانیت، نظم و ضبط اور تعلیمی ماحول کو سامنے رکھتے ہوئے درخواست مسترد کر دی۔ عدالت کے فیصلے کے قانونی پہلو اپنی جگہ ہیں، لیکن اس موقع پر ایک بنیادی سوال بہرحال اہم ہے کہ اسلام میں عورت اور پردے کا تعلق کیا ہے؟ اس سوال کا جواب عدالت کے فیصلے سے نہیں بلکہ قرآن و سنت کی روشنی میں تلاش کیا جانا چاہیے۔

اسلام نے عورت کو محض ایک جسم یا ایک ظاہری وجود کی حیثیت سے نہیں دیکھا، بلکہ اسے ایک مکمل انسان، ایک باوقار شخصیت اور ایک ذمہ دار فرد کی حیثیت عطا کی۔ بیٹی کو رحمت، بہن کو عزت، بیوی کو سکون اور ماں کو ایسا مقام دیا جس کی مثال دنیا کے کسی دوسرے تصور میں آسانی سے نہیں ملتی۔

ایک ہی عورت، مگر رشتے بدلتے گئے اور اس کے احترام کے عنوان بدلتے گئے۔ بیٹی ہوئی تو رحمت، بہن ہوئی تو عزت، بیوی ہوئی تو سکون، ماں ہوئی تو جنت۔ یہی اسلام کا وہ زاویۂ نگاہ ہے جس میں عورت کی قدر صرف اس کے ظاہری حسن سے نہیں، بلکہ اس کی انسانیت، شخصیت، کردار اور رشتوں سے متعین ہوتی ہے۔ جب اسلام نے عورت کو اتنی عزت اور حرمت عطا کی تو اس کی عصمت و عفت، اس کے لباس اور اس کی زینت کے بارے میں بھی حدود مقرر کیں۔ یہی وہ مقام ہے جہاں حجاب کا تصور سامنے آتا ہے۔

دنیا کا ایک معروف اصول ہے کہ جس چیز کی قدر زیادہ ہو، اس کی حفاظت بھی زیادہ کی جاتی ہے۔ قیمتی چیز کو بے احتیاطی سے نہیں رکھا جاتا۔ موتی کو سیپ میں، سونے کو تجوری میں اور امانت کو حفاظت کے ساتھ رکھا جاتا ہے۔ یہ مثال عورت کو کسی شے یا سامان سے تشبیہ دینے کے لیے نہیں، بلکہ قدر اور حفاظت کے باہمی تعلق کو سمجھانے کے لیے ہے۔

عورت ایک باعزت انسان ہے، کوئی چیز نہیں؛ لیکن اسلام نے اس کی حرمت کی حفاظت کے لیے جو اصول دیے، ان میں پردہ بھی ایک اہم اصول ہے۔ اس لیے پردے کو صرف یہ کہہ کر نہیں سمجھا جاسکتا کہ یہ عورت کو چھپانے کا نام ہے۔ پردہ چھپانا نہیں، بچانا ہے۔ پردہ روکنا نہیں، حد بتانا ہے۔ پردہ کمزوری نہیں، وقار ہے۔ پردہ محرومی نہیں، حرمت ہے۔ حجاب کا یہ مفہوم اس وقت مزید واضح ہوتا ہے جب قرآن مجید کی ان آیات کو سامنے رکھا جائے جن میں مومن مردوں اور عورتوں دونوں کو حیا اور پاک دامنی کی تعلیم دی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے پہلے مومن مردوں کو حکم دیا:

"مومن مردوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔"

(سورۃ النور:30)

اس کے بعد مومن عورتوں کو بھی نگاہیں نیچی رکھنے، پاک دامنی کی حفاظت کرنے اور اپنی زینت کے اظہار سے احتیاط کرنے کی ہدایت دی گئی۔

(سورۃ النور:31)

اس ترتیب میں بھی ایک سبق پوشیدہ ہے۔ اسلام نے عورت کے لباس کی بات کرنے سے پہلے مرد کی نگاہ کی بات کی۔ گویا اسلامی معاشرے میں حیا کی ذمہ داری یک طرفہ نہیں۔ عورت کے لیے حجاب ہے تو مرد کے لیے نگاہ کا حجاب ہے۔ عورت کے لیے لباس کی حدود ہیں تو مرد کے لیے نظر کی حدود ہیں۔ عورت سے پاکیزگی مطلوب ہے تو مرد سے بھی پاکیزگی مطلوب ہے۔ حجاب کا سب سے بڑا مفہوم شاید یہی ہے کہ اسے صرف لباس نہ سمجھا جائے۔ حجاب لباس بھی ہے اور حیا بھی۔ حجاب پردہ بھی ہے اور حد بھی۔ حجاب شناخت بھی ہے اور اطاعت بھی۔ حجاب جسم کی حفاظت بھی ہے اور کردار کی تربیت بھی۔

اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حیا ایمان کا حصہ ہے۔"

حیا وہ کیفیت ہے جو انسان کو صرف لوگوں سے نہیں بلکہ اپنے رب سے بھی باخبر رکھتی ہے۔ حیا یہ ہے کہ انسان تنہائی میں بھی اپنی حدود نہ بھولے۔ حیا یہ ہے کہ نگاہ کے سامنے سب کچھ موجود ہو، مگر نگاہ اپنی جگہ رک جائے۔ حیا یہ ہے کہ زبان میں قدرت ہو، مگر الفاظ میں شائستگی باقی رہے۔ یہی حیا جب لباس میں ظاہر ہوتی ہے تو حجاب بن جاتی ہے، اور جب کردار میں اترتی ہے تو وقار بن جاتی ہے۔

حجاب کے بارے میں ایک عام اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ پردہ عورت کو تعلیم اور ترقی سے دور کر دیتا ہے۔ اسلام کی تاریخ اس تصور کی تائید نہیں کرتی۔ اسلام نے عورت کو علم سے محروم نہیں کیا۔ مسلمان خواتین نے حدیث، فقہ، تعلیم اور مختلف علمی شعبوں میں نمایاں کردار ادا کیا۔ اسلام نے عورت کی صلاحیت کو ختم نہیں کیا، بلکہ اسے حیا اور وقار کے ساتھ استعمال کرنے کی تعلیم دی۔ لہٰذا حجاب اور تعلیم کو ایک دوسرے کا مخالف بنانا درست نہیں۔

تعلیم بھی ہو اور حجاب بھی۔ ترقی بھی ہو اور حیا بھی۔ اعتماد بھی ہو اور وقار بھی۔ صلاحیت بھی ہو اور شریعت کی پاسداری بھی۔

ایک مسلمان عورت ڈاکٹر، استاد، وکیل، محقق یا کسی بھی جائز شعبے میں اپنی صلاحیتوں کا اظہار کر سکتی ہے، اور ساتھ ہی اپنے دینی اصولوں کی پابندی بھی کر سکتی ہے۔

تعلیمی اداروں کے اپنے اصول اور ضابطے ہوتے ہیں۔ نظم و ضبط اور ادارے کی شناخت کے لیے یونیفارم کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن ایک متنوع معاشرے میں یہ سوال بھی اپنی جگہ موجود ہے کہ کیا ادارہ جاتی نظم کے ساتھ مذہبی حساسیت کے لیے مناسب گنجائش پیدا نہیں کی جاسکتی؟ یکسانیت ضروری ہوسکتی ہے، لیکن یک رنگی ضروری نہیں۔ نظم ضروری ہے، مگر گنجائش بھی تہذیب کا حصہ ہے۔ قانون ضروری ہے، مگر احترام بھی معاشرے کی ضرورت ہے۔

اگر کوئی طالبہ اسکول کی بنیادی یونیفارم کی پابندی کرتے ہوئے اپنے مذہبی عقیدے کے مطابق سر ڈھانپنا چاہتی ہے تو ممکن ہو تو ایسا راستہ تلاش کیا جانا چاہیے جس میں ادارے کا نظم بھی برقرار رہے اور طالبہ کے مذہبی احساسات بھی غیر ضروری طور پر مجروح نہ ہوں۔ یہ معاملہ صرف ایک طالبہ کا نہیں، بلکہ ایک ایسے معاشرے کے مزاج کا بھی ہے جہاں مختلف مذاہب، تہذیبوں اور عقائد رکھنے والے لوگ ایک ساتھ زندگی گزارتے ہیں۔

یہاں ایک بنیادی فرق کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ عدالت کسی معاملے کا فیصلہ ملک کے نافذ قوانین اور اپنے سامنے پیش کیے گئے شواہد کی بنیاد پر کرتی ہے۔ جبکہ ایک مسلمان اپنے دینی احکام کا بنیادی ماخذ قرآن و سنت کو سمجھتا ہے۔ اس لیے کسی عدالتی فیصلے سے اسلام میں حجاب کی دینی حیثیت ختم نہیں ہو جاتی– اسی طرح عدالت کے فیصلے سے اختلاف کا مطلب یہ بھی نہیں کہ مسلمان اشتعال، نفرت یا تصادم کا راستہ اختیار کریں۔ دینی موقف کو دلیل، علم، قانون، حکمت اور شائستگی کے ساتھ پیش کیا جانا چاہیے۔

حجاب کے اس پورے مباحثے میں شاید سب سے اہم سوال عدالت یا اسکول سے پہلے ہمارے اپنے گھروں سے ہونا چاہیے۔ ہم اپنی بیٹیوں کو حجاب کیوں سکھاتے ہیں؟ اگر صرف اس لیے کہ معاشرہ کیا کہے گا، تو ہم نے حجاب کی روح نہیں سمجھی۔ اگر اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، تو یہ اطاعت ہے۔ اگر اس کے ساتھ یہ شعور بھی ہو کہ حجاب میری حیا، میرے وقار اور میری دینی شناخت کا حصہ ہے، تو یہ شعور ہے۔ اور اگر حجاب کے ساتھ زبان میں پاکیزگی، نگاہ میں حیا، معاملات میں دیانت اور کردار میں شرافت بھی پیدا ہو جائے تو یہی حجاب کی روح ہے۔ ہمیں اپنی بیٹیوں کو صرف پردہ نہیں سکھانا؛ پردے کا مقصد بھی سمجھانا ہے۔ صرف دوپٹہ نہیں دینا؛ دین کا شعور بھی دینا ہے۔ صرف لباس نہیں دینا؛ کردار بھی دینا ہے۔ اور بیٹوں کو صرف یہ نہیں کہنا کہ لڑکیاں پردہ کریں؛ انہیں یہ بھی سکھانا ہے کہ تم اپنی نگاہ کا پردہ کرو۔ کیونکہ جس معاشرے میں عورت سے حیا مانگی جائے اور مرد کو نگاہ کی آزادی دے دی جائے، وہاں حیا کا تصور ادھورا رہ جاتا ہے۔

حجاب کی حقیقت کپڑے سے شروع ہو سکتی ہے، مگر کپڑے پر ختم نہیں ہوتی۔ یہ نگاہ تک جاتی ہے۔ یہ گفتگو تک جاتی ہے۔ یہ کردار تک جاتی ہے۔ یہ نیت تک جاتی ہے۔ اور بالآخر یہ انسان کے دل تک پہنچتی ہے۔ اسی لیے حجاب کو صرف ایک ظاہری علامت سمجھنا بھی درست نہیں اور اسے صرف ایک ظاہری پابندی سمجھنا بھی۔ حجاب اس احساس کا نام ہے کہ میں آزاد ضرور ہوں، مگر بے حد نہیں؛ میں بااختیار ضرور ہوں، مگر بے جواب دہ نہیں؛ میں دنیا میں رہتی ہوں، مگر اپنے رب کی حدود سے باہر نہیں۔ عورت کے لیے حجاب دراصل اس بات کا اعلان بھی ہوسکتا ہے کہ میری شناخت صرف میری ظاہری شکل نہیں۔ میری پہچان میرا ایمان ہے۔ میرا کردار ہے۔ میری حیا ہے۔ میرا وقار ہے۔ میری شخصیت ہے۔ اور میرے رب کے ساتھ میرا تعلق ہے۔ آخر میں حجاب کو اگر ایک جملے میں سمجھنا ہو تو شاید یوں کہا جاسکتا ہے: حجاب عورت کو چھپانے کا نام نہیں، اس کی حرمت کو محفوظ رکھنے کا نام ہے۔

یہ جسم سے پہلے نگاہ کا پردہ ہے۔ لباس سے پہلے کردار کا پردہ ہے۔ اور دنیا سے پہلے دل کا پردہ ہے۔ عورت اسلام میں محض ایک منظر نہیں؛ ایک کردار ہے۔ محض ایک چہرہ نہیں؛ ایک شخصیت ہے۔ محض ایک فرد نہیں؛ آنے والی نسلوں کی معمار ہے۔ اسی لیے اس کی عزت، عفت اور حیا کی حفاظت کو اہمیت دی گئی۔ اور حجاب؟

ایک لفظ ہے، مگر اس کے معنی بہت ہیں؛ ایک لباس ہے، مگر اس کا پیغام بہت گہرا ہے؛ ایک پردہ ہے، مگر اس کے پیچھے حیا، وقار، عزت، حرمت، شناخت اور اطاعت کی پوری دنیا آباد ہے۔ شاید اسی لیے حجاب کو سمجھنے کے لیے صرف آنکھ سے دیکھنا کافی نہیں؛ دل اور شعور سے دیکھنا بھی ضروری ہے۔

Mb:9897399207

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

عید میلا درحمت اللعالمین کی تشریف آوری کی خوشی کا دن

حسین قریشی

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے آخرالزماں نبی ہے۔ جن کا تذکرہ سب سے پہلے ہوا۔جن کے نور کو خالقِ کائنات، اللہ ربّ العالمین نے کائنات سے پہلے بنایا۔ آپ کی تشریف آوری کے لئے کُل کائنات کی تخلیق ہوئی۔ اورآپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ اللہ عزوجل نے درجہ بدرجہ روحِ زمیں پر توریت، انجیل اور زبور کے ساتھ ساتھ تمام صحیفوں میں کیا۔ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصافِ نبوت، عظمت، معجزات اور برتری کو بتایا۔

تاکہ دنیا سببِ وجودِ کائینات کی شان وشوکت، عظمت اور بلند مرتبے کو جان سکے اسے پہچان سکے۔ یہ سچائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت وجہنم، انساں وجن، فلک ملک، زمیں زماں، شجر حجر، شمس وقمر، مکیں مکاں اور حور وملک سب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے پیدا کیا ہے۔ مشہور ومعروف نعت خواں محترم نظمی صاحب نے اس بات کو بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ

شمس وقمر، شجر حجر، حور وملک زمیں فلک
انسان وجن سبھی میں ہے انوارِ مصطفیٰ فقط

رسولِ کریم پیارے مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر ایک ادا کو اللہ عزوجل نے قرآن کریم میں جگہ جگہ بیان کیا ہے۔ اللہ ربّ العالمین خود پیارے آقا رحمت اللعالمین پر درود وسلام پڑھتا ہے۔ اس بات سے سرورِ کونین کی عظمت و مرتبے کو سمجھا جاسکتا ہے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت صحابہ اکرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دلوں میں ذہنوں میں پیوست تھی۔ جس کی بناء پر ان کے اعمال میں جان تھی۔ ان کا ایمان کامل ومضبوط تھا۔ اس کا اندازہ ہمیں مختلف واقعات سے ہوتا ہے۔ ہمیں بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچی پکی محبت رکھنی چاہیے۔ جس کی اصل دلیل اللہ عزوجل اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات پر عمل کرنا ہے۔ ایسی محبت عظمت اور عقیدت جس کے قول وفعل میں تضاد ہو یعنی صرف زبانی دعویٰ کرنے سے اصل محبت وعقیدت کی برکات کا حصول نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ ہمیں قرآن وحدیث پر مکمل طور پر نہایت ہی احترام وخلوص کے ساتھ، نبی کی محبت میں ڈوب کر عمل کرنا چاہیے۔ یہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت ہے۔ جو ہمیں دونوں جہانوں میں کامیابیاں وخوشیاں عطا کرینگی۔ اللہ ربّ العزت نے جگہ جگہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان وشوکت کو بیان کیا ہے۔ جب کبھی کسی صحابی یا منافق یا کافر کے عمل سے رسولِ اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں کوئی گستاخانہ عمل، فعل یا قول نکلا۔ تب اللہ عزوجل نے قرآنی آیات نازل فرمائی۔ اور اپنے محبوب کی عظمت و مرتبے کو بیان کرتے ہوئے اس قول وفعل سے باز رہنے کی تلقین کی۔ چنانچہ ایک آیات کا شانِ نزول یہ ہے کہ" جب نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ اکرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو واضح نصیحت کرتے تو صحابہ اکرام میں سے کوئی دوبارہ کہنے کی درخواست کرنے کے لئے کہتے" راعنا یارسول اللہ۔" تب نبی اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ آرشاد فرماتے۔ 'راعنا' کے عربی زبان میں ایک اور معنی 'چرواہا' کے بھی ہوتے ہے۔ چنانچہ یہودی منافق لوگوں کو جب اس بات کا علم ہوا کہ مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو راعنا کہہ کر مخاطب کرتے ہیں۔ اس بات سے وہ لوگ خوش ہوئے اور وہ آپس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں خوستاخی کرنے لگے۔ یہ بات اللہ عزوجل کو پسند نہ آئی اس لیے اللہ تعالیٰ نے فوراً ایک آیت نازل فرمائی۔ جس کا مفہوم ہے کو" اے مسلمانوں تم راعنا نہ کہا کرو۔ تم کہو 'انظرنا' اور کیا ہی اچھا ہوتا تم اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات بغور سماعت کرتے۔" اس طرح کئی آیات سے اللہ ربّ العزت نے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ومرتبہ، شان وشوکت، ادب واحترام اور اعلیٰ مقام کی نصیحت فرمائی ہے۔ جو ایمان کا اہم جزو ہے۔ اسی بات کو شاعر نے اس انداز میں پیش کیا کہ

محمد کی محبت دینِ حق کی شرطِ اول ہے۔
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نہ مکمل ہے۔

میرے عزیز ساتھیوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو بیان کرنا کسی کے بس میں نہیں۔ دنیا میں جتنے بھی حضرات نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان وشوکت، عظمت و مرتبے، آپ کے اخلاقِ کریمہ، آپکی خصوصیات، آپ کے معجزات کو بیان کرنے کے لئے قلم اٹھایا۔ تو وہ تمام تحریر کرتے کرتے تھک گئے اور سبھی نے بس یہ ایک جملے پر اپنے قلم کو سکونت دے دی کہ" بعد از خدا بزرگ تو ہے قصہ مختصر

عیدِ میلاد کے پراثر خوشی کے موقع پر چند آیات پیش کرتا ہوں۔ جس سے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وبلند مرتبہ سے آگاہی ہوتی ہے۔ ایک جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے عظیم ہونے کی گواہی خود اللہ تعالیٰ نے دے دی۔

"اور بے شک آپ عظیم الشان خلق پر قائم ہیں (یعنی آدابِ قرآنی سے مزین اور اَخلاقِ اِلٰہیہ سے متصف ہیں)"۔

اور احسانات اور رحمتوں کا عالم یہ ہے کہ سارے جہانوں کے لیے ان کا وجود سراپا رحمت ہے جیسا کہ سورۃ انبیاء میں ارشادِ ربانی ہے:

(الانبیاء)

اور بالمومنین روف الرحیم تو ہیں ہی اس سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے خود مومنوں کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کو اپنا سب سے بڑا احسان قرار دے دیا۔

(آل عمران)

تحقیق اللہ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا کہ ان میں سے ہی اپنا رسول مبعوث فرمایا ایسی صورت کہ جس کی وجہ سے انسان بے ساختہ کسی سے والہانہ محبت وعشق کرنے لگ جاتا ہے اور بے خود و دیوانہ ہوکر کسی پر دل وجان سے فدا ہوجاتا ہے اس کے حسین وجمال پیکر دلربا کو دیکھ کر بندہ بے ساختہ اس پر فریفتہ ہوجاتا ہے اور اگر اس پہلو یا اس زاویہ نگاہ کے مطابق سراپا مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نگاہ ڈالی جائے تو یہاں پر حسن وجمال کی تمام تر رعنائیاں اور خوبصورتی کے تمام تر معیار حسن مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نثار نظر آتے ہیں۔ حضرت حسان بن ثابتؓ حضور علیہ السلام کے حسن سراپا کے بارے میں اپنے نعتیہ کلام میں کچھ یوں بیان فرماتے ہیں:

واحسن منک لم ترقط عینی
واجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرا من کل عیب
کانک قد خلقت کما تشاء

سردست ہمارا منشاء اس بات کا کھوج لگانا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شمائل مبارکہ کے باب میں جو احادیث کا عظیم ذخیرہ موجود ہے قرآن اس کی تائید میں کیا صادر کرتا ہے؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ ذکر مصطفی اور سیرت مطہرہ اور شمائل وفضائل کے باب میں قرآن سے بڑھ کر زیادہ مستند اور معتبر ذریعہ کوئی نہیں چنانچہ قرآن نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سراپا مبارک اور حسن مجسم کا بیان ایسے دلآویز انداز سے کیا ہے کہ عاشقان جمال مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے سن کر وجد میں آجاتے ہیں اور ان کے دل میں عشق ومحبت کے ایسے چراغ روشن ہوجاتے ہیں جنہیں حوادث زمانہ کی کوئی آندھی بجھا نہیں سکتی۔

قرآن اور سراپا مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان:

قرآن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود مسعود کو سراپا نور قرار دیتا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

"بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آگیا ہے اور ایک روشن کتاب (یعنی قرآن مجید)"۔

تمام مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ یہاں نور سے مراد ذات مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

حسن سراپا مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سراج منیر قرار دینا۔

"اے نبیِ (مکرم!) بے شک ہم نے آپ کو (حق اور خَلق کا) مشاہدہ کرنے والا اور (حُسنِ آخرت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذابِ آخرت کا) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور اس کے اِذن سے اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور منوّر کرنے والا آفتاب (بنا کر بھیجا ہے)"۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن سراپا کو سراج منیر قرار دیا جانا ایک قرآنی استعارہ ہے۔ سراج لغت میں آفتاب یا چراغ کو کہتے ہیں اور منیر اسے کہتے ہیں جو دوسروں کو روشن کردے۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود نہ صرف خود روشن ومنور ہے بلکہ چاروں طرف روشنی بھی بانٹ رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کی قسم کھائی ہے کہ قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پوری زندگی کی قسم کھائی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"(اے حبیبِ مکرم!) آپ کی عمرِ مبارک کی قَسم، بے شک یہ لوگ (بھی قومِ لوط کی طرح) اپنی بدمستی میں سرگرداں پھر رہے ہیں"۔

جس اللہ نے کسی نبی پیغمبر کی پوری زندگی کی قسم یوں نہیں کھائی یہ منفرد مقام ومرتبہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ستودہ صفات کو حاصل ہے کہ آپ کی پوری زندگی کی قسم کھائی جارہی ہے۔

چہرہ انور اور گیسوئے عنبریں کی قسم:

قرآن مجید کے صفحات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسد اطہر کے اعضاء مبارک یعنی چہرہ انور گیسوئے مبارک اور چشمان مقدس کے ذکر تک سے معمور ہیں۔

"قسم ہے چاشت کے وقت کی (جب آفتاب بلند ہو کر اپنا نور پھیلاتا ہے)۔ اور قسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے۔ آپ کے رب نے (جب سے آپ کو منتخب فرمایا ہے) آپ کو نہیں چھوڑا اور نہ ہی (جب سے آپ کو محبوب بنایا ہے) ناراض ہوا ہے"۔

یہاں تشبیہ کے پیرائے میں چاشت کی طرح چمکتے ہوئے چہرہ زیبا کا ذکر والضحیٰ کہہ کر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شانوں کو سیاہ رات کی طرح چھائی ہوئی زلفوں کا ذکر واللیل کہہ کر کیا گیا ہے۔

حضور ﷺ کی چشمان مقدس کا بیان:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آقا دو جہاں کی مبارک آنکھوں کا بھی ذکر کیا ہے:

"اُن کی آنکھ نہ کسی اور طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے بڑھی (جس کو تکنا تھا اسی پر جمی رہی)"۔

قرآن وسنت آیاتِ الٰہیہ کے باب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمال بصارت کا ذکران الفاظ میں کرتا ہے:

"بے شک انہوں نے (معراج کی شب) اپنے رب کی بڑی نشانیاں دیکھیں"۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک کا بیان:

قرآن مجید نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک کا بھی ذکر کیا ہے:

"کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ (انوارِ علم وحکمت اور معرفت کے لیے) کشادہ نہیں فرمادیا"۔

منصب نبوت اور عظیم پیغمبرانہ مشن کی ذمہ داریوں کا بوجھ جو آپ کی پشت مبارک پر تھا جسے رب العزت نے کمال لطف وشفقت سے ہلکا کردیا تھا۔

گفتار مصطفی ﷺ کا ذکر:

قرآن مجید حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بول چال، گفتگو اور دہن مبارک کا ذکر بھی کرتا ہے:

"بے شک یہ (قرآن) بزرگی وعظمت والے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا (منزل من اللہ) فرمان ہے، (جسے وہ رسالتاً اور نیابتاً بیان فرماتے ہیں)"۔

یہ کتنی عظیم بات ہے کہ خدا نے اپنے کلام کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام سے تعبیر فرمایا پھر قرآن نے ذہن انسانی سے اس خلیجان کو رفع کرنے کے لیے انسان ہونے کے ناطے اس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کو انسانی کلام پر محمول نہ کرلیا جائے۔ واشگاف انداز میں اعلان کردیا کہ میرا رسول خواہش نفس سے ایک لفظ بھی زبان پر نہیں لاتا بلکہ جو کہتا ہے اللہ کی طرف سے وحی ہوتا ہے۔

"اور وہ (اپنی) خواہش سے کلام نہیں کرتے۔ اُن کا ارشاد سَراسَر وحی ہوتا ہے جو انہیں کی جاتی ہے"۔

بس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لب سے جو کلام ہوتا ہے وہ وحی الٰہی ہے، بس اتنا فرق ضرور ہے کہ اگر وہ وحی جبرائیل امین علیہ السلام کے توسط سے قلب مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اترے تو اسے قرآن کہا جاتا ہے اور وہ وحی جلی اور وحی متلو کہلاتی ہے جبکہ دوسری وحی خفی اور غیر متلو کہلاتی ہے اور اسے حدیث کا درجہ حاصل ہے۔

فعلِ مصطفی ﷺ فعلِ خدا ہے:

جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر بات از روئے قرآن اور وحی الٰہی ہوتی ہے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل کو بھی فعل خداوندی قرار دیا جاتا ہے۔ جیسے ارشاد ہوتا ہے:

"(اے حبیب!) بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر (آپ کے ہاتھ کی صورت میں) اللہ کا ہاتھ ہے"۔

اس آیت میں بیعت رضوان کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے حالانکہ صحابہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دس اقدس پر بیعت کی تھی۔

قلبِ مصطفی ﷺ اور قرآن:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کمال بصارت کے ذکر کے بعد قرآن آپ کے قلب انور کا ذکر بھی کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"(اُن کے) دل نے اُس کے خلاف نہیں جانا جو (اُن کی) آنکھوں نے دیکھا"۔

حضور ﷺ کے دست اقدس کا بیان:

قرآن مجید میں اللہ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں کا ذکر اس شان سے کیا ہے کہ دست مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا دست اقدس قرار دے دیا۔

"ان کے ہاتھوں پر (آپ کے ہاتھ کی صورت میں) اللہ کا ہاتھ ہے"۔

حضور ﷺ کے سینہ اقدس کا بیان:

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ اقدس کا ذکر کرتے ہوئے آپ کو شرح صدر کی دولت عنایت فرمادی۔

"کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ (انوارِ علم وحکمت اور معرفت کے لیے) کشادہ نہیں فرمادیا"۔

فرمایا حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے شرح صدر کی دعا کی جسے قرآن نے بیان کیا۔ رب شرح لی صدری۔ اور مقام مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ہے کہ خود اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے شرح صدری کا اعلان فرمادیتے ہیں اور فرمایا لک تمہارے لیے کھولا تاکہ تو راضی ہوجائے اور کتنا کشادہ کیا انشرح صدر مقصد اور وسعت کا تعین نہیں فرمایا پس مفہوم کچھ یوں ہوگیا اے محبوب ہم نے آپ کا سینہ اس قدر کھول دیا کہ ارض وسماء کی ساری وسعتیں اس میں سماگئی ہیں۔ میں نے تمام اسرار ورموز کے خزانے آپ کے سینے میں سمودیے ہیں۔

آپ کی ہر ادا باری تعالیٰ کی خصوصی توجہ کا مرکز ہے نگاہ مصطفیؐ اور حضور کے تکنے کا ذکر:

اللہ تعالیٰ نے چہرہ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اتنی شان کے ساتھ کیا کہ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک کو تکتے رہنا اور اپنی نگاہوں میں رکھنا اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ جیسا کہ قبلہ کی تبدیلی کے واقع سے معلوم ہوتا ہے۔

"(اے حبیب) بے شک ہم نے آپ کے چہرہ کا آسمان کی طرف بار بار اٹھنا دیکھ لیا۔ پس بے شک ہم آپ کو اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس کو آپ پسند کرتے ہیں"۔

دوسرے مقام پر قرآن نے واضح کردیا ہے کہ آپ کا ہر عمل اور ہر ادا رب العزت کی توجہ کا مرکز ہے۔

حضورؐ کے قیام ورکوع اور نشست وبرخاست کا ذکر:

"جو آپ کو (رات کی تنہائیوں میں بھی) دیکھتا ہے جب آپ (نمازِ تہجد کے لیے) قیام کرتے ہیں اور سجدہ گزاروں میں (بھی) آپ کا پلٹنا دیکھتا (رہتا) ہے"۔

یعنی اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم لحہ لحہ آپ کو تکتے رہتے ہیں آپ کو اپنی نگاہوں میں رکھتے ہیں آپ کی زندگی کا کوئی لمحہ ایسا نہیں جو ہماری خصوصی نوازشات سے سرفراز نہ ہو یہاں تک کہ جب تو اٹھتا بیٹھتا ہے تو ہم تیری نشست وبرخاست کو بھی دیکھتے ہیں۔

حضور ﷺ کی آواز کا ذکر:

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی بارگاہ کے آداب بجالانے کی تعلیم فرمائی تو حکم دیا خبردار تمہاری آوازیں میرے نبی کی آواز سے اونچی نہ ہونے پائیں۔

"اے ایمان والو! تم اپنی آوازوں کو نبیِ مکرّم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آواز سے بلند مت کیا کرو"۔

(الحجرات)

آنحضور ﷺ کو مخاطب کرنے کا ذکر:

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو مخاطب کرنے کا ادب بھی سکھایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عام انسان سمجھ کر انہیں بلند آواز سے نہ پکاریں۔

"اور اُن کے ساتھ اِس طرح بلند آواز سے بات (بھی) نہ کیا کرو جیسے تم ایک دوسرے سے بلند آواز کے ساتھ کرتے ہو"۔

(الحجرات)

الغرض ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن مختلف انداز میں کبھی تمثیل وتشبیہ سے کبھی رمز واشارہ سے کبھی کنایہ مجاز سے اور کبھی صراحت ووضاحت سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن سراپا اور نور مجسم کا ذکر کرتا ہے تاکہ آپ کے حسن وجمال کے تذکرے سے اہل ایمان کے دلوں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے عشق ومحبت کا داعیہ پیدا ہوتا کہ محبوب کی تقلید واتباع سے مشام جاں لذت وحلاوت کی چاشنی محسوس کرتے ہیں۔ بے شک یہ عظمت بلاشرکت غیرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حصے میں آئی ہے کہ آپ جیسا حسین وجمیل، سراپا نور اللہ نے نہ پیدا کیا ہے نہ کرے گا۔

نبیوں میں نبی ایسے کہ ختم الانبیاء ٹھہرے
حسینوں میں حسین ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے

عیدِ میلاد وہ دن ہے۔ جب اللہ ربّ العزت نے سبب وجودِ کائینات کو روحِ زمین پر جلوہ گر فرمایا ہے۔ اس دن جنت کو خوب سجایا جاتا ہے۔ فرشتے درود وسلام پیش کرتے ہیں۔ اس دن جائز طریقوں سے خوشیاں منانا چاہیے۔ کیونکہ اس دن اللہ ربّ العالمین بھی خوش ہوتا ہے۔ اللہ ربّ العزت کا رحمتوں کا دریا جوش میں ہوتا ہے۔ اہلِ اسلام محفلِ نعت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت، مقام اور مرتبے کو بیان کرتے ہوئے حق سبحانہ وتعالیٰ کا شکرادا کرتے ہیں۔ اس لئے ہمیں بھی اس دن خوشیوں کا اظہار کرنا چاہیے۔ تاکہ ہماری دنیا اور آخرت سنور جائیں۔ اور ہمیں قیامت کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوجائے۔ اللہ عزوجل ہم تمام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ومرتبے کو سمجھنے کی اور قرآن وحدیث پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ثمہ آمین

☆☆☆☆☆☆

انسانیت عظیم وافضل یا عبادت

ڈاکٹر شجاعت

معاشرے میں مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ عام طور پر لوگ عبادت کرتے ہیں اور اس قدر کرتے ہیں کہ دیکھنے والے ان کو بہت بڑا عبادت گزار تصور کرنے لگتے ہیں جبکہ وہ عبادت کے معنی ومفہوم سے آشنا ہوتے ہی نہیں اور انسانیت کو انسان کا فریضہ سمجھتے ہی نہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ سب سے پہلے انسانیت اور عبادت کی تعریف، معنی ومفہوم کو سمجھا جائے۔

انسانیت کیا ہے۔ انسانیت انسان کو دوسرے انسان کے ساتھ جوڑتی ہے۔ یہ رنگ، نسل، مذہب یا وطن کی تفریق کے بغیر تمام انسانوں کا احترام اور ان کی مدد کرنے کا درس دیتی ہے۔ بنیادی خصوصیات میں ہمدردی ہے۔ دوسروں کے دکھ درد کو محسوس کرنا۔ ہر انسان کی عزتِ نفس کا خیال رکھنا۔ عدل وانصاف سے چلنا، عدل وانصاف کی پاسداری کرنا۔ سب کے ساتھ برابری کا سلوک کرنا۔ خیر خواہی وبلاغرض مخلوقِ خدا کی خدمت کرنا۔

عبادت کیا ہے۔ لغوی اعتبار سے عبادت کے معنی عاجزی، انکساری اور اطاعت کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں عبادت اس جامع نام کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے تمام پسندیدہ ظاہری وباطنی اقوال وافعال پر محیط ہو، اور بندہ اپنے عاجز ہونے اور اللہ کے معبود برحق ہونے کے یقین کے ساتھ اسے انجام دے۔

انسانیت کا عبادت سے موازنہ۔ انسانیت تمام انسانوں کے ساتھ حسن سلوک، ہمدردی اور خدمت کا نام ہے، جبکہ عبادت اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کی رضا کے لیے مخصوص ارکان (جیسے نماز، روزہ حج، زکوٰۃ خمس وغیرہ) کی بجا آوری ہے۔ انسانیت کا تعلق بندوں کے حقوق سے ہے اور عبادت کا تعلق براہ راست خالق کے حقوق سے ہے۔

انسانیت کی مزید وضاحت ملاحظہ کریں۔ واضح ہوگیا کہ انسانیت وہ عمل ہے کہ انسانوں کے ساتھ پیار، رحم اور مدد کا جذبہ کہلاتا ہے۔ اس کا دائرہ کار ہے، تمام انسان (مسلم و غیر مسلم کی تفریق کے بغیر)۔ انسانیت مطلب ومقصد ہے کہ معاشرے میں امن، سکون اور باہمی تعاون کو فروغ دینا۔ جبکہ عبادت سے مراد ہے اللہ کی محبت اور اس کی خوشنودی کے لیے ظاہری اور باطنی اعمال کرنا۔ اس کا دائرہ کار ہے اللہ اور بندے کے درمیان کا خاص تعلق (نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، خمس وغیرہ)۔ عبادت کا مقصد ہوتا ہے روح کا تزکیہ اور خالق کا قرب حاصل کرنا بنیادی فرق ہے۔ خصوصیت: انسانیت وعبادت موقف، مخلوق کے ساتھ رابطہ خالق کے ساتھ رابطہ۔ بنیاد اخلاقی اور معاشرتی رویہ ایمانی اور شرعی فریضہ۔ فائدہ دوسرے انسانوں کو نفع پہنچانا اپنی روح کی اصلاح اور اجر پانا۔

انسانیت اور عبادت دونوں کا تعلق الگ الگ نہیں ہے بلکہ یہ ایک دوسرے کے لازم وملزوم ہیں۔ عبادت انسان کو خدا سے جوڑتی ہے اور انسانیت بندوں کے حقوق ادا کرتی ہے۔ دین میں حقوق العباد (انسانیت) کو اتنی اہمیت دی گئی ہے کہ عبادت کے ساتھ مل کر ہی زندگی مکمل ہوتی ہے۔ عبادت کی اہمیت خدا کا حکم ہے۔ روح کو سکون ملتا ہے۔ انسان میں بندگی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ انسانیت کی اہمیت دوسروں کی مدد کرنا بہترین نیکی ہے۔ معاشرے میں امن اور پیار بڑھتا ہے۔ دکھ اور تکلیفیں کم ہوتی ہیں۔ دونوں میں رشتہ۔ عبادت صرف ذاتی فائدہ نہیں بلکہ اچھے اخلاق اور انسانیت سکھاتی ہے۔ اگر عبادت سے انسانیت نہ آئے، تو وہ ادھوری رہ جاتی ہے یعنی جسم تو ہے لیکن اس میں روح نہیں۔ پھول تو ہے لیکن بغیر خوشبو خوبصورتی نہیں۔

قرآن مجید کی روشنی میں انسانیت اور عبادت دونوں کی اپنی اہم جگہ ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے حقوق العباد (بندوں کے حقوق اور انسانیت کی خدمت) کو عبادت (حق اللہ) کے ساتھ جوڑا ہے۔ سورۃ الماعون میں فرمایا گیا کہ وہ نماز کسی کام کی نہیں جو یتیم کو دھکے دے اور مسکین کو کھانا نہ کھلائے۔ لہٰذا، عبادتِ الٰہی روح کو پاک کرتی ہے اور انسانیت کی خدمت اس کا عملی ثبوت ہے۔ کیا عبادت گزار کو معلوم ہے کہ قرآن مجید میں عبادت کا کیا مقام ہے۔ سب سے پہلے تخلیق کا مقصد جاننا چاہیے۔ اللہ نے انسانوں اور جنوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے (سورۃ الذاریات، آیت 56)۔ جن وسنس کے لیے اصل فرمان ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرے۔ یہ حکم تمام انبیاء کا بنیادی پیغام تھا۔ روحانی رابطے سے واقفیت حاصلکریں۔ نماز، روزہ اور ذکر انسان کو اللہ کے قریب کرتے ہیں اور گناہوں سے بچاتے ہیں۔

قرآن مجید میں انسانیت اور خدمتِ خلق کا مقام انسانی جان کی حرمت ہے۔ ایک انسان کی جان بچانا پوری انسانیت کو بچانے کے برابر ہے (سورۃ المائدہ، آیت 32)۔ نیکی کا معیار اور اہمیت یہ ہے کہ حقیقی نیکی صرف قبلے کی طرف منہ کرنا نہیں، بلکہ رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور محتاجوں کی مدد کرنا ہے (سورۃ البقرہ، آیت 177)۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ عبادت گزار بندوں کے حقوق کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ہیں گویا انھیں انسانیت کی خدمت واہمیت کا علم نہیں۔ اللہ اپنے حقوق معاف کرسکتا ہے لیکن حقوق العباد، لوگوں کے حقوق اس وقت تک معاف نہیں کرتا جب تک وہ مظلوم معاف نہ کرے۔

نتیجہ اخز کریں۔ عبادت اللہ کا حق ہے اور انسانیت بندوں کا حق ہے۔ ایک سچا مومن وہ ہے جو دونوں، عبادت اور انسانیت میں توازن رکھے۔ عبادت انسان کو خدا سے جوڑتی ہے اور انسانیت کا احساس اسے خدا کی مخلوق کے قریب کرتا ہے۔

اگر ہم حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی عظیم الشان کتاب، نہج البلاغہ کا غور وفکر سے مطالعہ کریں تو پائیں گے کہ اس کی روشنی میں انسانیت اور عبادت دونوں کا مقام بہت بلند ہے۔ امام علی علیہ السلام کے نزدیک حقیقی عبادت وہی ہے جو انسان کو خدا سے جوڑنے کے ساتھ ساتھ انسانیت کی خدمت، انصاف اور حسنِ سلوک کی طرف راغب کرے۔ عبادت اور انسانیت دونوں لازم وملزوم ہیں۔ نہج البلاغہ پر تدبر وتفکر سے معلوم ہوتا ہے کہ عبادت کا مقام بندے کے تعلق سے ہے۔ عبادت خدا کا شکر ادا کرنے اور اس کی عظمت کو ماننے کا ذریعہ ہے۔ عبادت روح کی غذا ہے۔ یہ انسان کے دل کو پاک کرتی اور اسے گناہوں سے بچاتی ہے۔ عبادت انسان کے لیے اپنی عبادت کو دیکھنے کا آئینہ ہے۔ عبادت بنیادی فریضہ ہے۔ یہ خالق اور مخلوق کے درمیان محبت کا رشتہ ہے۔ انسانیت کا مقام اخلاقی ذمہ داری بھی ہے۔

امام علی علیہ السلام نے مالک اشتر کے نام فرمان میں فرمایا کہ انسان یا تو دین میں تمہارا بھائی ہے یا تخلیق میں تمہارا انسان کی طرح برابر ہے۔ عبادت گزار کے لیے لازمی ہے کہ حقوق العباد کو انجام دیتا رہے۔ کمزوروں کی مدد، غریبوں کی دستگیری اور مظلوم کا ساتھ دینا اصل بندگی کا ثمر ہے اور توشہ بخشش وآخرت کا اثاثہ ہے۔ امام المتقین علیہ السلام کے نہج البلاغہ کے مطابق انسانیت معاشرتی امن قائمکرنے کا ذریعہ ہے۔ انسانیت کا احترام معاشرے میں محبت اور انصاف پھیلاتا ہے۔ لب لباب نہج البلاغہ کے مطابق عبادت وہ مکمل راستہ ہے جو انسان کو خدا تک پہنچاتا ہے، اور انسانیت اس راستے کا عملی ثبوت ہے۔ عبادت کے بغیر خدا سے قربت کا دعویٰ ادھورا ہے، اور انسانیت کے بغیر عبادت بے روح ہے۔ دونوں ایک ہی سکے کے دورخ ہیں

صحیفہ سجادیہ میں انسانیت اور خدمتِ خلق کو عبادت کا اہم ترین حصہ قرار دیا گیا ہے۔ امام زین العابدینؑ حقوق اور رحم دلی کو خدا کا قرب پانے کا ذریعہ مانتے ہیں، جہاں بندوں کے حقوق کی ادائیگی خدا کے حقوق جتنی ہی لازمی ہے۔ عبادت اور انسانیت کا تعلق خدا کی رضا سے ہے۔ بندوں کی مدد کرنا خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کا سب سے بڑا راستہ ہے۔ امام سید سجاد علیہ السلام کی صحیفہ سجادیہ میں پڑوسیوں، مسکینوں اور رشتہ داروں کے حقوق کا گہرا ذکر ہے۔ رحمت اور عفو کی پیروی، دوسروں کو معاف کرنا اور ان پر رحم کرنا خود عین عبادت ہے۔ صحیفہ سجادیہ کی تعلیمات دعا برائے خلق کی تعلیم دی گئی ہے۔ امامؑ تمام انسانوں، یہاں تک کہ دشمنوں کی ہدایت اور بہتری کی دعا مانگتے ہیں۔ عملی خدمت کے طور پر بھوکوں کو کھانا کھلانا اور کمزوروں کی مدد کرنا دعا کا عملی شکل ہے۔ تزکیہ نفس یہ ہے کہ انسانی ہمدردی انسان کے دل کو غرور سے پاک کرتی ہے اور خدا کے قریب کرتی ہے۔

المختصر، عبادت جسم ہے تو انسانیت اس کی روح ہے۔ عبادت اور انسانیت الگ الگ نہیں ہے۔ جو لوگ صرف عبادت کو نجات کا ذریعہ مانتے ہیں، تو بیشک ان کے علم میں کمی ہے۔ ایسے عبادت گزاروں کو چاہیے کہ وہ قرآن کریم کی آیات مبارکہ ترجمے وتفسیر کے ساتھ مطالعہ کریں۔ علاوہ ازیں رحمت اللعالمین ومعلم کائنات حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انسانیت کے درس پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے!

موبائل 7060888223

این سی ایل ٹی نے سبھاش چندرا کے ری پیمنٹ پلان کو دی منظوری

22 ہزار کروڑ کا دعویٰ لیکن ملے صرف 5.6 کروڑ روپے، جے رام رمیش نے این سی ایل ٹی کے فیصلہ پر اٹھایا سوال

نئی دہلی' : نیشنل کمپنی لاٹریبونل) 'این سی ایل ٹی (نے 'زی گروپ' کے بانی اور چیئرمین سبھاش چندرا کے ذاتی دیوالیہ پن کے معاملے میں ان کے ری پیمنٹ پلان کو منظوری دے دی ہے۔ اس منصوبے کے تحت قرض خواہوں کو تقریباً 22,006.57 کروڑ روپے کے منظور شدہ دعووں کے مقابلے صرف 6.5 کروڑ روپے ملیں گے۔ اس کا مطلب ہے کہ قرض خواہوں کو تقریباً 99.97 فیصد کا ہیئرکٹ برداشت کرنا پڑے گا اور انہیں اپنے منظور شدہ دعووں کا صرف تقریباً 0.03 فیصد ہی واپس ملے گا۔ این سی ایل ٹی کے اس فیصلے پر کانگریس جنرل سکریٹری اور رکن پارلیمنٹ جے رام رمیش نے سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے 'ایکس' پر کی گئی اپنی پوسٹ میں مالی اصطلاح 'ہیئرکٹ' کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ جب کسی قرض خواہ کی رقم واجب الادا ہو اور قرض دار اس کا صرف ایک حصہ ادا کرے تو واجب الادا رقم اور ادا کی گئی رقم کے درمیان فرق کو فیصد میں ظاہر کرنے پر اسے 'ہیئرکٹ' کہا جاتا ہے۔ جے رام رمیش نے اس پوسٹ میں آگے لکھا ہے کہ این سی ایل ٹی نے ایک معروف کاروباری شخصیت کے ری پیمنٹ پلان کو منظوری دی ہے، جس کے تحت قرض خواہوں کو تقریباً 22,006.57 کروڑ روپے کے منظور شدہ دعووں کے بدلے صرف 6.5 کروڑ روپے ملیں گے۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ " یہ صرف ہیئرکٹ نہیں ہے، بلکہ اصل معنوں میں 'منڈن' ہے اور انسولوینسی اینڈ بینکرپسی کوڈ، 2016 کا مکمل مذاق اڑاتا ہے۔' 'بتایا جا رہا ہے کہ ری پیمنٹ پلان کو منظوری معاملہ میں این سی ایل ٹی نے سبھاش چندرا کی ذاتی جائیداد اور اثاثوں کی مالیت کو بھی مدنظر رکھا ہے۔ ٹریبونل کے مطابق ریزولوشن پروفیشنل کی جانب سے کی گئی مالیت کے تعین سے ظاہر ہوا کہ چندرا کی ذاتی جائیداد کی قدر ری پیمنٹ پلان کے تحت پیش کی گئی رقم سے بھی نمایاں طور پر کم تھی۔ ٹریبونل نے یہ بھی کہا کہ اگر ری پیمنٹ پلان مسترد کر دیا جاتا اور سبھاش چندرا دیوالیہ پن کی کارروائی کی جانب جاتے تو قرض خواہوں کے لیے رقم کی وصولی کے امکانات مزید کم ہو سکتے تھے۔ ٹریبونل نے اس بات پر بھی زور دیا کہ اس کا کردار قرض خواہوں کے تجارتی فیصلے کو اپنی رائے سے تبدیل کرنا نہیں ہے۔ تقریباً 22 ہزار کروڑ روپے کے منظور شدہ دعووں کے مقابلے صرف 6.5 کروڑ روپے کی وصولی کا مطلب ہے کہ قرض خواہوں کو تقریباً 99.97 فیصد رقم سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ یہی غیر معمولی فرق اس فیصلے کو بحث کا موضوع بنا رہا ہے۔ جے رام رمیش نے اسی فرق کو بنیاد بنا کر حکومت اور انسولوینسی نظام پر سوال اٹھایا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اسے محض مالی اصطلاح میں 'ہیئرکٹ' کہنا کافی نہیں ہوگا، بلکہ یہ صورت حال اس سے کہیں زیادہ ہے۔ این سی ایل ٹی کے فیصلے کے بعد اب اس معاملے نے نہ صرف مالیاتی اور قانونی حلقوں میں بلکہ سیاسی سطح پر بھی بحث چھیڑ دی ہے کہ دیوالیہ پن کے معاملات میں قرض خواہوں کے مفادات، قرض دار کی حقیقی ادائیگی کی صلاحیت اور زیادہ سے زیادہ وصولی کے مقصد کے درمیان توازن کس طرح قائم کیا جائے۔

'ہلدوانی شدھی کرن' واقعہ کو اتراکھنڈ بی جے پی صدر نے صحیح ٹھہرایا، ویڈیو شیئر کر کانگریس نے کیا حملہ

"یہ اتراکھنڈ بی جے پی کے صدر مہندر بھٹ ہیں۔ یہ جناب ہلدوانی میں کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے کی تقریر والے اسٹیج کا 'شدھی کرن' کرائے جانے والے شرمناک واقعہ کو صحیح ٹھہرا رہے ہیں۔ مہندر بھٹ کا یہ گھٹیا بیان بی جے پی کی دلت مخالف ذہنیت کا ثبوت ہے۔" یہ تبصرہ کانگریس نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر اس ویڈیو کو شیئر کرتے ہوئے کیا ہے، جس میں اتراکھنڈ بی جے پی صدر 'شدھی کرن' واقعہ کی حمایت کرتے سنائی دے رہے ہیں۔ ویڈیو میں وہ ملکارجن کھڑگے کی تقریر والی جگہ پر 'شدھی کرن پوجا' کیے جانے کو یہ کہتے ہوئے درست ٹھہراتے ہیں کہ وہاں پر جو نعرے لگائے گئے، وہ مناسب نہیں تھے۔ اس ویڈیو کو شیئر کرتے ہوئے کانگریس نے بی جے پی کو دلت مخالف قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اس پارٹی کی ذہنیت ہی ایسی ہے۔ اپنی سوشل میڈیا پوسٹ میں کانگریس نے واضح لفظوں میں لکھا ہے کہ "ملک کے دلتوں کے تئیں ایسی خراب سوچ رکھنے والی بی جے پی کو عوام معاف نہیں کرے گی۔" دلچسپ بات یہ ہے کہ مانسون اجلاس میں راجیہ سبھا کی کارروائی کے دوران جب 'ہلدوانی شدھی کرن' واقعہ پر حزب اختلاف کے قائد ملکارجن کھڑگے نے آواز اٹھائی تھی، تو مرکزی وزیر جے پی نڈا نے واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے اس کی جانچ کرانے کا وعدہ کیا تھا۔ راجیہ سبھا کے چیئر سے بھی کہا گیا تھا کہ کسی بھی صورت میں اس طرح کے واقعہ کا دفاع نہیں کیا جا سکتا۔ حالانکہ اب اتراکھنڈ بی جے پی صدر کے تازہ بیان نے ایک بار پھر کانگریس کو حملہ آور ہونے کا موقع فراہم کر دیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ کانگریس صدر کھڑگے نے ہلدوانی میں ایک ریلی کی تھی۔ اس کے بعد 'شری رام سینا دھرمارتھ سیوا نیاس' کی جانب سے رام لیلا میدان میں 'شدھی کرن یگیہ' کرایا گیا تھا۔ تنظیم کے اراکین نے کھڑگے کو سناتن اور ہندو تنظیموں کا مخالف قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ جس میدان میں رام لیلا کا انعقاد ہوتا ہے، وہاں ایسے شخص کے آنے کے بعد میدان کی تطہیر کیا جانا ضروری تھا۔ کانگریس کے درج فہرست ذات مورچہ نے اس پورے واقعہ کو دلت مخالف ذہنیت قرار دیتے ہوئے بی جے پی کو نشانہ بنایا تھا اور پرینکا گاندھی سمیت کانگریس کے کئی سرکردہ لیڈران نے بھی اس واقعہ کی شدید تنقید کی تھی۔ کانگریس کا الزام ہے کہ شدھی کرن یگیہ بی جے پی سے وابستہ لوگوں نے کرایا ہے۔

نرملا سیتارمن کی کینیڈین کمپنیوں کے اعلیٰ عہدیداروں سے ملاقات

ہندوستان میں سرمایہ کاری بڑھانے اور مختلف شعبوں میں شراکت داری پر تبادلہ خیال

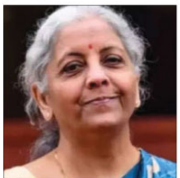

نئی دہلی، 27 اگست (یواین آئی) مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے کینیڈا کے اپنے دورے کے دوسرے روز بدھ کو ٹورنٹو میں ایک اعلیٰ سطحی کاروباری گول میز کانفرنس میں شرکت کی اور مختلف کینیڈین کمپنیوں کے اعلیٰ عہدیداروں کے ساتھ دو طرفہ ملاقاتیں کیں۔ وزارت خزانہ کے مطابق گول میز اجلاس کا انعقاد کینیڈا-انڈیا بزنس کونسل اور کنفیڈریشن آف انڈین انڈسٹری (سی آئی آئی) نے مشترکہ طور پر کیا۔ اس میں گرین ٹیکنالوجی، اہم معدنیات، توانائی ذخیرہ، پائیدار بنیادی ڈھانچہ، زراعت، فوڈ پروسیسنگ، آٹوموبائل، ٹیکسٹائل، گرین اسٹیل، ایرو اسپیس، خلائی شعبے، سائبر سکیورٹی، بایوٹیکنالوجی، اے آئی، اثاثہ جاتی انتظام، اعلیٰ تعلیم اور ہنرمندی جیسے شعبوں کے سرکردہ کاروباری نمائندوں نے شرکت کی۔ محترمہ سیتارمن نے متعدد مالیاتی اداروں اور کمپنیوں کے اعلیٰ عہدیداروں سے بھی ملاقات کی۔ انہوں نے اونٹاوا اونٹاریو ٹیچرز پنشن پلان (او ٹی پی پی) کے صدر و سی ای او جو ٹیلر سے ملاقات کے دوران ہندوستان میں اس کے طویل مدتی اعتماد اور نیشنل انویسٹمنٹ اینڈ انفراسٹرکچر فنڈ (این آئی آئی ایف) کے ساتھ شراکت داری کا خیر مقدم کیا۔ دونوں جانب نے بنیادی ڈھانچے میں سرمایہ کاری اور مشترکہ سرمایہ کاری کے امکانات پر تبادلہ خیال کیا۔ وزیر خزانہ نے گفٹ-آئی ایف ایس سی کو عالمی سرمایہ کاروں کے لیے اہم پلیٹ فارم قرار دیتے ہوئے او ٹی پی پی کو ہندوستان میں اپنی سرمایہ کاری مزید بڑھانے کی دعوت دی۔ انہوں نے سرمایہ کاری بینکاری اور مالیاتی خدمات کی کمپنی کینا کورڈ جینیوٹی کے سی ای او ڈین ڈیویو اور نائب صدر راڈ فلپس سے بھی ملاقات کی۔ اس موقع پر ہندوستانی کمپنیوں کو عالمی سرمایہ حاصل کرنے، بیرون ملک توسیع اور ٹیکنالوجی و کاروباری اداروں کے حصول میں مدد دینے سمیت مختلف امور پر بات ہوئی۔ اہم معدنیات و کان کنی، ٹیکنالوجی اور پائیداری کے علاوہ ہندوستان کو عالمی کاروبار کے لیے ایک اہم مرکز بنانے پر بھی زور دیا گیا۔ سیتارمن نے ہندوستان کی بڑی اور تیزی سے بڑھتی داخلی مارکیٹ، مضبوط ہوتی کیپٹل مارکیٹ، مستحکم معیشت اور سرمایہ کاروں کے تحفظ و کاروبار میں آسانی کے لیے جاری اصلاحات کا ذکر کیا۔ پیمنٹس کینیڈا کی صدر و سی ای او سوزن ہاکنز سے ملاقات میں ہندوستان کے ڈیجیٹل ادائیگی نظام، مضبوط بینکاری ڈھانچے، عوامی ڈیجیٹل انفراسٹرکچر اور یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (یو پی آئی) پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ سیتارمن نے کہا کہ ہندوستان اور کینیڈا کے مضبوط معاشی اور عوامی تعلقات کے پیش نظر سرحد پار ڈیجیٹل ادائیگیوں کا رابطہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔

این ایچ آر سی نے ہریانہ میں عصمت دری کی شکار خاتون کی موت پر از خود نوٹس لیا

نئی دہلی، 27 اگست (یواین آئی) قومی انسانی حقوق کمیشن (این ایچ آر سی) نے ہریانہ کے پانی پت میں واقع سرکاری اسپتال میں تشخیصی ٹیسٹ کے دوران عصمت دری کی شکار خاتون کی موت پر از خود نوٹس لیا ہے۔ این ایچ آر سی نے آج بتایا کہ کمیشن نے گزشتہ 16 اگست کو ایک تشخیصی ٹیسٹ کے دوران عصمت دری کا شکار ہوئی 57 سالہ خاتون کی موت سے متعلق میڈیا رپورٹ پر از خود نوٹس لیا ہے۔ روہتک میں واقع پوسٹ گریجویٹ انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز میں 18 اگست کو علاج کے دوران اس کی موت ہوگئی۔ کمیشن نے مانا ہے کہ اگر خبر میں درج حقائق درست ہیں تو یہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا ایک سنگین معاملہ ہے۔ کمیشن نے ہریانہ کے چیف سکریٹری اور پانی پت کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کو نوٹس جاری کر کے دو ہفتوں کے اندر اس معاملے پر تفصیلی رپورٹ پیش کرنے کو کہا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ 19 اگست کو شائع ہونے والی میڈیا رپورٹ کے مطابق شدید طور پر بیمار مریضہ کو علاج کے لیے سرکاری اسپتال لے جایا گیا تھا، جہاں ڈاکٹروں نے ایکس رے اور سی ٹی اسکین کرانے کا مشورہ دیا تھا۔ خبروں کے مطابق، سی ٹی اسکین روم کے اندر مشین آپریٹر نے متاثرہ خاتون کے ساتھ عصمت دری کی اور اسے دھمکی دی کہ وہ اس واقعے کا ذکر کسی سے نہیں کرے گی۔

سرحدی محافظوں کی کلائیوں پر باندھی راکھی، اپنائیت کا دیا پیغام

رکشا بندھن سے قبل طالبات نے بی ایس ایف اہلکاروں کے ساتھ تہوار منایا

جموں (عامر تانترے): ہندوؤں کے تہوار رکشا بندھن سے قبل جموں میں مختلف اسکولوں میں زیر تعلیم طالبات نے جمعرات کو بارڈر سیکیورٹی فورس (بی ایس ایف) کے اہلکاروں کی کلائیوں پر راکھیاں باندھیں تاکہ گھروں اور اہل خانہ سے دور سرحدوں کی حفاظت پر مامور ان اہلکاروں کو اپنائیت کا احساس ہو۔ یہ پروگرام جموں کے بین الاقوامی سرحد (آئی بی) سے متصل تین مختلف علاقوں میں منعقد کیا گیا، جبکہ مرکزی تقریب جموں ضلع کے سچیت گڑھ علاقے میں آکٹروئی بارڈر آؤٹ پوسٹ (بی او پی) پر ہوئی۔ طالبات سرحدوں کے ان محافظوں کے ساتھ وقت گزارنے کے لیے خاصی پرجوش نظر آئیں، جو اپنے خاندان سے پہلے ملک کی ذمہ داری کو ترجیح دیتے ہیں۔ طالبات نے پوجا کی تھالیوں میں تیل کے دیے، مٹھائیاں اور راکھیاں سجائیں اور بی ایس ایف اہلکاروں کے ساتھ رکشا بندھن منایا۔ قریبی علاقے رنبیر سنگھ (آر ایس) پورہ کی ایک طالبہ سانوی نے ای ٹی وی بھارت کے ساتھ بات کرتے ہوئے کہا: مجھے خوشی اور فخر ہے کہ میں ان بی ایس ایف اہلکاروں کے ساتھ یہ تہوار منا رہی ہوں، جو اپنی بہنوں اور خاندان سے دور ہیں۔" انہوں نے کہا: "یہ میرے لیے فخر کا لمحہ ہے کہ میں ان وردی پوش اہلکاروں کے ساتھ جشن میں شامل ہوں، جو ہماری سرحدوں کی حفاظت کرتے ہیں اور پورے ملک کو محفوظ محسوس کراتے ہیں۔ انہیں اپنے خاندان سے دور رہتے ہوئے تنہا محسوس نہیں ہونا چاہیے اور راکھی باندھنا ہماری ذمہ داری ہے۔" سانوی نے مزید کہا کہ "یہ اہلکار جس طرح ہماری حفاظت کرتے ہیں، ہم بھی ان کی سلامتی کے لیے دعا کرتے ہیں۔" طالبات نے "بھارت ماتا کی جے" سمیت مختلف نعرے بھی بلند کیے اور اس موقع کو اپنی زندگی کی یادگار بنانے کی کوشش کی۔ انٹرنیشنل دہلی پبلک اسکول (آئی ڈی پی ایس) جموں کی طالبات-ریا اور سہج-نے بتایا کہ وہ گزشتہ دو دن سے اس تہوار کی تیاری کر رہی تھیں اور بی ایس ایف اہلکاروں کے ساتھ وقت گزار کر انہیں بہت خوشی ہوئی۔ مہاراجہ سورج مل انسٹی ٹیوٹ کی ایک اور طالبہ ویدیکا نے کہا: "یہ لوگ ہماری حفاظت کرتے ہیں اور ہمارا بھی فرض ہے کہ ان سے اظہار تشکر کریں اور انہیں راکھی باندھیں، کیونکہ وہ اپنے خاندانوں سے دور رہتے ہیں۔" بی ایس ایف جموں فرنٹیئر کے 198 کلومیٹر طویل بین الاقوامی سرحدی حصے کی حفاظت کر رہی ہے۔ یہ علاقہ اکھنور میں بھارتی حدود کی جانب نکلنے والے پاکستانی علاقے کے ایک تنگ حصے، جسے 'چکن نیک' کہا جاتا ہے، سے شروع ہو کر کٹھوعہ ضلع کے پہاڑپور علاقے تک پھیلا ہوا ہے۔ پاکستان کی جانب سے دراندازی کے بڑھتے خدشات کے باعث یہ بین الاقوامی سرحد انتہائی حساس اور کشیدہ سمجھی جاتی ہے۔

جموں و کشمیر ولداخ ہائی کورٹ کی محمد ہاشم قریشی کے خلاف کارروائی پر روک

ایف آئی آر 33 / 2026 سے متعلق چالان کی کارروائی عبوری طور پر معطل، 5 اکتوبر کو اگلی سماعت

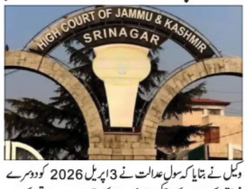

سرینگر: جموں و کشمیر اور لداخ ہائی کورٹ نے پولیس اسٹیشن نشاط، سرینگر میں درج ایف آئی آر سے متعلق محمد ہاشم قریشی کے خلاف زیرِ سماعت فوجداری چالان کی کارروائی پر عبوری طور پر روک لگا دی ہے۔ عدالت نے قرار دیا کہ درخواست گزار کی جانب سے عبوری ریلیف دینے کا معاملہ بنتا ہے۔ جسٹس سنجے دھر نے معاملہ کی سماعت کرتے ہوئے یہ حکم جاری کیا۔ جبکہ درخواست ایف آئی آر نمبر 33/ 2026 سے متعلق دائر کی گئی تھی، جو پولیس اسٹیشن نشاط میں درج کی گئی تھی۔ عدالت نے اپنے چار صفحات پر مشتمل حکم میں ہدایت دی کہ فی الحال خصوصی موبائل مجسٹریٹ، پی ٹی اینڈ ای، سرینگر کی عدالت میں زیرِ التوا مذکورہ چالان کی کارروائی پر روک رہے گی۔ مقدمے میں بھارتیہ نیائے سنہتا کی مختلف دفعات، جن میں 126(2)، 115(2)، 351(2)، 324(4)، 329(3) اور 238 شامل ہیں، کے تحت مبینہ جرائم کا حوالہ دیا گیا ہے۔ ہائی کورٹ کے حکم کے مطابق درخواست گزار کا مؤقف ہے کہ فوجداری کارروائی کی بنیاد دراصل ان کے اور دوسرے فریق کے درمیان جاری ایک سول تنازع ہے۔ قریشی کی جانب سے سینئر ایڈووکیٹ سید فیصل قادری، ایڈووکیٹ نعمان ملک کے ہمراہ عدالت میں پیش ہوئے۔ وکیل نے بتایا کہ سول عدالت نے 3 اپریل 2026 کو دوسرے فریق کے خلاف ایک حکمِ امتناعی جاری کیا تھا، جو مبینہ واقعے کے دن بھی نافذ العمل تھا۔ درخواست گزار، جو ماضی میں جموں و کشمیر ڈیموکریٹک لبریشن پارٹی (جے کے ڈی ایل پی) کے چیئرمین رہ چکے ہیں، کے مطابق حکمِ امتناعی کے باوجود دوسرے فریق نے ان کے زیرِ قبضہ جائیداد میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ قریشی نے اس کے بعد سول عدالت سے ضابطۂ دیوانی کی دفعہ کے تحت کارروائی کی درخواست کی تھی۔ ان کے وکیل کا دعویٰ تھا کہ اسی درخواست کے ردِعمل میں فوجداری مقدمہ درج کیا گیا، یعنی ایف آئی آر کو ایک طرح کا جوابی اقدام قرار دیا گیا۔ درخواست گزار کے وکیل نے عدالت میں مؤقف اختیار کیا کہ ایف آئی آر اور چارج شیٹ "بالکل جھوٹی اور بے بنیاد" ہیں۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ چالان کے ساتھ موجود مواد سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ دوسرا فریق درخواست گزار کی جائیداد میں داخل ہونے کی کوشش کر رہا تھا، اس لیے درخواست گزار کے خلاف مجرمانہ تجاوزِ اراضی کا الزام قابلِ قبول نہیں بنتا۔ دلائل اور دستیاب ریکارڈ کا جائزہ لینے کے بعد جسٹس سنجے دھر نے کہا کہ درخواست گزاروں کے حق میں عبوری ریلیف دینے کا معاملہ بنتا ہے۔ عدالت نے جواب دہندگان کو نوٹس جاری کرتے ہوئے جموں و کشمیر حکومت کو بھی اپنا جواب داخل کرنے کی ہدایت دی۔ دوسرے فریق کو نوٹس متعلقہ پولیس اسٹیشن کے ذریعے پہنچانے کا حکم دیا گیا۔ عدالت نے ٹرائل مجسٹریٹ سے چالان کی زیرِ اکس نقل بھی طلب کر لی ہے اور مقدمے کی مزید سماعت کے لیے 5 اکتوبر 2026 کی تاریخ مقرر کی ہے۔ عدالت نے ایک علیحدہ طریقۂ کار سے متعلق حکم میں چارج شیٹ نمبر 24 / 2026 مورخہ 18 جون 2026 کی مصدقہ نقل فوری طور پر پیش کرنے کی شرط بھی فی الحال ختم کر دی، تاہم درخواست گزار کو دو ہفتوں کے اندر اس کی مصدقہ نقل عدالت میں داخل کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

آندھرا پردیش میں بس اور آٹو رکشہ کی ٹکر، 7 ہلاک

جھارکھنڈ میں بھی خوفناک سڑک حادثہ، بائیک سوار 2 نوجوان جاں بحق

آندھرا پردیش کے پلناڈو ضلع میں جمعرات کی صبح ایک پرائیویٹ بس اور آٹو رکشہ کی ٹکر میں کم از کم 7 لوگوں کی موت ہوگئی اور 8 دیگر زخمی ہو گئے۔ مرنے والوں میں 6 خواتین شامل ہیں۔ پولیس کے مطابق یہ حادثہ پلناڈو ضلع کے چلکالوری پیٹ میں اڈا روڈ کے پاس پیش آیا۔ وجے واڑہ سے تروپتی جا رہی پرائیویٹ بس نے آٹو رکشہ کو ٹکر مار دی۔ آٹو رکشہ میں تقریباً 15 لوگ سوار تھے، ان میں سے 7 لوگوں کی موت ہو گئی۔ 4 بچوں سمیت 8 دیگر زخمی ہو گئے۔ زخمیوں کو گنٹور کے سرکاری جنرل اسپتال اور چلکالوری پیٹ سرکاری اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ متاثرین چلکالوری پیٹ منڈل کے ویلورو گاؤں کے رہنے والے تھے۔ وہ لوگ پرکاشم ضلع کے کونڈاما نجولور میں ایک سالگرہ کی پارٹی سے لوٹ رہے تھے۔ 4 لوگوں کی موت موقع پر ہی ہوگئی، جبکہ 2 لوگوں کی موت گنٹور کے سرکاری جنرل اسپتال میں اور ایک کی موت چلکالوری پیٹ سرکاری اسپتال میں ہوئی۔ حادثہ میں مرنے والوں کی شناخت بونٹو بابو (62)، بونٹو مانیما (55)، سمپورنما (70)، گنگما (50)، لکشما (75)، چوتو پلی سوارتھما (45) اور مریما (45) کے طور پر کی گئی ہے۔ ریاستی وزیر اعلیٰ این چندرابابو نائیڈو نے اس خوفناک سڑک حادثے پر گہرے دکھ کا اظہار کیا۔ انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ زخمیوں کو ہر ممکن بہتر علاج ملے اور ان کی صحت پر مسلسل نظر رکھی جائے۔ نائب وزیر اعلیٰ پون کلیان نے بھی سڑک حادثے پر گہرے دکھ کا اظہار کیا۔ انہوں نے ضلعی افسران سے بات کی اور انہیں زخمیوں کے لیے بہتر علاج یقینی بنانے کی ہدایت دی۔ دوسری جانب جھارکھنڈ کے دھنباد میں پیش آئے خوفناک سڑک حادثے میں بائیک سوار 2 نوجوانوں کی دردناک موت ہوگئی۔ یہ حادثہ راج گنج تھانہ علاقہ کے چالی بنگلہ کے قریب این ایچ-19 پر پیش آیا۔ ایک نامعلوم گاڑی نے بائیک کو زور کی ٹکر ماری، حادثہ اس قدر شدید تھا کہ دونوں نوجوانوں نے جائے وقوع پر ہی دم توڑ دیا۔

پرم جیت سنگھ پما کو راکھی باندھ کر ان کی سماجی خدمت کا اعتراف

نئی دہلی، 27 اگست (یواین آئی) نیشنل اکالی دل کے صدر اور "ہینگری مین" کے نام مشہور پرم جیت سنگھ پما کو راجوری گارڈن سروس سینٹر کی ڈائرکٹر بی کے شکتی دیدی نے برہما کماری بہنوں کے ساتھ مل کر راکھی باندھی اور ان کی خوشی، صحت مندی اور خوشحال زندگی کی تمنا کی دعا کی۔ انہوں نے مسٹر پما کو معاشرے کی فلاح و بہبود کے لیے مسلسل کام کرنے پر مبارکباد دی۔ راجوری گارڈن میں برہما کماری آشرم نے رکشا بندھن منایا۔ یہ تہوار بھائیوں اور بہنوں کے درمیان مقدس محبت اور اعتماد کی علامت سمجھا جاتا ہے، عقیدت اور گرم جوشی کے ساتھ۔ اس موقع پر بی کے شکتی دیدی نے کہا کہ پرم جیت سنگھ پما طویل عرصے سے معاشرے کی فلاح و بہبود کے لیے انتھک کام کر رہے ہیں اور ضرورت مندوں کی مدد کر رہے ہیں۔ اس کا مقصد معاشرے میں مثبت تبدیلی لانا اور لوگوں کے مسائل کو اجاگر کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سماجی خدمت کے شعبے میں ان کی کاوشیں قابل ستائش ہیں اور انہیں ایسے عوامی فلاحی کاموں کو جاری رکھنا چاہیے۔ اس موقع پر پرم جیت سنگھ پما نے برہما کماری بہنوں سے اظہار تشکر کرتے ہوئے کہا کہ راکھی صرف ایک دھاگہ نہیں ہے بلکہ محبت، اعتماد، احترام اور ذمہ داری کا ایک مقدس بندھن ہے۔ انہوں نے کہا کہ بہنوں کا یہ پیار اور آشیرواد انہیں مزید توانائی اور لگن کے ساتھ سماجی کام کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ مسٹر پما نے کہا کہ وہ بھائی چارے، باہمی تعاون کو فروغ دینے اور ضرورت مندوں کی مدد کے لیے ہمیشہ تیار رہیں گے۔ انہوں نے برہما کماری بہنوں کی امن، ہم آہنگی اور مثبت سوچ کے پیغام کو پھیلانے کی کوششوں کی بھی تعریف کی۔

اردو اکادمی، دہلی کا مقبول ادبی اجتماع "نئے پرانے چراغ" 28 اگست سے

نئی دہلی 22 اگست۔ اردو اکادمی، دہلی کی جانب سے دہلی کے کہنہ مشق اور جواں عمر قلم کاروں کو ایک مشترکہ ادبی پلیٹ فارم فراہم کرنے کے مقصد سے منعقد کیا جانے والا پانچ روزہ مقبول ترین ادبی اجتماع "نئے پرانے چراغ" 28 اگست تا یکم ستمبر 2026 اکادمی کے قمر رئیس سلور جوبلی آڈیٹوریم میں منعقد ہوگا۔ اس پانچ روزہ ادبی اجتماع میں دہلی کے بزرگ و جواں عمر شعرا، ادبا اور ریسرچ اسکالرز کی بڑی تعداد شرکت کرے گی۔ پروگرام کا مقصد اردو زبان و ادب کی مختلف اصناف سے وابستہ اہلِ قلم کو ایک ایسا مشترکہ پلیٹ فارم فراہم کرنا ہے جہاں نئی نسل کے تخلیق کاروں کو سینئر اہلِ قلم سے استفادہ کا موقع مل سکے اور دہلی کی ادبی روایت کو نئی توانائی اور تازہ امکانات کے ساتھ آگے بڑھایا جا سکے۔

ادبی اجتماع کی افتتاحی تقریب 28 اگست 2026 بروز جمعہ شام 4 بجے منعقد ہوگی۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت پروفیسر عبدالحق، پروفیسر ایمرٹس، دہلی یونیورسٹی فرمائیں گے، جب کہ پروفیسر ایس۔ صادق علی، سابق صدر شعبۂ اردو، دہلی یونیورسٹی مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوں گے۔ جناب انیس عباسی، صدر، بی جے پی دہلی اسٹیٹ اقلیتی مورچہ مہمانِ اعزازی کی حیثیت سے تقریب میں شرکت کریں گے۔ افتتاحی پروگرام کی نظامت کے فرائض معروف شاعر و ناظم ڈاکٹر شفیع ایوب انجام دیں گے۔ "نئے پرانے چراغ" اردو اکادمی دہلی کے ان اہم اور مقبول پروگراموں میں شامل ہے جن کے ذریعے دہلی کی ادبی فضا میں بزرگ اور نئی نسل کے قلم کاروں کے درمیان ایک مضبوط ادبی ربط قائم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس اجتماع میں جہاں ایک طرف اردو کے بزرگ اور کہنہ مشق اہلِ قلم اپنی تخلیقی اور فکری صلاحیتوں سے نئی نسل کو روشناس کرائیں گے، وہیں دوسری جانب نوجوان قلم کاروں اور ریسرچ اسکالرز کو اپنی علمی و تخلیقی کاوشیں پیش کرنے کا بھرپور موقع حاصل ہوگا۔ پروگرام کے تحت 28 اگست تا یکم ستمبر 2026 روزانہ شام 5 بجے "محفلِ شعر و سخن" منعقد ہوگی، جس میں دہلی کے بزرگ اور جواں عمر شعرا اپنا کلام پیش کریں گے۔ یہ محفل دہلی کی شعری روایت کے مختلف رنگوں کو ایک ہی جگہ پیش کرنے کا موقع فراہم کرے گی اور سامعین کو معروف اور ابھرتے ہوئے شعرا کو سننے کا موقع ملے گا۔ اسی طرح 29 اگست تا یکم ستمبر 2026 روزانہ صبح ساڑھے نو بجے تا دوپہر دو بجے "تحقیقی و تنقیدی اجلاس" منعقد ہوگا۔ ان اجلاسوں میں دہلی کی تینوں یونیورسٹیوں کے ریسرچ اسکالرز اپنی پی ایچ ڈی کے موضوعات کے حوالے سے تحقیقی و تنقیدی مقالے پیش کریں گے۔ ان علمی نشستوں کا مقصد اردو تحقیق کے نئے رجحانات، عصری ادبی مباحث اور مختلف علمی و تنقیدی موضوعات کو اہلِ علم اور طلبہ کے سامنے پیش کرنا ہے۔

ادھم پور میں طالبات نے سی آر پی ایف جوانوں کو باندھی راکھی

ادھم پور، جموں و کشمیر: (آشیش دت) ادھم پور میں سکول کی طالبات سی آر پی ایف کے جوانوں کو راکھی باندھ رہی ہیں۔ رکشا بندھن کے موقع پر اسکول کی طالبات نے سی آر پی ایف کی 187 ویں بٹالین کا دورہ کیا اور وہاں تعینات افسران اور جوانوں کو راکھی باندھی۔ سی آر پی ایف کی 187 ویں بٹالین کے کمانڈنٹ منیش کمار یادو نے رکشا بندھن کی تقریبات میں شرکت کی۔ انہوں نے طلباء سے بات چیت کی اور اس موقع کو سپاہیوں کے لیے خصوصی بنانے کے لیے ان کا شکریہ ادا کیا۔ سی آر پی ایف کے جوانوں نے بھی لڑکیوں سے اظہار تشکر کیا اور کہا کہ سیکورٹی فورسز کے ساتھ اس طرح کے تہوار منانے سے ان کا حوصلہ بڑھتا ہے اور وہ اپنے خاندان اور سماج سے منسلک محسوس کرتی ہیں۔ اسکول کی طالبات نے کہا کہ وہ ان فوجیوں اور افسران کو راکھی باندھنے میں فخر محسوس کرتی ہیں جو ہمیشہ ملک کی حفاظت کے لیے وقف رہتے ہیں اور اکثر تہواروں کے دوران بھی اپنے خاندانوں سے دور رہتے ہیں۔ یہ جشن نوجوان نسل اور ملک کے سیکورٹی اہلکاروں کے درمیان محبت، احترام اور شکر گزاری کے مضبوط بندھن کی عکاسی کرتا ہے۔ رکشا بندھن کا تہوار بھائیوں اور بہنوں کے درمیان محبت اور اعتماد کا جشن ہے۔ یہ تہوار بھائیوں اور بہنوں کے درمیان پیار کی عکاسی کرتا ہے۔

زخم کھائے ہیں کس قدر ہم نے ⋆ کیسے تم کو بھلا بتائیں ہم

بزم رہبر کی 3 8 2 ویں ماہانہ شعری نشست کا انعقاد

دربھنگہ ضلع کی مشہور معروف ادبی انجمن "بزم رہبر" کی 283 ویں ماہانہ شعری نشست بزم کے دفتر ریاض منزل، کرم گنج لہیریا سرائے، دربھنگہ میں گزشتہ 26 اپریل کو منعقد ہوئی۔ نشست کی صدارت جناب ایس قمر چمپارنی نے فرمائی جبکہ نظامت کے فرائض جناب مشتاق اقبال نے بحسن و خوبی انجام دیے۔ سامعین کی حیثیت سے شرکت کرنے والوں میں ریاض علی، سکندر اعظم، ڈاکٹر خورشید منظر، پروفیسر ذوالفقار انور وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ شعرائے کرام کے پسندیدہ اشعار درج ذیل ہیں۔

چند سکوں کے عوض عظمتِ کردار نہ بیچ
یہ وہ دولت ہے جو گم ہو تو نہ پائی جائے
منظر ریونڈھوی

زخم کھائے ہیں اس قدر ہم نے
کیسے تم کو بھلا بتائیں ہم

اپنی قسمت میں خار لکھے ہیں
خواب پھولوں کے کیوں سجائیں ہم
بخش در بھنگوی

کیسے کہوں کہ اُن سے محبت نہیں مجھے
یہ اور بات ملنے کی فرصت نہیں مجھے

منظر کو خود پہ اپنے بھروسہ ہے اس لئے
بالکل پسند اُس کی حمایت نہیں مجھے
منظر صدیقی

کچھ تو تنہائی کی راتوں کا سہارا ہوتا
تم نہ ہوتے تو سہی ذکر ہمارا ہوتا
زندگی کتنی مسرت سے گزاری یارب
عیش کی طرح اگر غم بھی گوارا ہوتا
مشتاق اقبال

این ایچ آر سی نے امراوتی کے اسپتال میں آگ سے تین نومولود بچوں کی موت کا از خود نوٹس لیا

نئی دہلی، 27 اگست (یواین آئی) قومی انسانی حقوق کمیشن (این ایچ آر سی) نے مہاراشٹر میں امراوتی میں واقع ضلع خواتین اسپتال کے نوائیدہ بچوں کی نگہداشت یونٹ (ایس این سی یو) میں لگی آگ میں تین نومولود بچوں کی موت اور چار دیگر کے زخمی ہونے کے واقعے کا از خود نوٹس لیا ہے۔ این ایچ آر سی نے جمعرات کے روز بتایا کہ کمیشن نے ان میڈیا رپورٹس کا از خود نوٹس لیا ہے، جن میں کہا گیا ہے کہ 24 اگست کو مہاراشٹر کے امراوتی میں واقع ضلع خواتین اسپتال کی نوزائیدہ بچوں کی نگہداشت یونٹ میں لگی آگ میں تین نومولود بچوں کی موت ہوگئی اور چار دیگر زخمی ہو گئے۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ حادثہ وینٹی لیٹر مشین میں دھماکے کی وجہ سے پیش آیا۔ کمیشن نے پایا کہ یہ رپورٹس اگر سچ ہیں، تو یہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا ایک سنگین معاملہ ہے۔ کمیشن نے مہاراشٹر کے چیف سکریٹری کو نوٹس جاری کر کے دو ہفتوں کے اندر اس معاملے پر تفصیلی رپورٹ طلب کی ہے۔ قابلِ ذکر ہے کہ 25 اگست کو شائع ہونے والی میڈیا رپورٹ کے مطابق، واقعے کے وقت ایس این سی یو میں نو بچے داخل تھے۔ زخمی چار بچوں میں سے ایک کی حالت تشویشناک بتائی جا رہی ہے۔

اے ایم یو میں راج بھاشا ہندی نفاذ کمیٹی کی سہ ماہی میٹنگ میں ہندی کے استعمال پر زور

علی گڑھ، 27 اگست: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کی راج بھاشا (ہندی) نفاذ کمیٹی کی سہ ماہی میٹنگ میں یونیورسٹی میں ہندی کے استعمال کی صورتِ حال کا جائزہ لیتے ہوئے راج بھاشا ایکٹ 1963 اور راج بھاشا ضوابط 1976 کے زیادہ مؤثر نفاذ کے اقدامات پر غور وخوض کیا گیا۔

میٹنگ کی صدارت اے ایم یو وائس چانسلر اور کمیٹی کی چیئر پرسن پروفیسر نعیمہ خاتون نے کی۔ شعبہ ہندی کے چیئر مین پروفیسر معراج احمد کمیٹی کے سکریٹری ہیں۔ میٹنگ میں رجسٹرار پروفیسر عاصم ظفر، کنٹرولر امتحانات پروفیسر مجیب اللہ زبیری، ڈی ایس ڈبلیو پروفیسر اطہر انصاری، فیکلٹی آف آرٹس کے ڈین کے نمائندے پروفیسر محمد سمیع اختر، فنانس آفیسر جناب نور السلام، ہندی آفیسر جناب اسد اللہ خاں اور رابطہ عامہ افسر مسٹر عمر پیرزادہ موجود تھے۔ اپنے صدارتی خطاب میں پروفیسر نعیمہ خاتون نے ہندی ٹائپنگ اور ہندی کی تکنیکی و انتظامی اصطلاحات کے سلسلے میں باقاعدگی سے تربیتی پروگرام اور ورکشاپ منعقد کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ذولسانی نام کی تختی، سائن بورڈ، لیٹر ہیڈ، فارم اور دیگر سرکاری مواد کو معیاری بنانے پر خصوصی توجہ دی جانی چاہیے۔ کمیٹی کو ہندی سیل کی جانب سے کی جانے والی کوششوں سے آگاہ کیا گیا، جن میں یونیورسٹی کے مختلف شعبہ جات اور دفاتر میں بیداری اور رسائی کی سرگرمیاں شامل ہیں۔ میٹنگ میں اہم فارموں اور خاکوں کو ذولسانی بنانے کی سمت پیش رفت، 14 جولائی 2026 کو منعقدہ راج بھاشا ورکشاپ، جس میں 80 سے زائد ملازمین نے شرکت کی، اور 10 تا 14 اگست منعقد ہونے والے پانچ روزہ ہندی ٹائپنگ تربیتی پروگرام کی بھی اطلاع دی گئی، جس میں 17 ملازمین نے شرکت کی۔ میٹنگ میں سرکاری زبان ایکٹ کی دفعہ 3(3) کے تحت آنے والی دستاویزات کی نشاندہی اور انہیں ذو لسانی بنانے پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس سلسلے میں مختلف شعبہ جات اور دفاتر سے ایسی دستاویزات کی تفصیلات حاصل کرنے اور یونیورسٹی کی سطح پر ایک جامع فہرست تیار کرنے پر زور دیا گیا۔ یونیورسٹی کی ویب سائٹ کو مرحلہ وار ذولسانی بنانے کی سمت میں ہونے والی پیش رفت کا بھی جائزہ لیا گیا۔ کمیٹی نے اس بات پر زور دیا کہ یونیورسٹی کی کوششوں کو حکومت ہند کے محکمہ سرکاری زبان کی جانب سے مقرر کردہ سالانہ پروگرام اور اہداف سے ہم آہنگ کیا جائے اور بہتری کے متقاضی شعبوں کی نشاندہی کے لیے باقاعدگی سے جائزہ لیا جائے۔ میٹنگ میں اس بات پر زور دیا گیا کہ راج بھاشا پالیسی کے مؤثر نفاذ کے لیے انتظامی افسران، ڈین صاحبان، سربراہان شعبہ، دفاتر کے سربراہان اور تمام متعلقہ ملازمین کا فعال تعاون ضروری ہے۔ ہندی سیل کے ساتھ رابطہ کاری کو مزید مستحکم کرنے کے لیے مختلف دفاتر اور اکائیوں میں راج بھاشا رابطہ افسران یا رابطہ کار مقرر کرنے کی تجویز پیش کی گئی۔ ہندی کے حقیقی استعمال کا جائزہ لینے اور جہاں ضروری ہو اصلاحی اقدامات شروع کرنے کے لیے شعبہ وار جائزے کی تجویز بھی پیش کی گئی۔ کمیٹی نے یونیورسٹی کے امور میں ہندی کے مؤثر استعمال کو فروغ دینے کے لیے مربوط کوششوں پر زور دیا۔

تنظیم یوم النبی کے زیرِ اہتمام بانس منڈی چوراہے پر جلسہ عید میلادالنبی منعقد

کانپور: 27 اگست (پی این ایس) تنظیم یوم النبی کے زیرِ اہتمام بانس منڈی چوراہے پر جلسہ عید میلادالنبی منعقد۔ جلسے کو خطاب کرتے ہوئے مولانا مفتی محمد صدرالوریٰ مصباحی اعظم گڑھ نے کہا کہ جب جب دنیا میں فساد برپا ہوا فتنے پھیلے توحید کے بجائے شرک کا غلبہ ہوا کفر و بدعات نے اپنا سکہ جمالیا خیر کی کمی ہوئی اور شر کی کثرت ہونے لگی انسان ہدایت کے بجائے گمراہی میں پھنسنے لگا حق و باطل کی تمیز مٹنے لگی زمین پر خدائے واحد کے سوا ہزاروں دیوی دیوتاؤں کی پوجا شروع ہوگئی مخلوق اپنے خالق حقیقی سے غافل ہوگئی اور انسان اپنا مقصد تخلیق بھول بیٹھا تب اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کے لئے اور انھیں سیدھے راستے پر چلانے کے لئے اپنے کچھ مخصوص اور پسندیدہ بندوں کو زمین پر بھیجنے کا سلسلہ جاری فرمایا جنھیں نبی اور رسول کہا جاتا ہے رسول اور پیغمبر انسان اور بشر ہی ہوتے تھے مگر ان کے صفات فرشتوں کی صفات سے اعلیٰ ہوتے تھے ان کے کردار و کیریکٹر اخلاق و اوصاف اور عادت و اطوار پر کوئی انگلی نہیں اٹھا سکتا وہ شرافت کے سردار اور جبین انسانیت کے جھومر ہوتے تھے نبی آئے تو اللہ کا پیغام بندوں کو پہونچایا لوگوں کو توحید سکھلایا شرک سے بچایا اچھے اخلاق و تہذیب سکھایا نیکی کی راہ دکھائی بدی سے ڈرایا بھٹکے ہوئے لوگوں کو خالق حقیقی سے ملایا حقیقت یہ ہے کہ اگر انبیاء کرام علیہم السلام تشریف نہ لاتے تو انسان گمراہی کی تاریک کوٹھری میں پھنسا ہوا ہوتا اور روشنی کے نام سے بھی واقف نہ ہوتا ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ ? کی تعلیمات کو عام کیا جائے آپ کی سیرت کو پھیلایا جائے اور آپ کی مقدس سنتوں کا تذکرہ گھر گھر زندہ کیا جائے تا کہ آپ کا پیغام ایک ایک انسان تک پہونچایا جا سکے اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین یا رب العالمین زیر صدارت حضرت علامہ و مولانا مفتی محمد ثاقب ادیب مصباحی قاضی شہر کانپور زیرِ حمایت حضرت حافظ قاری صغیر عالم حبیبی نائب قاضی شہر کانپور زیر قیادت حضرت حافظ قاری عبدالرحیم ناظم اعلیٰ مدرسہ رزاقیہ بانس منڈی و نظامت کے فرائض کامل ازہری کانپوری نے بحسن و خوبی انجام دیے۔ جلسہ کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے حضرت حافظ قاری عبدالرشید سابق خطیب امام مسجد بانس منڈی نے کیا۔ نعت و منقبت کے نذرانے حافظ فیاض محمد کیف کانپوری محمد وسید عالم نعیم اختر فیروزآبادی حافظ کشی احمد رضا محمد توفیق نے پیش کیے۔ اس موقع پر مولانا فروز احمد مولانا مفتی محمد مدنی مفتی رفیع احمد نظامی صادق علی محمد رومان شبیہہ قدوس اعراض توفیق فرقان وقار محمد قسیم محمد شاہد وغیرہ خاص طور سے موجود رہے۔

اے ایم یو میں وزیر اعظم کے 'یوا سمواد: کھیلو انڈیا ڈائیلاگ' کی براہِ راست ویب کاسٹ کا اہتمام

علی گڑھ، 27 اگست: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے ملک گیر سطح پر منعقد ہونے والے 'وِکست بھارت یوا کنیکٹ: اسپورٹس ایڈیشن' کے تحت اپنے کیمپس میں 'یوا سمواد: کھیلو انڈیا ڈائیلاگ' کی براہِ راست ویب کاسٹ کا اہتمام کیا، جس کے ذریعہ بڑی تعداد میں اے ایم یو کے طلبہ نے وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی جانب سے نوجوانوں سے کیے گئے قومی سطح کے براہِ راست خطاب میں شرکت کی۔ براہِ راست ویب کاسٹ کا انتظام اے ایم یو کے بوائز پولی ٹیکنک میں کیا گیا تھا، جہاں بڑی تعداد میں طلبہ، کھلاڑی، اساتذہ اور "مائی بھارت" کے عہدیداران وزیر اعظم کا خطاب دیکھنے اور سننے کے لیے جمع ہوئے۔ یہ اقدام طلبہ اور نوجوانوں کو بااختیار بنانے، کھیلوں کی ترقی اور قومی تعمیر سے متعلق حکومت ہند کے اہم قومی اقدامات اور پروگراموں سے جوڑنے کے تئیں یونیورسٹی کے عزم کی عکاس ہے۔ وزیر اعظم نے ملک بھر کے تقریباً 1600 مقامات پر 8 لاکھ سے زائد نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے ہندوستان کے کھیلوں کے نظام میں آنے والی تبدیلی، کھیلوں کے بنیادی ڈھانچے میں توسیع اور نوجوانوں کے لیے بڑھتے ہوئے مواقع پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے نوجوانوں کو اپنی تجاویز پیش کرنے اور ملک کے کھیلوں اور ترقی کے سفر میں فعال طور پر حصہ لینے کی ترغیب دی۔ براہِ راست ویب کاسٹ میں شریک اے ایم یو کے طلبہ نے ان کے خطاب کو گہری دلچسپی سے سنا اور سراہا۔ یہ پروگرام ہندوستان کے عظیم ہاکی کھلاڑی میجر دھیان چند کی یومِ پیدائش تقریبات کے تحت منعقد کیا گیا اور اس کا مقصد ملک میں کھیلوں کی ثقافت کو مستحکم کرنا اور کھیلوں میں نوجوانوں کی زیادہ سے زیادہ شرکت کی حوصلہ افزائی کرنا تھا۔ پروگرام کے پانچ اہم موضوعات میں کھیلوں کے نظام کو بہتر بنانا، 2036 کے اولمپکس کے لیے باصلاحیت کھلاڑیوں کی تیاری، نوجوان رہنماؤں کی تیاری اور حکمرانی میں ان کی شرکت کی حوصلہ افزائی، وِکست بھارت کے لیے نوجوانوں کو بااختیار بنانا اور وِکست بھارت کے لیے نشہ سے پاک نوجوان تیار کرنا شامل تھے۔ پروگرام میں یونیورسٹی کے متعدد عہدیداران نے شرکت کی، جن میں اے ایم یو گیمز کمیٹی کے سکریٹری پروفیسر یوسف الزماں خاں، بوائز پولی ٹیکنک کے پرنسپل پروفیسر مجیب انصاری، اے ایم یو کے پی آر او عمر پیرزادہ، ڈاکٹر معراج الدین فریدی (پی ایچ ای)، ڈاکٹر حنیف، ڈاکٹر محمد عذیر، ڈاکٹر عمران خاں اور این ایس ایس کے دیگر ارکان شامل تھے۔ براہِ راست ویب کاسٹ، قومی پروگرام میں اے ایم یو کی شرکت، حکومت ہند کی فلاحی، نوجوانوں پر مرکوز اور ترقیاتی سرگرمیوں کو فروغ دینے کی یونیورسٹی کی مسلسل کوششوں کا حصہ ہے۔ یونیورسٹی باقاعدگی سے اپنے طلبہ کو قومی مہمات میں شرکت، سرکاری پروگراموں کو سمجھنے اور قومی تعمیر کے لیے اپنی تجاویز پیش کرنے کے مواقع فراہم کرتی ہے۔ این ایس ایس کے پروگرام کوآرڈینیٹر ڈاکٹر محمد محسن خاں اور پروگرام آفیسر ڈاکٹر عبدالجبار نے طلبہ کی شرکت کو سراہا۔ اس پروگرام نے اے ایم یو کے طلبہ اور کھلاڑیوں کو کھیلوں کے فروغ، قائدانہ صلاحیتوں کی نشوونما، باصلاحیت افراد کی شناخت اور ان کی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے اور 2047 تک وِکست بھارت کے وژن میں اپنے کردار پر غور وفکر کا موقع بھی فراہم کیا۔

ٹانڈہ کے مبارکپور میں نورِ حق اسلامیہ کا 48 واں نعتیہ مقابلہ

20 انجمنوں نے لیا حصہ، ملاد گروپ کو عمرہ کا ٹکٹ انعام

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) جشنِ عید میلادالنبی ﷺ کے موقع پر انجمن نورِ حق اسلامیہ مبارکپور ٹانڈہ کے زیرِ اہتمام 48 واں سالانہ نعتیہ مقابلہ عقیدت و احترام اور جوش و خروش کے ساتھ منعقد ہوا۔ جس میں 20 انجمنوں نے حصہ لیا۔ مقابلے میں اعظم گڑھ کے مبارکپور کی انجمن ملاد گروپ نے پہلی پوزیشن حاصل کرتے ہوئے عمرہ کا ٹکٹ اپنے نام کیا۔ پروگرام کا آغاز حافظ و قاری ابوذر استاد جامعۃ الاشرفیہ کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ جلسے کی صدارت حاجی فیروز احمد نے کی۔ جبکہ نظامت کے فرائض پروفیسر ڈاکٹر جمشید احمد نے انجام دیے۔ مختلف انجمنوں نے خوبصورت نعتیہ کلام پیش کر کے حاضرین سے خوب داد حاصل کی۔ مقابلے میں انجمن ملاد گروپ مبارکپور اعظم گڑھ نے اول مقام حاصل کیا اور عمرہ کا ٹکٹ انعام میں حاصل کیا۔ انجمن تاریخ اسلام گوہنہ مئو نے دوسری پوزیشن حاصل کر کے اجمیر شریف کا ٹکٹ حاصل کیا۔ جبکہ انجمن خادمانِ رسول علی گنج ٹانڈہ نے تیسرا مقام حاصل کیا اور بہرائچ جانے کا ٹکٹ انعام میں حاصل کیا۔ مقابلے میں شریک دیگر تمام انجمنوں کو بھی انجمن نورِ حق اسلامیہ کی جانب سے خصوصی انعامات سے نوازا گیا۔ اختتامی مرحلے میں انجمن نورِ حق اسلامیہ کے صدر حاجی عارف جمال انصاری نے تمام شریک انجمنوں، مہمانوں اور مقامی لوگوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر رکن پارلیمنٹ لال جی ورما، رکن اسمبلی ٹانڈہ رام مورتی ورما، بلاک پرمکھ سُرجیت ورما، سابق بی جے پی چیئرمین امیدوار پردیپ کمار عرف شنکر گپتا، سابق رکن اسمبلی عظیم الحق پہلوان کے فرزند مصاب عظیم، ونئے پاٹھک، حاجی معراج احمد، حاجی جاوید احمد، حاجی جمال اشرف، کیش محمد، محمد ندیم، محمد جاوید، سہیل احمد، ایاز احمد، اخلاق احمد، فیض محمد، جمال اختر، نورالدین، بدرالدین، محمد احمد، امتیاز احمد، حاجی اشفاق احمد، حاجی شمیم احمد، جاوید صدیقی ایڈووکیٹ، عبدالمعبود ایڈووکیٹ، خالد میاں، بلال احمد، مولانا کفیل، مولانا غلام یاسین القادری، حافظ سراج احمد، قاری جمال اشرف نظامی، مولانا شبیہ الحسنین سمیت متعدد افراد اور ہزاروں سامعین موجود رہے۔

ندیم عباس زیدی کی عید میلادالنبی میں شرکت، سیرتِ مصطفیٰ ﷺ پر خصوصی خطاب

امن اور اتحاد کی عہدِ حاضر میں اشد ضرورت: ندیم عباس زیدی

امروہہ عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک موقع پر ممتاز سماجی و مذہبی شخصیت ندیم عباس زیدی نے عید میلادالنبیؐ کے پرمسرت جلوس میں شرکت کی، جبکہ ان کی اہلیہ اور نگر پنچایت چیئرمین صبینہ زیدی نے سیرتِ مصطفیٰؐ کے حوالے سے منعقدہ خصوصی خواتین اجلاس میں بطورِ خاص حصہ لیا۔ جلوس کے دوران مختلف مقامات پر خطاب کرتے ہوئے ندیم عباس زیدی نے سیرتِ مصطفیٰؐ کے گوناگوں پہلوؤں پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ تمام انسانیت کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ اپنے بیان میں انہوں نے زور دیا کہ موجودہ دور میں باہمی امن، بھائی چارے اور اتحاد و یگانگت کی اشد ضرورت ہے۔ نبی اکرمؐ کا لایا ہوا پیغامِ محبت اور رواداری ہی دنیا میں واقعی سکون کی ضمانت بن سکتا ہے۔ دوسری جانب، نگر پنچایت چیئرمین صبینہ زیدی نے خواتین کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات نے خواتین کو معاشرے میں عزت، وقار اور بلند مقام عطا کیا۔ انہوں نے خواتین پر زور دیا کہ وہ سیرتِ طیبہ کی روشنی میں بچوں کی تربیت کریں اور گھروں میں امن و محبت کا ماحول قائم کریں۔ تقاریب کے اختتام پر ملک و قوم کی سلامتی اور امن و امان کے لیے خصوصاً دعائیں کی گئیں۔

خواتین کو 40,000 روپے سالانہ دینے کے وعدے پر اکھلیش پر بھڑکے مولانا شہاب رضوی

بریلی: 27 اگست (پی این ایس) 2027 کے اتر پردیش اسمبلی انتخابات کے ساتھ ہی سماجوادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو کے اقتدار میں آنے پر خواتین کو 40,000 روپے سالانہ دینے کے وعدے پر سیاست گرم ہوگئی ہے۔ آل انڈیا مسلم جماعت کے قومی صدر مولانا مفتی شہاب الدین رضوی بریلوی نے اس اعلان پر ایس پی پر سخت حملہ کیا ہے۔ مولانا نے خواتین سے اپیل کی کہ وہ ایسے انتخابی وعدوں کا شکار نہ ہوں اور عقل سے فیصلہ کریں۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا اکھلیش یادو نے، جب وہ ریاست کے وزیر اعلیٰ تھے، کسی خاتون کو 40 پیسے بھی دیئے ہوں تو بتائیں۔ مولانا رضوی نے مسلم ووٹ بینک کے معاملے پر سماجوادی پارٹی قیادت کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا۔

رباعی پر تمل ناڈو میں خوب کام ہوا ہے: پروفیسر صغیر افراہیم

شعبہ اردو میں سی سی ایس یونیورسٹی میں "رباعی کا فن اور جنوبی ہند کی رباعی" موضوع پر آن لائن پروگرام کا انعقاد

میرٹھ 27/اگست 2026ء رباعی ایک ایسی صنف ہے جس کے ہر مصرعے میں وزن ہوتا ہے۔ امیر خسرو کے پاس فارسی رباعیات ملتی ہیں۔ سب سے پہلی رباعی حضرت گیسو دراز کی ہے۔ حضرت گیسو دراز 1312ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ 80 سال کی عمر میں گلبرگہ آئے اور 105 سال کی عمر میں وصال کیا۔ تصوف کے لحاظ سے اور اخلاقیات کے اعتبار سے ان کا نام بڑی اہمیت کا حامل ہے مگر ان کے ساتھ انصاف نہیں کیا گیا۔ یہ الفاظ تھے معروف محقق و ناقد ڈاکٹر تقی عابدی]کناڈا[کے جو ایوسا، شعبۂ اردو، خواجہ بندہ نواز یونیورسٹی، گلبرگہ اور شعبۂ اردو، میرٹھ یونیورسٹی کے اشتراک سے منعقد "رباعی کا فن اور جنوبی ہند کی رباعی" موضوع پر اپنی تقریر کے دوران ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ رباعی کے حوالے سے امجد حیدرآبادی بھی بڑا مقام رکھتے ہیں۔ جنوب کی رباعیات میں امجد حیدر آبادی کو انفرادیت حاصل ہے۔ ان کی نثر بھی غضب کی تھی۔ رباعی دکن کی پیداوار ہے۔ اردو میں پہلی رباعی خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کی ہے۔ اس سے قبل پروگرام کا آغاز سعید احمد سہارنپوری نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ ہدیۂ نعت ڈاکٹر شہباز ارشد]گلبرگہ یونیورسٹی[نے پیش کیا۔ پروگرام کی سرپرستی معروف ناقد و افسانہ نگار اور صدر شعبۂ اردو پروفیسر اسلم جمشید پوری اور بین الاقوامی شہرت یافتہ محقق و ناقد ڈاکٹر تقی عابدی]کناڈا[نے فرمائی۔ صدارت کے فرائض معروف ادیب و ناقد پروفیسر صغیر افراہیم نے انجام دیے۔ مہمان خصوصی کے بطور ڈاکٹر طیب خرادی]صدر شعبۂ اردو دی نیو کالج، چنئی[اور مہمانانِ اعزازی کے بطور ڈاکٹر اطہر معزالدین اور ڈاکٹر میمونہ سرڈگی]اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ اردو، خواجہ بندہ نواز یونیورسٹی، گلبرگہ[نے شرکت فرمائی۔ پروگرام سے لکھنؤ سے ایوسا کی صدر پروفیسر ریشما پروین بھی جڑی رہیں۔ استقبالیہ کلمات محمد عابد علی، نظامت کے فرائض ڈاکٹر اطیع اللہ]اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ اردو، خواجہ بندہ نواز، یونیورسٹی، گلبرگہ[اور شکریے کی رسم ڈاکٹر سلمان عبدالصمد]اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ اردو، خواجہ بندہ نواز، یونیورسٹی، گلبرگہ[نے ادا کی۔ اس موقع پر معروف ادیب و ناقد پروفیسر اسلم جمشید پوری نے کہا کہ ہم اس ادب نما کو انشاء اللہ آگے بھی جاری رکھیں گے۔ آج کا یہ پروگرام شعبۂ اردو خواجہ بندہ نواز یونیورسٹی، گلبرگہ کے اشتراک سے عمل میں آرہا ہے۔ آج کے پروگرام سے بہت سے لوگ جڑے ہوئے ہیں جن کا ہم استقبال کرتے ہیں اور شکریہ بھی ادا کرتے ہیں۔ ڈاکٹر اطہر معز نے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ کرناٹک میں رباعی کے تعلق سے یقین کے ساتھ کچھ زیادہ نہیں کہا جاسکتا۔ آزادی سے قبل کرناٹک میں خصوصاً شعرو شاعری ہوتی رہی ہے مگر رباعی کے بارے میں کوئی خاص معلومات فراہم نہیں ہوتیں البتہ حیدرآباد میں متعدد رباعیات کے لکھنے والے رہے ہیں برکت اللہ، حق راہی قریشی کی رباعیوں میں سماج و معاشرے کے تمام مسائل و موضوعات کے ساتھ ساتھ اردو کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ بہت سی رباعیاں ہندی اور سنسکرت کے ترجمہ ہیں۔ خالد سعید، اکرم نقاش، امجد حسین کرناٹک، حافظ کرناٹکی کی رباعیاں عوام کے دلوں میں جگہ بنانے کے ساتھ ساتھ بچوں کی سوچ وفکر، تہذیب وتمدن میں بھی اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ جنوبی ہند میں بالخصوص اور کرناٹک میں بالعموم رباعیاں لکھی جارہی ہیں۔ مہمان خصوصی ڈاکٹر طیب خرادی نے کہا کہ محمد قلی قطب شاہ نے رباعیات میں خاص طبع آزمائی کی۔ تمل ناڈو، کرناٹک، مدراس وغیرہ میں صوفی شاعر گزرے ہیں۔ تمل ناڈو میں باقر آغا بلوری نے شاعری کی ہر صنف میں طبع آزمائی کی بالخصوص رباعیات میں آپ کی خاص دلچسپی رہی ہے۔ باقر آغا کی رباعیات میں زبان شستہ، اظہار بیان بہت آسان ہے۔ ہندی، عربی، فارسی سے آپ کی زبان پاک وصاف ہے۔ راہی مدراسی، ایمان وفا، علیم صبا نویدی انجم بلوری وغیرہ نے خوبصورت رباعیات لکھی ہیں۔

پورواَنچل ایکسپریس وے پر دردناک حادثہ

سلطان پور: 27 اگست (پی این ایس) اتر پردیش کے سلطان پور میں پورواَنچل ایکسپریس وے پر جمعرات کو ایک خوفناک سڑک حادثہ پیش آیا۔ ایک تیز رفتار ٹرک نے گڑگاؤں سے بہار جانے والی پرائیویٹ بس کو بلدی رائے تھانہ علاقے کے ٹیری گاؤں کے پاس پیچھے سے ٹکر ماردی۔ جس میں تین مسافر ہلاک اور 11 زخمی ہوگئے۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ بس میں سوار مسافروں کی چیخیں نکل گئیں۔ اطلاع ملتے ہی ایس ڈی ایم پربھات سنگھ، سی او بلدی رائے آشوتوش کمار اور اسٹیشن ہاؤس آفیسر مہندر پرتاپ سنگھ پولیس فورس کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے۔ مقامی لوگوں کی مدد سے پولیس نے بس میں پھنسے مسافروں اور زخمیوں کو نکالا۔ تمام زخمیوں کو سی ایچ سی بلدی رائے لے جایا گیا۔ کچھ شدید زخمی مسافروں کو بہتر علاج کے لیے کمار گنج کے پیٹھلا اسپتال ریفر کیا گیا ہے۔ پولیس نے حادثے میں ہلاک ہونے والے تینوں مسافروں کی لاشوں کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔

پولیس نے مفرور ملزم سمیت تین لوگوں کو گرفتار کیا

دیوبند، 27/اگست (نامہ نگار) دیوبند علاقے کی ایک نوجوان لڑکی نے 19 اگست کو تھانہ دیوبند میں شکایت درج کرائی تھی جس میں بڑگاؤں کوتوالی کے امبہٹہ چاند کے رہنے والے ہرش پر شادی کے بہانے اس کی عصمت دری کرنے اور جان سے مارنے کی دھمکی دینے کا الزام لگایا تھا۔ ملزم تب سے مفرور چلا آرہا تھا۔ کوتوالی انچارج سندیپ بالیان نے بتایا کہ ملزم ہرش کو گاؤں سین پور میں ریلوے کراسنگ کے قریب سے گرفتار کیا گیا تھا اور پوچھ گچھ کے بعد اسے عدالت میں پیش کرنے کے بعد جیل بھیج دیا گیا ہے۔ وہیں گاؤں کھجوروالا کے رہنے والے وجے سنگھ نے گاؤں کے ہی ایک شخص پر چوری کے 5 ہزار 4 سو روپے واپس نہ کرنے کا الزام لگاتے ہوئے پولیس کو تحریر دی ہے، وجے کے مطابق اس کے کھیت سے اس کی سائیکل اور اس پر رکھی پینٹ چوری ہوگئی تھی، پینٹ کی جیب میں پرس تھا جس میں پانچ ہزار چار سو روپے تھے، تلاش کے دوران چوری کی گئی سائیکل ملزم کے گھر سے برآمد ہوئی تھی، ملزم نے سائیکل تو لوٹا دی لیکن وہ رقم دینے سے انکار کر رہا ہے۔ وجے سنگھ نے پولیس سے ملزم کے خلاف کارروائی کئے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔

ننہیڈا خورد گاؤں میں نامعلوم بدمعاشوں نے کی فائرنگ

دیوبند، 27/اگست (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند تحصیل علاقہ کے گاؤں ننہیڈا خورد میں بائک سوار بدمعاش ہوائی فائرنگ کر دہشت کا ماحول بناتے ہوئے فرار ہوگئے، اطلاع ملتے ہی موقع پر پہنچی پولیس نے موقع واردات سے کارتوس کے کئی کھوکھے برآمد کئے، پولیس نے آس پاس لگے سی سی ٹی وی کیمروں کی فٹیج کی جانچ شروع کردی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ رات قریب ساڑھے آٹھ بجے کے درمیان کچھ بائک سوار بدمعاشوں نے گاؤں میں ایک مقام پر کھڑے ہو کر بلا وجہ ہوائی فائرنگ شروع کردی جس کے نتیجہ میں گاؤں میں دہشت کا ماحول بن گیا، واضح ہو کہ قریب دو ماہ قبل بھی نامعلوم بدمعاش کئی مرتبہ اسی طرح گاؤں میں ہوائی فائرنگ کر گاؤں کا ماحول کشیدہ کرنے کی کوشش کر چکے ہیں۔ وہیں مارپیٹ کے دوران موت کے بعد لاش کو زیرِ تعمیر کالونی میں پھینکنے کے معاملہ میں پولیس نے ہوٹل مالک کے بیٹے سمیت دو ملزمان کو گرفتار کیا ہے، واضح ہو کہ مظفر نگر کے گاؤں چھپار کے رہنے والے 55 سالہ آزاد علی کی لاش گزشتہ 23 اگست کو دیوبند برلا روڈ پر پڑی ہوئی ملی تھی، متوفی کے بیٹے شاہواز نے انوپم ہوٹل کے مالک اور ملازمین پر اس کے والد کے ساتھ مارپیٹ کرنے کا الزام لگاتے ہوئے بتایا تھا کہ اس کے والد گزشتہ 22 اگست کو رامپور منہاران میں ادویات لینے کے لئے گئے تھے اور وہ وہیں ایک ہوٹل میں ٹھہرے تھے، جہاں ان کے ساتھ مارپیٹ کی اطلاع انہیں ملی تھی۔ مذکورہ معاملہ میں کارروائی کرتے ہوئے پولیس نے ہوٹل مالک کے بیٹے آشوپال اور ملازم شوکین کو گاؤں سینپور کے نزدیک سے گرفتار کرتے ہوئے عدالت میں پیش کرنے کے بعد انہیں جیل بھیج دیا گیا ہے۔

این ٹی پی سی ٹانڈہ میں ساہتیہ سنگم کا شاندار اختتام

طلبہ نے ڈراموں، نظموں اور مختلف پیشکشوں سے ادبی وفنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) این ٹی پی سی ٹانڈہ کے ڈیلنس آڈیٹوریم میں 27 اگست کو ساہتیہ سنگم کا اختتامی پروگرام شاندار انداز میں منعقد ہوا۔ پروگرام میں طلبہ نے ادب، فن، رنگ منچ اور تخلیقی صلاحیتوں کا خوبصورت مظاہرہ کیا۔ طلبہ نے ریڑھ کی ہڈی، کٹہرے میں ہندی، مہابھارت پر مبنی خاموش ڈرامے، انگریزی ڈرامے، نظم خوانی اور شبد آولی پریڈ سمیت مختلف پیشکشیں پیش کر کے حاضرین کو متاثر کیا۔ خاص طور پر مہابھارت کے خاموش ڈرامے اور ننھے طلبہ کی شبد آولی پریڈ کو خوب سراہا گیا۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی معروف صحافی پرمن شریواستو نے طلبہ کی صلاحیتوں کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ادب انسانی احساسات کو بہتر بنانے اور نوجوانوں میں سوچ و سمجھ پیدا کرنے کا مؤثر ذریعہ ہے۔ انہوں نے طلبہ کو تعلیم کے ساتھ ادب، فن اور ثقافت سے جڑے رہنے کی تلقین کی۔ اس موقع پر ڈالی اروڑہ، این ٹی پی سی کے پی آر اویش سونکر، انسانی وسائل کے نمائندے وویک شریواستو، پرنسپل سمت اساتذہ، طلبہ اور والدین موجود رہے۔ اختتام پر پرنسپل سمت اروڑہ نے مہمانوں، والدین، اساتذہ اور طلبہ کا شکریہ ادا کیا۔

گنگا ایکسپریس وے پر پھر نظر آئیں بڑی بڑی دراڑیں

کانگریس نے ویڈیو شیئر کر مودی-اڈانی پر عائد کیا بدعنوانی کا الزام

لکھنؤ: 27 اگست (پی این ایس) اتر پردیش کے اناؤ میں گنگا ایکسپریس وے کے پیچ ورک میں ایک بار پھر بڑی بڑی دراڑیں دکھائی دی ہیں۔ مرمت کیے گئے حصے میں دراڑیں آنے کے بعد ایکسپریس وے کی مضبوطی اور تعمیراتی معیار کے متعلق سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ کانگریس نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل سے اس کی ویڈیو شیئر کر مودی حکومت اور اڈانی پر بدعنوانی کا الزام عائد کیا ہے۔ کانگریس نے اپنی 'ایکس' پوسٹ میں لکھا کہ "یہ گنگا ایکسپریس وے ہے، جس میں اناؤ کے پاس بڑی بڑی دراڑیں پڑ گئی ہیں۔ 36 ہزار کروڑ روپے کی لاگت سے بنے اس ایکسپریس وے کا افتتاح نریندر مودی نے کیا تھا۔ یہ پہلی بار نہیں ہے جب اس ایکسپریس وے میں کی گئی بدعنوانی سامنے آئی ہے۔ واضح ہے کہ نریندر مودی اور ان کے قریبی دوست اڈانی نے اس بنانے میں جم کر بدعنوانی کی ہے۔" قابل ذکر ہے کہ یہ معاملہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب مسلسل بارش کے باعث پہلے ہی گنگا ایکسپریس وے کے کئی حصوں میں مٹی دھنسنے اور کٹاؤ کے معاملے سامنے آچکے ہیں۔ اس کے بعد متعلقہ ایجنسیوں نے مرمت اور پیچ ورک کرایا تھا، لیکن اب اسی مرمت والے حصے میں دراڑیں نظر آرہی ہیں۔ ایسے میں پیچ ورک میں دوبارہ دراڑیں آنے سے سڑک کی پائیداری کو لے کر اٹھنے سوالات مزید سنگین ہوگئے ہیں۔ گنگا ایکسپریس وے پر اس سے قبل شدید بارش کے بعد 10 میٹر کا گہرا گڈھا بن گیا تھا۔ میرٹھ- پریاگ راج کیرج وے پر کلومیٹر 421 کے قریب سڑک اور اس کے آس پاس کے پشتے کا ایک حصہ بارش کے پانی کے بہاؤ کے سبب متاثر ہوگیا تھا۔ اس کے بعد اتر پردیش ایکسپریس وے انڈسٹریل ڈیولپمنٹ اتھارٹی (یو پی ای آئی ڈی اے) کی ٹیم موقع پر پہنچی تھی اور مرمت کا کام شروع کرایا گیا تھا۔ اس سے قبل جولائی میں اناؤ کے سونک ٹول پلازا کو گنگا ایکسپریس وے سے جوڑنے والی تقریباً سات میٹر طویل اپروچ روڈ بھی شدید بارش کے بعد متاثر ہوگئی تھی۔

بریلی میئر کے رکشا بندھن تقریب میں بھاری بھیڑ سے مچی افراتفری

کئی خواتین اور بچے ہوئے بیہوش

بریلی: 27 اگست (پی این ایس) جمعرات کو بریلی کلب میں میئر امیش گوتم اور پارتھ گوتم فاؤنڈیشن کے صدر پارتھ گوتم کی طرف سے منعقدہ رکشا بندھن پروگرام کے دوران افراتفری پھیل گئی۔ میئر امیش گوتم اور پارتھ گوتم فاؤنڈیشن کے صدر پارتھ گوتم کی طرف سے منعقد ہونے والے اس پروگرام میں خواتین کا بہت زیادہ ہجوم امنڈ پڑا۔ سفوکیشن سے متعدد خواتین اور بچے بے ہوش ہوگئے جنہیں فوری علاج کے لیے اسپتال منتقل کیا گیا۔ تقریب کے اسٹیج سے مسلسل لاپتہ بچوں کے اعلانات کیے جارہے تھے۔ خواتین نے الزام لگایا کہ انہیں تقریب کے مقام تک پہنچانے کے لیے بسیں موجود تھیں، لیکن ان کی گھر واپسی کے لیے کوئی انتظامات نہیں کیے گئے۔ بھیڑ کی وجہ سے بریلی کلب کی طرف جانے والی تمام سڑکوں پر زبردست ٹریفک جام کر دیا۔ اطلاع ملنے پر فرسٹ کمشنر آف پولیس پولیس فورس کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے۔ پولیس نے صورتحال پر قابو پانے کی کوششیں شروع کردیں۔ بتایا جاتا ہے کہ تقریب میں خواتین میں ساڑیاں تقسیم کی جارہی تھیں جس سے ہجوم میں مزید اضافہ ہوگیا۔ ساڑی لینے پہنچی 40 سالہ ریکھا گرمی کی وجہ سے گر گئی۔ اسے 108 ایمبولینس کے ذریعے ضلع اسپتال لے جایا گیا۔ خواتین نے الزام لگایا کہ منتظمین نے ہجوم کے انتظام کو نظر انداز کیا۔ گھر واپسی کے لیے آمدورفت کے انتظامات نہ ہونے پر بھی غم و غصہ تھا۔ جس سے پنڈال میں افراتفری مچ گئی۔ بتایا جارہا ہے کہ ضلع انتظامیہ کو میئر کے پروگرام کی اطلاع نہیں دی گئی تھی اور نہ ہی کوئی اجازت لی گئی تھی۔ افراتفری کی اطلاع ملتے ہی فرسٹ کمشنر آف پولیس پولیس فورس کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے۔ پولیس نے ہجوم پر قابو پانے اور معمولات کو بحال کرنے کی کوشش کی۔ بریلی کلب کی طرف جانے والی تمام سڑکوں پر طویل ٹریفک جام ہوگیا۔ ٹریفک بھی شدید متاثر ہوئی۔ ضلع اسپتال کے ای ایم او ڈاکٹر شیلیش رنجن نے بتایا کہ ایمبولینس میں بیہوش ہونے والی خاتون کو راستے میں ہی ہوش آیا۔

شہر کے کسی بھی علاقے میں پانی جمع نہیں ہونا چاہئے

عوامی نمائندوں کے اٹھائے گئے مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جائے، لاپرواہی کی ذمہ داری کا تعین کیا جائے گا: وزیر شہری ترقیات

لکھنؤ: 27 اگست۔شہری ترقیات اور توانائی کے وزیر اے کے۔شرما نے اپنے ضلع انچارج بھدوہی میں عوامی نمائندوں اور محکمہ کے افسران کے ساتھ کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں ترقیاتی کاموں اور عوامی سہولیات کا تفصیلی جائزہ لیا۔ برسات کے موسم کے پیش نظر انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ پانی جمع ہونے، صفائی ستھرائی، متعدی بیماریوں سے بچاؤ اور پینے کے پانی کے انتظامات کے سلسلے میں خصوصی مستعدی اختیار کریں۔وزیر جناب اے کے شرما نے میونسپل اداروں کے ایگزیکٹو افسران کو ہدایت دی کہ شہر کے کسی بھی علاقے میں پانی جمع نہیں ہونا چاہئے۔ جہاں پانی جمع ہونے کا مسئلہ ہو وہاں فوری نکاسی کا انتظام کیا جائے اور مستقل حل کی جانب کام کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ برسات کے موسم میں پانی جمع ہونے سے مچھروں سے پھیلنے والی بیماریوں کا خطرہ بڑھ جاتا ہے، اس لیے حساس علاقوں کی نشاندہی کی جائے اور وہاں اینٹی لاروا کا باقاعدہ اسپرے اور فاگنگ کی جائے۔صفائی کے نظام کا جائزہ لیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ شہروں میں کہیں بھی کچرے کے ڈھیر نظر نہیں آنے چاہئے۔ کوڑا کرکٹ کو باقاعدگی سے اٹھانے اور ٹھکانے لگانے کے ساتھ ساتھ عوامی مقامات، بازاروں، اہم سڑکوں اور آبادی والے علاقوں میں صفائی کی خصوصی مہم چلائی جائے۔ انہوں نے افسران کو موقع کا دورہ کرنے اور صفائی کے نظام کی نگرانی کرنے کی بھی ہدایت دی۔محکمہ صحت کے جائزہ کے دوران مسٹر شرما نے متعدی امراض پر قابو پانے کی مہم کے موثر انعقاد کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ ڈینگی، ملیریا، وائرل بخار اور دیگر متعدی بیماریوں سے بچاؤ کے لیے حساس علاقوں میں نگرانی بڑھائی جائے۔ تمام اسپتالوں اور مراکز صحت کو ضروری ادویات، اضافی بیڈز، مناسب آکسیجن اور وینٹی لیٹر وں سے لیس کیا جائے، تاکہ کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں مریضوں کو فوری علاج فراہم کیا جاسکے۔جل جیون مشن کا جائزہ لیتے ہوئے انچارج وزیر نے جل نگم کے ایگزیکٹو انجینئر کو ہدایت دی کہ وہ پینے کے پانی کی اسکیموں پر کام کو تیز کریں اور ان کی مقررہ مدت میں تکمیل کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہر گھر کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی حکومت کی ترجیح ہے۔ اسکیموں کے نفاذ میں کسی بھی سطح پر غفلت برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے کام کے معیار کی باقاعدگی سے جانچ اور سائٹ پر معائنہ کرنے پر زور دیا۔وزیر جناب اے کے شرما نے میٹنگ میں عوامی نمائندوں کی طرف سے اٹھائے گئے مسائل کو سنجیدگی سے لیا اور عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ عوامی مسائل کو ترجیحی اور بروقت حل کریں۔ انہوں نے کہا کہ عوامی نمائندوں کی طرف سے اٹھائے گئے مسائل کو حل کرنا حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔ اگر کسی مسئلے کے حل میں کوئی غیر ضروری تاخیر یا غفلت پائی گئی تو متعلقہ افسر ذمہ دار ہوگا۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ محکمے آپس میں تال میل کے ساتھ کام کریں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ حکومت کی ترقیاتی اسکیموں کے فوائد اہل افراد تک پہنچیں۔اس موقع پر ضلع پنچایت صدر جناب انیرودھ ترپاٹھی، ایم ایل اے اورائی جناب دینا ناتھ بھاسکر، ایم ایل اے گیان پور جناب وپل دوبے، ضلع مجسٹریٹ جناب شیلیش کمار، پولیس سپرنٹنڈنٹ جناب ابھیمنیو تیاگی، بی جے پی ضلع صدر جناب دیپک مشرا اور دیگر محکمہ جاتی افسران نمایاں طور پر موجود تھے۔

رکشابندھن پر وزیر جے ویر سنگھ نے ریاستی عوام کو دی مبارکباد

خواتین کے احترام، تحفظ اور بااختیار بنانے کے عزم کا کیا اظہار

لکھنؤ: 27 اگست۔اتر پردیش کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ نے رکھشا بندھن کے پرمسرت موقع پر ریاست کے لوگوں بالخصوص بھائیوں اور بہنوں کو مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ انہوں نے اس مقدس تہوار پر خواتین کی خوشی، خوشحالی اور روشن مستقبل کی خواہش کی۔ رکشابندھن کے موقع پر جاری ایک پیغام میں وزیر موصوف نے کہا کہ ہندوستان ثقافتوں اور تہواروں کی سرزمین ہے۔ ہر تہوار معاشرے کو اپنے شاندار ماضی اور ورثے پر فخر کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ رکشابندھن کا مقدس تہوار بھائیوں اور بہنوں کی بے پناہ محبت، تحفظ اور عقیدت کا جشن ہے۔ یہ تہوار ہماری متحرک ثقافت اور روایات کی بھی علامت ہے۔قدیم دور سے ہی اس تہوار کو وقار کے ساتھ منانے اور بہنوں کے ساتھ پیار کرنے کی روایت رہی ہے۔ ہندوستان میں خواتین کو دیویوں کے طور پر مانا جاتا ہے اور ان کی پوجا کی جاتی ہے۔ رکھشا بندھن کا تہوار یہ پیغام دیتا ہے کہ ہم سب کو خواتین، خاص طور پر بہنوں کا احترام کرنا چاہیے اور ان کی حفاظت کا عہد کرنا چاہیے۔ ریاستی حکومت نے خواتین کی حفاظت کو یقینی بنانے اور انہیں سماجی اور اقتصادی طور پر بااختیار بنانے کے لیے متعدد اسکیمیں اور پروگرام نافذ کیے ہیں۔ رکھشا بندھن کے مقدس تہوار پر، آیئے ہم عہد کریں کہ خواتین کا احترام، تحفظ اور زندگی کے ہر پہلو میں آگے بڑھیں۔ آیئے ہم سب بھائی چارے کے اس تہوار پر آدھی آبادی کی حفاظت کا عہد کریں اور اس رکھشا بندھن پر اپنی بہنوں کو تحفظ اور بااختیار بنانے کا یقین دلائیں۔

آگرہ ٹیچر حلقہ انتخاب کی ووٹر لسٹ میں 15 ہزار سے زائد فرضی ووٹروں کا دعویٰ

سماج وادی پارٹی نے چیف الیکٹورل آفیسر کو میمورنڈم دے کر اعلیٰ سطحی جانچ کا مطالبہ کیا

لکھنؤ۔سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ جناب اکھلیش یادو جی کی ہدایت پر آگرہ ٹیچر حلقہ انتخاب 2026 (اتر پردیش قانون ساز کونسل) کی ووٹر لسٹ میں بڑی تعداد میں فرضی ووٹر بنائے جانے کی شکایت سماج وادی پارٹی کے ریاستی صدر جناب شیام لال پال نے چیف الیکٹورل آفیسر، اتر پردیش کو میمورنڈم دے کر کی ہے۔ میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ آگرہ حلقہ ٹیچر انتخاب 2026 (اتر پردیش قانون ساز کونسل) میں ریاست کی بی جے پی حکومت میں وزراء اور تنظیم کے عہدیداروں کے دباؤ پر اضلاع کے ضلع مجسٹریٹ/ضلع انتخابی افسران کے ذریعے آگرہ، متھرا، فیروزآباد، مین پوری، ہاتھرس، علی گڑھ، ایٹا، کاس گنج، فرخ آباد، اٹاوہ، اوریا اور قنوج اضلاع میں 15 ہزار سے زیادہ فرضی ووٹر اساتذہ بنا دیے گئے ہیں، جبکہ تقریباً 125 اسکول وجود ہی نہیں رکھتے۔ ایسے فرضی اسکولوں کے نام سے بھی فرضی اساتذہ کی بنیاد پر فرضی ووٹر بنا دیے گئے ہیں۔ ضلع آگرہ کے ضلع اسکول انسپکٹر کی جانب سے آر ٹی آئی کے ذریعے بتایا گیا ہے کہ 26 سے زیادہ ایسے اسکول، جن میں ووٹر بنائے گئے ہیں، وہ اسکول وجود ہی نہیں رکھتے۔ ضلع آگرہ میں واقع شری گوپال سنگھ انٹر کالج، جلیسر روڈ، مڑھی چوراہا، آگرہ کے پرنسپل نے تحریری طور پر بتایا ہے کہ ان کے اسکول کے نام سے جن اساتذہ کو ووٹر بنایا گیا ہے، ان میں سے 22 اساتذہ شری گوپال سنگھ انٹر کالج کے استاد ہی نہیں ہیں۔ آگرہ ٹیچر حلقہ انتخاب 2026 (اتر پردیش قانون ساز کونسل) کی ووٹر لسٹ میں بہت بڑی تعداد میں فرضی ووٹروں کے نام درج کر دیے گئے ہیں۔ سماج وادی پارٹی کی جانب سے آگرہ ٹیچر حلقہ انتخاب 2026 (اتر پردیش قانون ساز کونسل) کی ووٹر لسٹ میں فرضی نام شامل کیے جانے کی تحریری شکایات کئی بار الیکشن کمیشن آف انڈیا، نئی دہلی اور چیف الیکٹورل آفیسر، لکھنؤ سے کی گئی ہیں۔ لیکن ابھی تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی ہے۔ منصفانہ اور شفاف انتخابات کے انعقاد کے سلسلے میں شبہ پیدا ہو رہا ہے۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا پر کئی سوالات اٹھ رہے ہیں۔ سماج وادی پارٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ آگرہ حلقہ ٹیچر انتخاب 2026 (اتر پردیش قانون ساز کونسل) میں ریاست کی بی جے پی حکومت میں وزراء اور تنظیم کے عہدیداروں کے دباؤ پر اضلاع کے ضلع مجسٹریٹ/ضلع انتخابی افسران کے ذریعے آگرہ، متھرا، فیروزآباد، مین پوری، ہاتھرس، علی گڑھ، ایٹا، کاس گنج، فرخ آباد، اٹاوہ، اوریا اور قنوج اضلاع میں 15 ہزار سے زیادہ فرضی ووٹر اساتذہ بنا دیے گئے ہیں۔

اکھلیش یادو نے ہونہار طلبہ وطالبات کو لیپ ٹاپ اور ٹیبلٹ دے کر نوازا

مین پوری، گونڈا اور سلطان پور کے نمایاں طلبہ کو روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات

سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ جناب اکھلیش یادو نے آج مین پوری، گونڈا اور سلطان پور کے ہونہار طلبہ وطالبات کو لیپ ٹاپ اور ٹیبلٹ دے کر اعزاز سے نوازا اور ان کے روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ مین پوری کے جناب آیوش یادو نے 100 میں سے 95 نمبر حاصل کر کے پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ گونڈا کی للیتا موریہ نے 100 میں سے 92 نمبر حاصل کر کے تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ اسی طرح سلطان پور کی کیرتی وشوکرما نے 100 میں سے 92 نمبر حاصل کر کے چوتھی پوزیشن حاصل کی ہے۔ وہ کے جی ایم یو کالج آف نرسنگ، لکھنؤ کی طالبہ رہی ہیں۔ طلبہ نے امید ظاہر کی کہ لیپ ٹاپ اور ٹیبلٹ کے استعمال سے وہ اپنی پڑھائی میں مزید سہولت محسوس کریں گے۔

شعاع فاطمہ گرلس انٹر کالج میں شجر کاری پروگرام کا انعقاد

لکھنؤ، 25 اگست۔شعاع فاطمہ گرلس انٹر کالج میں منگل کو شجر کاری پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا عنوان "ایک قدم ہریالی کی اور" تھا۔ یہ پروگرام حکومت کی جانب سے چلائے جا رہے "ایک پیڑ ماں کے نام" مہم کے تحت منعقد کیا گیا۔ پروگرام میں طالبات نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور مختلف مقامات پر پودے لگا کر ماحول کو سرسبز و شاداب رکھنے کا پیغام دیا۔ اس موقع پر طالبات نے زمین پر کم ہوتی ہریالی اور ماحولیاتی عدم توازن پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے لوگوں سے زیادہ سے زیادہ پودے لگانے اور ان کی دیکھ بھال کرنے کی اپیل کی۔اس موقع پر پرنسپل نے طالبات کی کوششوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ ماحولیاتی تحفظ صرف اسکول یا کالج تک محدود نہیں ہونا چاہیے، بلکہ ہر فرد کو اپنے گھر اور اس کے آس پاس کے ماحول کو بھی سرسبز رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ منیجر نے پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ماحول کو صاف، محفوظ اور متوازن رکھنے کے لیے شجر کاری انتہائی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ تعلیمی اداروں میں وقتاً فوقتاً اس طرح کے پروگرام منعقد ہوتے رہنے چاہئیں، تاکہ طلبہ و طالبات میں ماحول کے تئیں بیداری اور ذمہ داری کا احساس پیدا ہو۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے سکریٹری عاصم رضا نے کہا کہ ماحولیاتی توازن برقرار رکھنے کے لیے ہریالی بے حد ضروری ہے۔ انہوں نے طالبات کو ماحول کے تحفظ کے لیے مسلسل ترغیب دیتے رہنے پر زور دیا اور پروگرام کے کامیاب انعقاد پر تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا۔

رکشابندھن بھائی بہن کی محبت، اعتماد اور باہمی ایثار کا مقدس تہوار: آنندی بین پٹیل

لکھنؤ۔اتر پردیش کی گورنر محترمہ آنندی بین پٹیل نے ریاست اور ملک کے باشندوں کو مقدس تہوار رکشابندھن کی دلی مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کی ہیں۔ اپنے تہنیتی پیغام میں گورنر جی نے کہا کہ رکشابندھن بھائی اور بہن کے درمیان محبت، پیار، اعتماد اور باہمی ایثار کا مقدس تہوار ہے۔ یہ تہوار خاندانی اور سماجی رشتوں کو مضبوط بنانے کے ساتھ ساتھ باہمی احترام، تعاون اور ہم آہنگی کے جذبے کو فروغ دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ رکشابندھن ہندوستانی ثقافت میں خواتین کے احترام اور خاندانی اقدار کی مضبوط روایت کی علامت ہے۔ یہ موقع ہمیں خواتین کی حفاظت، احترام اور بااختیار بنانے کے تئیں اپنے عزم کو مزید مضبوط کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ گورنر جی نے ریاست کے باشندوں سے رکشا بندھن کے اس مقدس موقع پر باہمی محبت، بھائی چارے اور سماجی ہم آہنگی کے جذبے کو مزید مضبوط کرتے ہوئے ریاست کی ترقی میں شمولیت کا عزم لینے کی اپیل کی ہے۔

ایرا یونیورسٹی نے پدم شری پروفیسر راجندر پرساد کو اعزاز سے نوازا

طب کے شعبے میں نمایاں خدمات پر پدم شری ملنے کے بعد شاندار تقریب، پروفیسر پرساد کی خدمات کو سراہا گیا

لکھنؤ۔ایرا یونیورسٹی نے طب کے شعبے میں نمایاں خدمات کے لیے حکومت ہند کی جانب سے باوقار پدم شری سے نوازے جانے پر ایرا کے لکھنؤ میڈیکل کالج اینڈ ہاسپٹل کے ڈائریکٹر میڈیکل ایجوکیشن اور شعبۂ تنفسی امراض کے پروفیسر پروفیسر راجندر پرساد کے اعزاز میں ایک شاندار تقریب منعقد کی۔ اس تقریب میں بڑی تعداد میں ممتاز شخصیات، سینئر ماہرین تعلیم، ڈاکٹروں، فیکلٹی ارکان، عملے اور ایرا یونیورسٹی کے طلبہ نے شرکت کی۔ اتر پردیش کے سابق قائم مقام وزیر اعلیٰ ڈاکٹر عمار رضوی تقریب کے مہمان خصوصی تھے۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر عمار رضوی نے پروفیسر راجندر پرساد کی غیر معمولی طبی مہارت کی تعریف کی اور یاد کیا کہ ان کی جانب سے بھیجے گئے کئی مریضوں نے پروفیسر پرساد کی طبی بصیرت اور ہمدردانہ نگہداشت سے فائدہ اٹھایا تھا۔ انہوں نے پروفیسر پرساد کو نہ صرف ایک بہترین معالج، استاد اور رہنما قرار دیا بلکہ انہیں غیر معمولی عاجزی اور انسانیت رکھنے والی شخصیت بھی بتایا۔ انہوں نے پدم شری حاصل کرنے پر انہیں مبارکباد دی اور کہا کہ یہ اعزاز معاشرے کے لیے ان کی زندگی بھر کی خدمات کا موزوں اعتراف ہے۔ ایرا یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر عباس علی مہدی نے پروفیسر پرساد کے ساتھ 35 سال سے زیادہ عرصے پر محیط اپنی وابستگی کے بارے میں تفصیل سے بات کی، جو پہلے کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی اور بعد میں ایرا یونیورسٹی میں رہی۔ اپنے مرحوم والد پروفیسر مہدی حسن کے ساتھ قریبی تعلق کو یاد کرتے ہوئے پروفیسر عباس نے کہا کہ پروفیسر پرساد ان کے والد کے خاص طور پر قریب تھے اور ان کے والد ہمیشہ ان کا بہت زیادہ احترام کرتے تھے۔ پروفیسر عباس نے پروفیسر راجندر پرساد کو اس بات کی شاندار مثال قرار دیا کہ کس طرح عاجزی، علم، طبی مہارت اور انسانیت کے تئیں وابستگی ایک ہی شخص میں یکجا ہو سکتی ہے۔ انہوں نے اتر پردیش کے ایک دور دراز گاؤں میں معمولی شروعات سے لے کر کے جی ایم یو میں پروفیسر اور شعبۂ تنفسی امراض کے سربراہ، سیفئی میں یوپی انسٹی ٹیوٹ آف رورل ہیلتھ سائنسز کے ڈائریکٹر اور اس کے بعد دہلی یونیورسٹی کے وی پی چیسٹ انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر بننے تک پروفیسر پرساد کے شاندار سفر کو یاد کیا۔ انہوں نے کہا کہ پروفیسر پرساد کو بھارت میں تپ دق اور پلمونری میڈیسن کا "بھیشم پتامہ" کہا جاتا ہے، جنہوں نے بے شمار مریضوں، خاص طور پر دیہی اور معاشی طور پر پسماندہ طبقات سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو معیاری طبی نگہداشت فراہم کی۔ انہوں نے مزید کہا کہ تپ دق پر قابو پانے، تنفسی امراض، طبی تعلیم اور تحقیق کے شعبے میں پروفیسر پرساد کی خدمات نے ملک میں صحت کی دیکھ بھال پر دیرپا اثر ڈالا ہے۔ پروفیسر عباس نے پروفیسر پرساد کے شاندار تعلیمی، تحقیقی اور انتظامی قیادت کے ریکارڈ کو بھی اجاگر کیا، جس میں 80 سے زیادہ اعزازات اور تمغے شامل ہیں۔ ان میں ڈاکٹر بی سی رائے نیشنل ایوارڈ، کئی معروف پیشہ ورانہ اداروں کی جانب سے لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈز، وگیان گورو ایوارڈ اور ڈاکٹر آر وی راجم اکیڈمک اوریشن ایوارڈ شامل ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ پروفیسر پرساد نے بھارت میں پلمونری میڈیسن کی کئی بڑی پیشہ ورانہ سوسائٹیوں کے صدر اور امریکن کالج آف چیسٹ فزیشنز کے انٹرنیشنل گورنر کے طور پر خدمات انجام دی ہیں۔ نیشنل اکیڈمی آف میڈیکل سائنسز، امریکن کالج آف چیسٹ فزیشنز اور رائل کالج آف فزیشنز آف گلاسگو اور لندن کے فیلو کے طور پر ان کا انتخاب بھی ان کی بین الاقوامی حیثیت کی عکاسی کرتا ہے۔

آئی ایم ایل سی سنبھل کے لیے 126.11 کروڑ روپے کی دوسری قسط جاری

لکھنؤ: 27 اگست۔اتر پردیش حکومت نے مالی سال 2026-27 کے لیے اٹل انڈسٹریل انفراسٹرکچر مشن کے تحت UPIDA کے تیار کردہ IMLC سنبھل پروجیکٹ کے لیے 126 کروڑ 11 لاکھ 8 ہزار 650 کروڑ روپے کی دوسری قسط کو منظوری دے دی ہے۔ یہ فنڈنگ منصوبے پر باقی ماندہ کام کو تیز کرنے میں اہم کردار ادا کرے گی۔ اس سلسلے میں، محکمہ انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ نے ایک حکم نامہ جاری کیا جس میں منظور شدہ فنڈ کے استعمال کی ہدایت دی گئی تاکہ محکمہ خزانہ کے بجٹ کی دفعات، اخراجات پر قابو پانے اور کفایت شعاری کے رہنما اصولوں کی مکمل تعمیل کو یقینی بنایا جا سکے۔ مختص فنڈ صرف منظور شدہ کاموں کے لیے استعمال کیے جائیں گے۔

بلاتفریق تمام انسانوں کے حقوق کی پاسداری اسلام کی بنیادی تعلیم ہے: اشتیاق احمد قادری

لکھنؤ ابرار نگر/ میلاد کمیٹی ابرار نگر کے زیر اہتمام جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پروگرام قاری محمد صدیق قادری کی صدارت مفتی مولانا محمد نسیم قادری کی قیادت و مولانا محمد سہیل اشرفی کی نظامت میں منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز قاری محمد ثمن رضا نے تلاوت قرآن کریم سے کی شعرائے کرام قاری اقبال ضیائی قاری نیاز گونڈوی فیصل رضا اور عفان قادری نے نعتیہ کلام پیش کر کے سامعین سے خوب داد وصول کی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مشہور اسلامی اسکالر علامہ اشتیاق احمد قادری استاد دارالعلوم فیض الرسول براؤن شریف نے کہا کہ اللہ کریم کے اپنے بندوں پر بے شمار احسانات میں سے ایک عظیم احسان یہ ہے کہ اس نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اسلام نے انسانیت کے احترام ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی اور حسن سلوک کی بھرپور تعلیم دی ہے اللہ تعالیٰ کی محبت میں بھوکے یتیم مسکین اور قیدی کو کھانا کھلانا بھی انسانی خدمت ہے جبکہ رنگ ونسل جنس و مذہب کی تفریق کے بغیر تمام انسانوں کے حقوق کی پاسداری کرنا احترام انسانیت ہے۔ جبکہ مولانا محمد آفاق جامعی نے افتتاحی خطاب کیا۔ پروگرام کے دوران نمایاں خدمات انجام دینے والی شخصیات شفیق الزماں فریدی مرزا اشراق بیگ جمیل خان صدر ابرار نگر ویلفیئر سوسائٹی ڈاکٹر خالد سرجن اور ڈاکٹر شہاب الدین کی شال پوشی کر کے اعزاز سے نوازا گیا۔ آخر میں پروگرام کنوینر حاجی انجینئر سعید احمد نے تمام مہمانان گرامی علماء کرام شعراء منتظمین اور شرکائے محفل کا ہدیۂ تشکر پیش کیا۔ جلسے کے انتظام و انصرام میں سید مظہر علی، معراج الحق شمسی، انجینئر شعبان احمد، ایڈووکیٹ ملک فیاض اور انجینئر آفاق عالم نے اہم کردار ادا کیا محفل میں بڑی تعداد میں عاشقان رسول نے شرکت کی بالخصوص سید عبدالقادر اشرف صوفی گل شیر قادری فہیم اعظمی حاجی شمشاد عالم صغیر نیتا خالد جاوید حسن وامق وغیرہ موجود رہے پروگرام کا اختتام صلوۃ و سلام دعا اور لنگر رسول پر ہوا۔

رکشابندھن محبت، اعتماد اور تحفظ کے اٹوٹ بندھن کی علامت: نریندر کشیپ

لکھنؤ، تاریخ: 27 اگست۔ریاستی وزیر برائے پسماندہ طبقات کی بہبود اور معذوروں کو بااختیار بنانے کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) جناب نریندر کشیپ نے بھائی بہن کے درمیان بے پناہ محبت، غیر متزلزل اعتماد اور لگن کی علامت رکھشا بندھن کے موقع پر پورے ملک اور ریاست کے عوام کو دلی مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کی ہیں۔ اپنے نیک خواہشات کے پیغام میں، ریاستی وزیر جناب نریندر کشیپ نے کہا کہ رکشا بندھن کا مقدس تہوار ہندوستانی ثقافت کی شاندار روایت کا جشن ہے، جو محبت، اعتماد اور تحفظ کے اٹوٹ بندھن کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ تہوار خاندان اور معاشرے میں بھائی بہن کے رشتے اور باہمی پیار اور احترام کے وقار کو مضبوط کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اس موقع پر ہم سب کو خواتین کے احترام، تحفظ اور بااختیار بنانے کا عہد کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا، "آؤ! رکھشا بندھن کے اس پرمسرت موقع پر، ہم معاشرے میں ہم آہنگی، اتحاد اور بھائی چارے کو مزید مضبوط کریں اور اپنے ملک کو خوشحال اور خود انحصار بنانے کے اپنے عزم کا اعادہ کریں۔ مسٹر کشیپ نے اپنے مبارکبادی پیغام میں کہا ہے کہ یہ مقدس اور مقدس تہوار ہر ایک کی زندگی میں محبت، ہم آہنگی، خوشحالی اور خیر سگالی کو بڑھائے۔

ہندو بہن نے مسلم بھائی کی کلائی پر باندھی راکھی

گنگا جمنی تہذیب کی خوبصورت مثال، بھائی نے بہن کو تحفظ کا وعدہ کیا اور خوشیوں کی دعائیں دیں

لکھنؤ، 27 اگست (پریس ریلیز): گنگا جمنی تہذیب اور باہمی محبت و بھائی چارے کی خوبصورت مثال پیش کرتے ہوئے نیو سولجر کالج آف لا کے ڈائریکٹر نفیس الحسن کی بہن شویتا گپتا نے رکشابندھن کے موقع پر اپنے مسلم بھائی کی کلائی پر راکھی باندھی۔ اس موقع پر بھائی نے اپنی بہن کی حفاظت کا عہد کرتے ہوئے ان کی خوشیوں، کامیابی اور سلامتی کے لیے دعائیں کیں۔ قابلِ ذکر ہے کہ شویتا گپتا ہر سال رکشابندھن کے موقع پر اپنے بھائی نفیس الحسن کی کلائی پر راکھی باندھتی ہیں۔ برسوں سے قائم بھائی بہن کے محبت بھرے اس رشتے میں آج بھی وہی خلوص اور اپنائیت برقرار ہے۔ اس موقع پر شویتا گپتا اپنے بھائی کی کلائی پر راکھی باندھتے ہوئے انتہائی خوش نظر آئیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کے اور ان کے بھائی کے درمیان محبت کا یہ خوبصورت رشتہ ہمیشہ اسی طرح قائم رہے گا۔ اس موقع پر نیو سولجر کالج آف لا کے ڈائریکٹر نفیس الحسن نے کہا کہ یہ روایت گنگا جمنی تہذیب اور ہندو مسلم اتحاد کی خوبصورت عکاسی کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں اس بات پر فخر ہے کہ ہندو بہن ہر سال انہیں راکھی باندھتی ہے۔ میری دعا ہے کہ بہن شویتا گپتا سمیت ملک و ریاست کی تمام بہنوں کو محبت، عزت اور اپنائیت ملتی رہے اور وہ ہمیشہ خوش و سلامت رہیں۔

لکھنؤ کے ایک اسکول میں امتحان کے دوران بغیر اجازت کے بنائی گئی ویڈیو، ایف آئی آر درج

لکھنؤ: 27 اگست (پی این ایس) گوسائی گنج امتحان کے دوران ایک نجی چینل کے نمائندے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اسکول کے احاطے میں گھس گئے۔ انہوں نے مبینہ طور پر خواتین اساتذہ کو کیمرے پر بیان دینے کے لیے ہراساں کیا۔ اس کے بعد انہوں نے جھوٹے دعووں کے ساتھ ویڈیو کو سوشل میڈیا پر پھیلا دیا۔ اسکول کی انچارج ہیڈ مسٹریس کی شکایت کی بنیاد پر گوسائی گنج پولیس نے معاملہ درج کر کے معاملے کی جانچ شروع کر دی ہے۔ اسکول کی انچارج ٹیچر وِنیتا سریواستو کی طرف سے درج کرائی گئی شکایت کے مطابق 20 اگست کو اسکول اپنے سمسٹر امتحانات کا انعقاد کر رہا تھا۔ ایک نجی چینل کا نمائندہ ہونے کا دعویٰ کرنے والا ملزم امیت یادو اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ اسکول کے احاطے میں داخل ہوا۔ انہوں نے نہ تو محکمہ تعلیم سے اجازت لی تھی اور نہ ہی اسکول انتظامیہ سے اجازت لی تھی۔ جب استاد نے ان سے اپنی محکمانہ اجازت دکھانے کو کہا تو انہوں نے انہیں نظر انداز کر دیا اور اپنے موبائل فون اور کیمروں کا استعمال کرتے ہوئے فلم بندی شروع کر دی۔ شکایت میں الزام لگایا گیا ہے کہ اسکول کے احاطے، پینے کے پانی کا نظام، اور بیت الخلاء مکمل طور پر صاف ستھرا اور اچھی طرح سے رکھے گئے تھے، لیکن جان بوجھ کر صورتحال کو غلط اور غلط طریقے سے پیش کیا گیا۔ ملزمان نے اسکول میں تعینات دو خواتین اساتذہ کو کیمرے پر بات کرنے پر مجبور کیا اور انہیں ذہنی طور پر ہراساں کیا۔ مقامی گاؤں کے سربراہ، جو جائے وقوعہ پر موجود تھے، نے بھی تصدیق کی کہ اسکول کی باقاعدگی سے صفائی کی جاتی ہے اور کوئی بد نظمی نہیں ہوتی۔ ٹیچر کا الزام ہے کہ یہ گمراہ کن خبر سیاسی تعصب اور سستی تشہیر کی وجہ سے سرکاری اسکیموں اور اسکول کی شبیہ کو خراب کرنے کے لیے سوشل میڈیا پر پھیلائی گئی۔ ایڈیشنل ڈی سی پی (جنوبی) بسنت کمار لالی نے بتایا کہ انچارج ٹیچر وِنیتا سریواستو کی تحریری شکایت کی بنیاد پر ملزم امیت یادو اور اس کے ساتھیوں کے خلاف سرکاری کام میں رکاوٹ ڈالنے، امن میں خلل ڈالنے اور متعلقہ جرائم کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی ویڈیو فوٹیج اور شواہد کی تحقیقات کر رہی ہے۔

لینگویج یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی داخلے کے لیے انٹرویو یکم تا 10 ستمبر

لکھنؤ، 27 اگست 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں پی ایچ۔ڈی۔ داخلہ سیشن 2026-27 کے لیے اہل امیدواروں کے موضوع وار انٹرویوز یکم تا 10 ستمبر 2026 منعقد کیے جائیں گے۔ انٹرویو کی موضوع وار تاریخ، وقت اور دیگر ضروری تفصیلات یونیورسٹی کی سرکاری ویب سائٹ kmclu.ac.in اور سمرتھ پورٹل kmcluadm.samarth.edu.in پر فراہم کر دی گئی ہیں۔ یونیورسٹی کی جانب سے جاری کردہ پروگرام کے مطابق یکم ستمبر کو عربی، ہوم سائنس، بایوٹیکنالوجی انجینئرنگ اور فارمیسی، 3 ستمبر کو کامرس اور ایجوکیشن، 7 ستمبر کو بزنس ایڈمنسٹریشن اور اردو اور 8 ستمبر کو کمپیوٹر سائنس اینڈ انجینئرنگ اور کمپیوٹر سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے اہل امیدواروں کے انٹرویوز منعقد ہوں گے۔ اسی طرح 9 ستمبر کو لیگل اسٹڈیز، ریاضی اور فزیکل ایجوکیشن اور 10 ستمبر کو لیگل اسٹڈیز، معاشیات اور مکینیکل انجینئرنگ کے امیدواروں کے انٹرویوز لیے جائیں گے۔ بیشتر مضامین کے لیے پہلی نشستیں میں رپورٹنگ کا وقت صبح 9 بجے اور دوسری نشست میں صبح 10:30 بجے مقرر کیا گیا ہے۔ انٹرویوز انتظامی عمارت میں واقع چانکیہ سدن-1 اور چانکیہ سدن-2 میں منعقد ہوں گے۔ یونیورسٹی انتظامیہ نے تمام اہل امیدواروں سے اپیل کی ہے کہ وہ مقررہ تاریخ اور وقت پر انٹرویو کے مقام پر لازماً حاضر ہوں۔ دستاویزات کی تصدیق کے لیے امیدواروں کو اپنے تمام اصل سرٹیفکیٹس کے ساتھ ان کی خود تصدیق شدہ نقول کا ایک سیٹ بھی ساتھ لانا ہوگا۔ مطلوبہ دستاویزات میں درخواست فارم، ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کے سرٹیفکیٹس، گریجویشن اور پوسٹ گریجویشن کی مارک شیٹس و ڈگریاں، ایم فل سرٹیفکیٹ، جہاں قابل اطلاق ہو یو جی سی نیٹ/ جے آر ایف، سی ایس آئی آر نیٹ/ جے آر ایف/ گیٹ یا دیگر قومی اہلیتی امتحانات کے سرٹیفکیٹس و اسکور کارڈ، ذات/ ریزرویشن سرٹیفکیٹ، ڈومیسائل سرٹیفکیٹ، معذوری کا سرٹیفکیٹ، عدم اعتراض سرٹیفکیٹ (NOC) اور دیگر متعلقہ دستاویزات شامل ہیں۔